الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

الحمد للہ والمنۃ کہ درین ایام میمنت فرجام تحفۂ ارباب جواہر نایاب تحقیق
سلسلۃ السادات الکرام ومشاہیر شیوخ العظام احوال خاندان بزرگان دین
بیان سادات ومشائخین یعنے جامع البرکات [illegible] نسب السادات

الموسوم بہ

تذکرۃ الانساب ۱۳۲۲ ہجری

از تصنیف

فاضل اجل عالم اکمل جناب مولانا مولوی سید امام الدین احمد بن مولانا مفتی
سید عبد الفتاح صاحب المعروف مولوی میر اشرف علی النقوی الحنفی القادری گلشن آبادی
مدرس فارسی مدرسہ عالیہ گورنمنٹ شہر ناسک بفرمایش سید بشیر الدین صاحب نقوی گلشن آبادی

فضل المطابع دہلی میں عبد الغفار بیگ کے اہتمام سے ۱۳۲۲ ہجری میں چھپا

فہرست تذکرۃ الانساب

فہرست تذکرۃ الانساب

فہرست تذکرۃ الانساب

فہرست تذکرۃ الانساب

اعلان

جمیع بزرگان کرام اور مشائخین عظام ہندوستان کی خدمت بابرکت میں التماس یہ ہے کہ راقم نے اس کتاب میں خصوص اپنے ملک کے بزرگان اور سادات عظام کے نسب نامے لکھے اور جہاں تک بندہ کے ہاتھ آئے سب کو ایک جا تحریر کردیا۔ جو کچھ اس میں سہو و خطا ہو بندہ کو اُس سے اطلاع بخشیں اور اُسکی عفو کریں۔ العذر عند کرام الناس مقبول۔ آیندہ جو صاحب اپنا نسب یا اپنے بزرگوں کا نسب نامہ اور وہ کون سے سنہ میں ہندوستان آئے اور کہاں سکونت کی۔ سنہ وفات و مدفن وغیرہ اور اب اُنکی اولاد کہاں کہاں سکونت پذیر ہے۔ تحریر فرماکے ذیل کے پتہ پر ارسال کریں بندہ بسروچشم اس کتاب میں طبع ثانی کے وقت درج کریگا۔ ذکر انکا موجب خیر و برکت صفحہ روزگار پر باقیات الصالحات اور یادگار رہیگا۔

العبد المذنب فقیر سید امام الدین احمد گلشن آبادی
محلہ درگاہ شریف۔ شہر ناسک

اطلاع

یہ کتاب تذکرۃ الانساب شہر بمبئی بھنڈی بازار میں کتب فروشوں کی دوکانوں پر فروخت کے لئے طیار رہے جس قدر نسخے مطلوب ہوں طلب فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِہٖ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّینَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّاهِرِینَ
وَعَلٰی اَصحَابِہِ المُهتَدِینَ اِلٰی یَومِ الدِّینِ اما بعد الراجی الی رحمۃ اللہ الصمد فقیر سید امام الدین احمد
ابن مفتی عبید الفتاح المعروف مولوی سید اشرف علی ابن سید عبد اللہ حسینی گلشن آبادی
نقوی نسباً حنفی مذہباً قادری چشتی مشرباً عفا اللہ عنہ وعن سائر المسلمین ناظرین کی خدمت مین
عرض رسا ہے کہ بندہ نے اکثر شجرے جدیہ بزرگان خاندان سادات وشیوخ کرام کے جو بلاد
ہند مین باعث رونق اسلام وترویج دین محمدی تشریف لائے اور جنکی قدوم میمنت لزوم سے
ہندوستان کی سرزمین کو آج افتخار واعزاز حاصل ہے جمع کرکے تحریر کر رکھا تھا جبکہ کتاب تاریخ
الاولیا راقم ہذا کی اتمام کو پہنچی دل کے شوق نے اس امر پر آمادہ کیا کہ ملک ہند کی سرزمین مین جو خاندان
سادات کرام مشہور ہین اور اُن مین بڑے بڑے علما و اولیا گزرے ہین اُن کا سلسلہ جدیہ نسبی کو
امام کو ائمہ اہل بیت مین ملتا ہے لکھنا چاہیئے غرض واہب العطیات نے شیوخ کرام کی ارواح کی
امداد سے اس مطلب پر مجھکو فائز کیا اور جہان تک جن بزرگون کے نسب راقم کے ہاتھ آئے اس
امام کے ذکر مین تحریر کر دیے گئے تا ہر ایک کو معلوم ہو کہ ہندوستان کی سرزمین پر کن اماموں
کی اولاد کہان کہان بستی ہے اور کون سے زمانہ مین یہان آئی ہے چنانچہ مجمع الانساب مصنفہ مولانا
حضرت سید محی الدین بیجاپوری رح کنز الانساب مصنفہ حضرت سید عطا حسین صاحب ابو العلائی
نسب نامہ کلان مطبوعہ لاہور مولفہ حضرت مولانا شاہ ضیاء اللہ لاہوری رح بحر الانساب مولفہ حضرت

سید محمد رح جواہر الانساب مولفہ جدّی مولانا سید عبداللہ حسینی رح وکتب و رسائل تذکرہ اولیاء اللہ وغیرہ و شجرات قدیم بزرگان خاندان سادات سے ہر ایک کے نسب کو مع اُن کے حال کے نئی ترتیب سے ارقام کیا اور خاتمہ مین تبرکاً چند اصحابہ کبار کے اولاد کے چند خاندان کا حال بہی لکھدیا ہے اور نام اس رسالہ کا تذکرۃ الانساب رکھا ناظرین باتمکین سے امید ہے کہ اگر کہین اس مین سہو و خطا دیکھین بنظر بزرگانہ اصلاح فرماوین اور مولف تو دعائے خیر سے یاد کرین وما توفیقی اِلّا باللہ وعلیہ توکلتُ والیہ انیب +

بیان حضرت سیدنا خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

نسب شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کتب سیر مین یہہ مرقوم ہے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مُرّہ بن بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان متفق علیہ۔ تمام مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ولادت آپ کی دوشنبہ بارہوین ربیع الاول عام الفیل کے سالِ اول مین واقع ہوئی چالیس برس کی عمر مین تاجِ نبوت و خلعتِ رسالت سے سرفراز ہوئے اور بعد وحی کے ۱۳ برس آپ مکہ معظمہ کے درمیان تبلیغِ احکام الٰہی مین مصروف رہے اور پھر مدینہ کے طرف ہجرت کی اور گیارہ برس وہان اوامر اور نواہی کے احکام پہنچانے مین مشغول رہے مدت ایام نبوت تیئیس ۲۳ برس اور گیارہوین سال نبوت مین آپ کو معراج ہوئی اور والدہ آپ کی آمنہ بنت وہب تھین جو دو واسطہ سے حضرت عبد مناف کے سلسلہ مین پہنچتی ہین۔ تاریخ وفات آپ کی وقت عصر بارہوین ربیع الاول اور مقام رحلت حجرہ مطہرہ ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کی تین صاحبزادے اور چار صاحبزادیان تھین۔ حضرت ابراہیم حضرت قاسم۔ حضرت عبداللہ۔ حضرت ام کلثوم۔ حضرت رقیہ۔ حضرت زینب۔ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہم۔ اور اسامی بی بیان آپ کی یہ ہین۔ حضرت خدیجۃ الکبرےٰ حضرت سودہ۔ حضرت عائشہ صدیقہ۔ حضرت حفصہ۔ حضرت ام سلمہ۔ حضرت زینب

بنت جحش۔ حضرت ام حبیبہ۔ حضرت زینب بنت خزیمہ۔ حضرت میمونہ۔ حضرت جویریہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہن **تاریخ رحلت** چون حیات النبی بحکم خدا بہ

شد ز دار فنا بقصر بقا	عمر آن شاہ قبلۂ آمال
ابن عباس گفت شصت و سال	روز مولود نقل آن محمود
گفت شاہ بخف دوشنبہ بود	سال نقلش خرد بہ تعمیہ خواند

از محمد زمانہ خالی ماند
سلہ ہجری

بیان خلیفۂ اوّل حضرت امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

نسب نامہ حضرت امیر المومنین ابی بکر الصدیق بن ابی قحافہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن عدی بن کعب بن لوی ہے نسب آپ کا حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نسب کے ساتھ کعب بن لوی مین جاکر ملتا ہے واقعۂ فیل سے چار برس چار مہینے بعد آخر روز دوشنبہ کو تولد ہوئے دو برس پانچ مہینے خلافت کی تریسٹھ برس کی عمر مین شہادت آپ کی یہودی کے زہر دینے سے اور ایک سال کی بیماری کی تکلیف اٹھانے سے روز جمعہ بائیسو ین جمادی الآخری سنہ ۱۳ ہجری مین واقع ہوئی اور بموجب وصیت کے روضہ مطہرہ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم مین مدفون ہوئے **تاریخ وفات**

آنکہ صدیق اکبرش نام ست	حامی دین و شرع اسلام ست
در خلافت خلیفۂ اول	در صحابہ زہر یکے افضل
خسرو تخت شرع و کشور دین	خسرو سید زمان و زمین
پیشوائے سر آمد اصحاب	مقتدائے ہمہ اولی الالباب
ہست در شان آن ستودہ شعار	ثانی اثنین اذ ہما فی الغار
رضی اللہ عنہ در شانش	آسمان و زمین ثنا خوانش
بست و دوم جمادی آخری بود	کہ بدار البقاش نقل نمود
عقل سال وصال او فرمود	در سنہ جود رفت صاحب جود

قبر او جنب مرقد سرور		همقرانیش ہمچو شمس و قمر

آپ کے چار صاحبزادے حضرت عبداللہ - عبدالرحمن - جعفر و محمد - اور تین صاحبزادیاں حضرت بی بی عائشہ صدیقہ - بی بی اسمار - اور ایک کا نام پردہ حجاب مین ہے آپکی اولاد شیخ صدیقی کہلاتی ہے چند بزرگون کے نسب نامے ذیل مین تحریر ہوتے ہین -

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ سلسلہ سہروردیہ کے آپ امام کہلاتے ہیں

نسب نامہ آپ کا اس طرح رسالۂ مناقب الشیوخ مین مرقوم ہے شہاب الدین سہروردی بن شیخ عماد الدین بن شیخ نجم الدین - بن مجدد الدین - بن رفیع الدین - بن صدر الدین بن محمد متین - بن محمد مبین - بن شیخ امین - بن شیخ عبید اللہ بن شیخ عبداللہ - بن عبدالجلیل ابن شیخ ابوبکر ثانی معروف شیخ عبدالفتاح - بن شیخ محمد آدم - بن شیخ محمد اسلم - بن شیخ محمد نوح - بن محمد یوسف - بن اسماعیل - بن شیخ ابراہیم - بن عبداللہ - بن شیخ محمد عتیق - ابن حضرت عبدالرحمن - بن حضرت امیرالمومنین ابی بکر ن الصدیق رضی اللہ عنہم - آپ بڑے شیوخ کرام اولیائے عظام سے ہین جنکی فیوضات ظاہری و باطنی محیط عالم ہین -

تاریخ رحلت و ولادت

عمدۃ الواصلین شہاب الدین		قدوۃ الکاملین شہادت الدین
سال مولود آن بدان بہ یقین		اکمل الاولیا شہاب الدین
شد رقم سال نقل آن والا		زیب داده بجنت الاعلیٰ
باز از روے اختلاف جہان		جمعہ و عشرہ محرم دان
سال نقلش بگفت ارض و سما		ساکن اوج جنت والا

نسب نامہ

اس خاندان کے ایک بزرگ حضرت مولانا شیخ عیسیٰ مدنی الصدیقی احمد اباد گجرات مین تشریف لائے جنکا نسب نامہ یہ ہے عیسےٰ مدنی الصدیقی بن شیخ حسین محمد بن شیخ عبدالرحیم بن مولانا شیخ حماد الدین بن شیخ محمد بن مولانا شیخ احمد

شرف جہان - بن شیخ موسیٰ - بن شیخ حسن محمد - بن شیخ عبد الغفار - بن شیخ عثمان - بن
شیخ محمد - بن شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اسرارہم - آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ
وجیہ الدین گجراتی کے ہین - پندرہ رمضان کو رحلت فرمائی احمد آباد گجرات ہین مدفون
ہین - اُن کے فرزند اکبر مولانا قاضی احمد مدنی جو بڑے عالم فاضل اور ولی کامل تھے
اور بندر مبارک سورت کے قاضی مقرر ہوئے تھے وہین آسودہ ہین اور اولاد اُن
کی سورت مین رہتی ہے - دوسرے فرزند قاضی ابو الحسن گجراتی جو بڑے عالم و فاضل اور
بزرگ وقت تھے اور بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے معسکر مین عہدہ دار القضا پر
منصوب تھے ۱۱ - ربیع الثانی ۱۰۹۷ھ ہجری کو انتقال فرمایا اور احمد آباد محلہ خانپور مین
آسودہ ہین - اس بزرگ کے دو صاحبزادے ایک شیخ احمد شطاری اورنگ آبادی
دوسرے مولانا خلیل الرحمن بیجاپوری - حضرت شیخ احمد اورنگ آبادی فرزند صغیر نے
اورنگ آباد دکن مین جاکر علم ارشاد و ہدایت کو بلند کیا حضرت سید احمد شطاری
گجراتی خلیفہ حضرت بزرگ عصر شاہ برہان راز الٰہ برہانپوری شطاری کے مرید و خلیفہ
ہوئے سید احمد گجراتی نے ۱۳ - ماہ صفر ۱۱۰۹ھ ہجری کو رحلت فرمائی اورنگ آباد مین آسودہ
ہین غرض شیخ احمد مرحوم ہمیشہ مریدون کی تعلیم و تربیت مین مصروف رہتے اپنے عصر
مین مشایخین دکن کے درمیان بے نظیر تھے شاہ افضل اور شاہ مجدد الدین وغیرہ
آپ کی خلفائے کاملین سے مشہور ہین دوسری ربیع الاول ۱۱۵۱ھ ہجری مین انتقال فرمایا
اورنگ آباد مین آسودہ ہین - اُن کے فرزند مولانا شاہ غلام حسین جو مشاہیر مشایخین
دکن سے ہین اور مدت تک سجادہ مشیخت کو زیب و زینت دیتے رہے چودھوین ذیقعدہ
۱۱۸۲ھ کو انتقال فرمایا اور حیدر آباد دکن مین آپ کا مزار ہے - مولانا محمد خلیل الرحمن
بیجاپوری فرزند اکبر حضرت قاضی ابو الحسن گجراتی آپ اولیاے کاملین و علمای عاملین
و مشاہیر مشایخین متاخرین بیجاپور سے ہین بعد وفات والد ماجد کے بیجاپور تشریف لائے
عالمگیر بادشاہ نے آپ کی کمال بزرگی علم کو دیکھکر منصب صدارت بیجاپور پر مقرر کیا
اور چند دیہات آپکے اخراجات کے لئے انعام دیا آپنے تمام عمر درس تدریس مین گزاری

مولوی سید مرتضی اور مولوی شمس الدین وغیرہ نے آپ سے علوم ظاہری کو حاصل کیا۔
اور حافظ عبدالعظیم بن حافظ عبدالرحیم عرف سافرشاہ نے آپکے حالات مین ایک سالہ
تحریر کیا ہے غرض آپ نے بارہوین ربیع الاول ۱۲۴۳ھ کو دنیائے فانی سے رحلت فرمائی
مزار آپ کا اندرون حصار بیجاپور ہے۔ **تاریخ رحلت**:

از برائے سال وصل راہنما	فکر من در منزل علیا برفت
ہاتف غیبی بگفت از صد فسوس	آہ ربی قطب دین دنیا برفت

اُن کے فرزند حضرت مولانا محمد اکرم جو مشاہیر علمائے دکن سے ہین جامع علوم ظاہری
و باطنی تھے ہمیشہ مدرسہ مین طلبہ کو درس دیا کرتے آپ کے تلامیذ مولوی سید عبدالقادر
سید محمود قادری وغیرہ مشہور ہین۔ غرض آپ کی ذات سے صدہا طلبہ علوم ظاہری ہین
مدارج اعلی پر پہنچے تیسری رمضان ۱۲۸۰ھ کو انتقال فرمایا اور اندرون حصار بیجاپور مدفون
ہوئے۔ اُن کے فرزند مولوی محمد ابوالقاسم جو بعہدۂ صدارت پر بیجاپور مین مقرر تھے
ستائیسوین ذیقعدہ ۱۳۰۳ھ کو انتقال فرمایا اُنکے فرزند مولوی محمد اکرم ثانی عرف حضرت
بادشاہ صاحب جو بیجاپور مین ممتاز عصر بزرگ عالم ظاہری و باطنی تھے صدی چہاردہم
کے ابتدائی سال مین رحلت فرمائی اور بیجاپور مین آسودہ ہین۔ اب اس خاندان عالی کے
چند حضرات بیجاپور شولاپور وغیرہ مین سکونت پذیر ہین۔ روضۃ الاولیا۔

حضرت شیخ منتخب الدین قادری صدیقی دہولقی قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا روضۃ الاولیا مصنفہ محمد ابراہیم بیجاپوری مین اس طرح مرقوم ہے شیخ
منتخب الدین قادری صدیقی الدہولقی بن شیخ محمد بن شیخ حسین۔ بن شیخ محمد بن مولانا
شیخ علی خطیب گجراتی بن شیخ عبدالرحمن۔ بن شیخ علی۔ بن شیخ عبداللہ صدیقی۔ بن شیخ حسن
محمد۔ بن شیخ عبدالغفار صدیقی۔ بن شیخ عثمان۔ بن شیخ محمد۔ بن شیخ الشیوخ شہاب الدین۔
سہروردی قدس اسرارہم۔ آپ ولی کامل عالم ربانی مشاہیر مشائخین کرام سے ہین آپ دہولقہ
گجرات سے محمد آباد بیدر کو تشریف لائے اور قطب العرفا مخدوم شیخ ابراہیم خلف رشید

شیخ المشائخ مخدوم حضرت شمس الدین ملتانی بیدری سے سلسلہ قادریہ کی بیعت و اجازت خلافت
حاصل کی سلطان ابراہیم عادل شاہ کے زمانہ سلطنت میں آپنے بڑا اعزاز پایا مزار آپ کا
بیرون حصار بیجاپور ابراہیم دروازہ کے جانب ہے آپکے فرزند فخر الواعظین مخدوم شیخ
محی الدین واعظ بڑے عالم کامل فاضل دہر ہیں۔ محمد عادل شاہ کے زمانہ بادشاہت میں
آپ کا بڑا عروج تھا سنہ ۱۰۳۹ ہجری میں آپنے رحلت فرمائی اپنے والد کے مزار کے قریب آسودہ
ہیں۔ اُن کے فرزند شیخ منتخب الدین بڑے بزرگ عارف باللہ مشائخین بیجاپور میں نامور
اور معزز تھے۔ علم ظاہری و باطنی کا درس وارشاد تمام عمر دیتے رہے فیض آپ کا اطراف
بیجاپور وغیرہ میں جاری ہے۔ سنہ وفات معلوم نہ ہوئی۔ اولاد اُن کی موضع گوسنگی اپنے
جاگیر یافتہ گانون میں سکونت رکھتے تھے۔ **نسب نامہ** الحال شیخ وجیہ الدین اور
شیخ منتخب الدین دونوں حقیقی بھائی وہاں رہتے ہیں جنکا نسب یہ ہے۔ شیخ وجیہ الدین
بن شیخ نور اللہ۔ بن شیخ وجیہ الدین۔ بن شیخ نور اللہ۔ بن شیخ عبد السلام۔ بن شیخ منتخب الدین
بن شیخ محی الدین واعظ بن عمدۃ الاولیا مخدوم شیخ منتخب الدین قادری دہولقی بیجاپوری
قدس اسرارہم۔ منقول از روضۃ الاولیا بیجاپور۔

حضرت شاہ فضل رحمن مرادآبادی قدس سرہ

کتاب ملفوظ فضل رحمانی میں آپ کا نسب نامہ یوں مرقوم ہے۔ مولانا شاہ فضل رحمن
بن شاہ اہل اللہ۔ بن شیخ محمد فیاض۔ بن شیخ برکت اللہ۔ بن شیخ نور محمد۔ بن شیخ
عبد اللطیف۔ بن شیخ عبد الرحیم۔ بن حضرت محمد المعروف بہ مصباح العاشقین محمدی
صدیقی چشتی قدس سرہ۔ حضرت شیخ محمد المعروف بہ مصباح العاشقین قدس سرہ۔ بڑے
مشہور اولیاء اللہ سے ہیں صدیقی شیخ ہیں۔ صاحب کشف و کرامات اور عجیب حالات تھے
سکندر لودہی بادشاہ دہلی کے زمانہ میں آپ موجود تھے حضرت شیخ احمد بدایونی چشتی کے آپ
مرید و خلیفہ ہیں۔ پھر خدمت میں شیخ جلال گجراتی چشتی کے آکر فیض کامل حاصل کیا سنہ ۹۰۱ ہجری
میں آپ نے انتقال فرمایا اور قصبہ ملانوان میں آپ کا مزار ہے۔ اسی بزرگ کے اولاد میں

حضرت قطب الوقت مولانا شاہ فضل رحمٰن مرادآبادی ہین علوم ظاہری مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی مولانا شاہ اسحاق دہلوی اور مولوی نور وغیرہ سے حاصل کیا اور علم سلوک حضرت شاہ محمد آفاق نقشبندی رحمہ اللہ علیہ سے حاصل کیا اور اُن کے مرید و خلیفہ ہوئے آپ مشاہیر علمائے ربانی سے ہین بڑے بڑے علماؤ فضلا آپ کی خدمت مین آکر بیعت سے مشرف ہوتے تھے آپکے فیوضات ظاہری و باطنی دور دور تک درخشان و تابان ہین خلیفہ ارشد آپکے مولانا مولوی سید محمد علی صاحب مدظلہ العالی لکھنؤ مین تشریف رکھتے ہین ۲۲- ربیع الاول ۱۳۱۳ہجری ہین آپنے رحلت فرمائی گنج مرادآباد ضلع اوناؤ مین آپ کا مزار ہے فی الحال آپکے فرزند حضرت احمد میان صاحب مدظلہ العالی گنج مرادآباد مین تشریف رکھتے ہین ۔

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا جواہر الانساب مین اس طرح لکھا ہے - شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی بن شیخ ابو محمد بن شیخ ابراہیم بن شیخ عبداللہ بن شیخ شہاب الدین - بن شیخ زکریا - بن شیخ نورالدین بن شیخ سراج الدین - بن وجیہ الدین - بن شیخ مسعود - بن شیخ رضی الدین - بن شیخ ابوالقاسم بن جعفر - بن حضرت امیرالمومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم - آپ کبار اولیائے متصرفین و اعظم مشائخین سے ہین صاحب مقامات ظاہری و باطنی تھے - جد بزرگ آپکے مکہ سے خوارزم مین آکر ملتان مین سکونت اختیار کی اور بادشاہ وقت نے آپکی لئے انعام وغیرہ مقرر کیا ہین آپ ہی کے ایک صاحبزادے شیخ ابو محمد شاہ وجیہ الدین پیدا ہوئے جو بڑے عالم کامل گزرے ہین اُن کے فرزند حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی ہین جو ۵۶۵ مین تولد ہوئے بعد وفات پانے والد کے بخارا جاکر علوم ظاہری کو حاصل کیا اور پھر پانچ برس مدینہ مین رہکر وہان کے علماؤ فضلا سے استفادہ حاصل کئے - اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے خرقہ خلافت اخذ کیا - ملتان مین آکر سکونت اختیار کی ہزارہا کو اپنے حلقہ ارادت مین لاے اور فیض ظاہری و باطنی سے ملتان اور اسکے اطراف و دور دراز ملکون کو مالامال کردیا ۶۶۶ہجری مین رحلت فرمائی اور ملتان ہی مین مدفون ہین - فرزند آن کے شیخ صدرالدین عارف جو بڑے عارف باللہ تھے

بعد رحلت والد کے مسند ارشاد و ہدایت کو زینت بخشی اور صدہا طالبان خدا کو منزل مقصود تک پہنچایا۔ غرض آپ ہی کی ذات سے اسلام نے بڑی رونق پائی آپ کے چھ بھائی تھے شیخ برہان الدین شیخ ضیاء الدین۔ شیخ علاؤ الدین۔ شیخ شہاب الدین۔ شیخ قدوۃ الدین۔ شیخ شمس الدین۔ ہر ایک بزرگ وقت اور صاحب علوم ظاہری و باطنی تھے۔ شیخ صدر الدین عارف نے ۲۳ ذی الحجہ ۷۳۲ ہجری کو رحلت فرمائی اور ملتان میں مدفون ہیں۔ اس خاندان میں بڑے بڑے علما و فضلا گزرے ہیں **نسب نامہ** اسی خاندان میں حضرت مفتی غلام محمد لاہوری جو بڑے عابد و زاہد صاحب شریعت و تقویٰ اور ہمیشہ تعلیم و تربیت میں طلبہ کے مصروف رہتے ۱۲۷۰ ہجری میں انتقال فرمایا اور لاہور میں مدفون ہیں الحال اُن کے فرزند مفتی غلام سرور صاحب لاہور میں سکونت پذیر ہیں اور تالیف و تصنیف میں مشغول ہیں چنانچہ دو چار کتابیں اُن کی تصنیف کی ہوئی بندہ کے بھی نظر سے گزریں ہیں خزینۃ الاصفیا وغیرہ اُنکا نسب نامہ یہ ہے مفتی غلام سرور۔ بن مفتی غلام محمد۔ بن مفتی رحیم اللہ۔ بن رحمت اللہ بن حافظ محمد تقی۔ بن محمد نقی۔ بن مولانا کمال الدین۔ بن عبد السمیع۔ بن عتیق اللہ۔ بن برہان الدین۔ بن محمد محمود ابن عبد السلام۔ بن عنایت اللہ۔ بن مولانا کمال الدین۔ بن شیخ مخدوم المشہور میاں کلاں مفتی لاہور۔ بن شیخ جیون۔ بن قطب الدین۔ بن شہاب الدین۔ بن مخدوم شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی قدس سرہم۔ اس خاندان کے اور بھی حضرت لاہور میں مقیم ہیں۔

حضرت مولانا شیخ محمد طاہر پٹنی محدث قدس سرہ

نسب نامہ آپکا اسطرح مرقوم ہے۔ مولانا شیخ محمد طاہر پٹنی۔ بن شیخ محمد جمال۔ بن شیخ احمد بن شیخ صدر الدین بن شیخ محمد شریف بن شیخ محمد یعقوب بن شیخ عبد اللہ بن شیخ برہان الدین بن شیخ معین الدین بن شیخ عبد اللہ بن شیخ ذرہ بن شیخ جنید کیتلی۔ بن شیخ بدر الدین۔ بن شیخ محمد علی خراسانی۔ بن شیخ محمد مرہ روزہ۔ بن شیخ قاسم محمود۔ بن شیخ عبد اللہ بن شیخ ابو الفضل۔ بن شیخ عبد الرحمن۔ بن شیخ احمد بکری۔ بن شیخ عبد اللہ۔ بن شیخ عبد الرحمن۔ بن شیخ قاسم۔ بن۔ محمد بن امیر المومنین سیدنا ابی بکر ن الصدیق رضی اللہ عنہم آپ علمائے کبار و فخر علمائے حنفیہ گجرات سے ہیں حرمین شریفین کو جاکر علوم ظاہری کو اُسوقت کے علما کی خدمت میں تکمیل کو پہنچایا

اور مولانا شیخ علی متقی کی خدمت مین رہکر علوم باطنی کے اسرار حاصل کئے اور اُن سے بیعت کی اور خرقہ خلافت لیکر ملک گجرات کے طرف راہی ہوئے مجمع البحار فی علم الحدیث وغیرہ کتابین آپ کی تصانیف سے مفید و مشہور ہین۔ اور بدعت سیئہ کو جو اپنی قوم مین پھیلی ہوئی تھی دور کیا۔ اور معاندین کے ہاتھ سے چھٹی شوال ۹۸۶ھ ہجری کو شہادت پائی اور پیران پٹن گجرات مین مدفون ہین۔ آپ کے فرزند مولانا شیخ محمد عبد الواسع جو بڑے عالم کامل صاحب معارف تھے اور سید آدم بنوری نقشبندی سے فیض خلافت نقشبندیہ حاصل ہوئے تھے اور ہمیشہ طلبا کے درس و تدریس مین مشغول رہتے۔ بارہوین شوال ۱۰۱۱ھ ہجری کو انتقال فرمایا اور پیران پٹن مین مدفون ہین۔ آپ کے اولاد کے چند گھر اب تک پیران پٹن مین موجود ہین ؛

(حیات العلماء۔ تذکرہ علماے ہند؛)

حضرت شیخ صلاح الدین چشتی غازی قدس سرہ

نسب نامہ ایکا یہ ہے حضرت شیخ صلاح الدین بن شیخ عبد اللہ غازی۔ بن شیخ حمید الدین۔ بن شیخ صدر الدین۔ بن شیخ جلال الدین۔ بن شیخ جمال الدین۔ بن شیخ مظفر غازی۔ بن شیخ ظہیر الدین۔ بن شیخ علاؤ الدین۔ بن شیخ یحیٰی۔ بن شیخ ابو سعید۔ بن شیخ ابو اسحاق بن شیخ زین العابدین۔ بن محمد۔ بن امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم۔ یہ بزرگ بڑے ولی کامل صاحب تفرید و تجرید تھے نام آپ کا مشہور شیخ سیلان چشتی ہے حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے خرقہ خلافت چشتیہ کو اخذ کیا مقام پونا مین جو دار الریاست ہنود تھا سکونت کی علم ارشاد و ہدایت کو بلند کر کے اسلام کو اس ملک مین رونق بخشی اور ۹۰۰ھ ہجری ماہ شعبان مین رحلت فرمائی اور پونہ مین مدفون ہین۔ آپ کے برادر حقیقی شیخ شہان غازی کی اولاد پونہ مین روضۂ مبارک کے گرد سکونت رکھتی ہے۔ چنانچہ اندنون حاجی عبد اللطیف سلمہ موجود ہین اور راقم کے حال پر نظر عنایت رکھتے ہین

(تذکرۃ المشائخ دکن ؛)

حضرت شیخ عبداللہ شطاری قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا انوار الاولیا مین مرقوم ہے۔ شیخ عبداللہ شطاری۔ بن شیخ حسام الدین بن شیخ عبداللہ۔ بن شیخ رشید الدین۔ بن ضیاء الدین۔ بن نجم الدین۔ بن جمال الدین۔ بن عبدالرحمن۔ بن عماد الدین۔ بن شہاب الدین۔ بن محمد۔ بن شیخ عبداللہ۔ بن محب اللہ بن محمد طوسی۔ بن عبداللہ۔ بن سعید الدین۔ بن حسین۔ بن قاسم بن ابو النصر۔ بن محمد بن عبداللہ۔ بن عبدالرحمن۔ بن قاسم۔ بن محمد۔ بن حضرت امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم۔ آپ بڑے بزرگ عارف باللہ تھے صاحب نخل فردوس نے لکھا ہے۔ سلسلہ طیفوریہ مین پہلے شطار کا خطاب آپ کو ملا ہے آپ جونپور سے ملک مالوہ کی طرف تشریف لائے اور دار الفقر مندو مین سکونت اختیار کی اور اسلام نے وہان آپ کے ذات سے بڑی رونق پائی۔ ہزارہا بندگان خدا کو فیض باطنی پہنچایا آپنے اشغال واذکار مین شطاریہ کے ایک رسالہ تحریر کیا ہے حضرت شیخ قاضن آپکے کاملین خلفا سے ہین ۹۰۸؁ہجری مین رحلت فرمائی اور مندو مین مدفون ہین۔ (انوار الاولیاء)

حضرت مخدوم حسام الدین جائسی قدس سرہٗ

نسب نامہ آپ کا کنز الانساب مین یہ تحریر ہے۔ مخدوم حسام الدین۔ بن شیخ امام الدین۔ بن شیخ قیام الدین۔ بن شیخ بدر الدین۔ بن شیخ محمد اعظم۔ بن شیخ محمد اسلم بن شیخ محمد مکرم۔ بن شیخ محمد ماہ۔ بن شیخ محمد جاہ۔ بن شیخ ظہیر الدین۔ بن شیخ عبداللہ بن شیخ صدر عالم۔ بن شیخ دانیال۔ بن شیخ عبداللطیف۔ بن شیخ محمد جمال۔ بن شیخ احمد کمال۔ بن شیخ سلیمان۔ بن شیخ داؤد۔ بن شیخ مسعود۔ بن شیخ عاصم۔ بن شیخ قاسم بن محمد۔ بن حضرت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم آپ بڑے بزرگ عالم علوم ظاہری وباطنی بزرگ وقت شیخ طریقت اپنے زمانہ کے تھے مزار آپ کا موضع جلال پور کھیرہ مین ہے اولاد آپکی وہین سکونت رکھتی ہے چنانچہ میر قاسم و میر حسام حیدر و میر محمد کاظم وغیرہ مشہور ہین

حضرت شیخ نظام الدین چشتی اورنگ آبادی قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا شیخ شہاب الدین سہروردی کو پہنچکر عبدالرحمن بن امیر المومنین حضرت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم کو ملتاہے جامع علوم ظاہر و باطن ملک پورب سے دہلی مین تشریف لائے اور خدمت مین حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی کے تحصیل علم ظاہر کرکے بیعت سے مشرف ہوئے اور بعد چندے حسب اشارہ پیر دکن کی طرف آکر اورنگ آباد دکن مین علم ارشاد وہدایت بلند کیا صدہا آدمی آپکے فیوضات ظاہری وباطنی سے بہرہ اندوز ہوئے تصانیف آپکی نظام القلوب وغیرہ مشہور ہین فرزند آپکے پانچ تھے عماد الدین۔ غلام معین الدین غلام بہاؤالدین۔ غلام کلیم اللہ محمد فخر الدین۔ وفات آپ کی ۱۲۔ ذیقعدہ ۱۱۴۲ ہجری کو واقع ہوئی اور اورنگ آباد مین مدفون ہین **تاریخ رحلت**۔

آن نظام الدین ثانی شاہباز اوج عشق　　　در دہ و دوازدہ ذیقعدہ شد عرش آشیان

در سنہ یکصد ہزار وچہل و دو رفت زین جہان　　　بود بے شک رہنمائے خلق وہادی زمان

اُن کے فرزند مولانا شیخ فخر الحق والدین چشتی ہین جو عالم فاضل ولی کامل مشاہیر علمائی ربانی سے تھے اپنے والد ماجد سے خرقۂ خلافت چشتیہ کو اخذ کیا اور مدت تک ریاضات شاقہ مین مشغول رہے بعد کئی سال کے اورنگ آباد سے دہلی کو تشریف لے گئے ہزارہا بندگان خدا کو راہ ہدایت دکھائی اور فیض وارشاد ظاہری وباطنی سے سرفراز کیا ۲۷۔ ماہ جمادی الثانی ۱۱۹۹ ہجری کو انتقال فرمایا اور دہلی مین متصل مزار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوسی کے آسودہ ہین۔ اُن کے فرزند شیخ قطب الدین مرحوم جو بڑے بزرگ صاحب سجادہ تھے ۱۸۔ محرم ۱۲۳۳ ہجری کو انتقال فرمایا اُن کے فرزند حضرت نصیر الدین عرف کالی میان صاحب جو مشائخین کے درمیان ذات آپ کی بس غنیمت تھی اور بادشاہ دہلی کے پاس بڑا اعزاز حاصل تھا ۱۵۔ صفر ۱۲۶۲ ہجری کو رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے اُن فرزند غلام نظام الدین صاحب مرحوم اورنگ آباد مین تشریف رکھتے تھے اُمرائے نظام کے پاس بکمال اعزاز واکرام زندگانی بسر کی ۲۱۔ شوال ۱۲۸۶ ہجری کو رحلت فرمائی

راقم کے حال پر کمال شفقت فرماتے تھے (ملفوظ چشتیہ)

بیان خلیفہ دوم حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق بن الخطاب رضی اللہ عنہ

نسب نامہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ - بن ریاح - بن عبد اللہ - بن قرط - بن زراح - بن عدی - بن کعب - بن لوی - آپ کا نسب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعب بن لوی مین جاکر ملتا ہے بعد تیس برس واقعۂ اصحاب فیل سے روز دوشنبہ جمادی الاولی کو پہاڑ پر مکہ مین تولد ہوئے دس برس چھے مہینے اونتیس دن خلافت کی شہادت آپ کی غرّہ محرم روز یکشنبہ ۲۴ھ ہجری کو ابو لولو مرد ود کے خنجر سے مدینہ منورہ کی مسجد مین واقع ہوئی آپ کی اولاد شیخ فاروقی کہلاتی ہے آپ کے نو صاحبزادے - عبد اللہ - زید - عبد الرحمان اکبر - عبید اللہ عاصم - عبد اللہ اوسط - عبد اللہ اصغر عبد الرحمن اصغر عیاض اور ایک صاحبزادی ام المومنین حفصہ تھین تاریخ رحلت

آنکه فاروق اعظم ست بنام	ماحی کفر و حامی اسلام
در خلافت خلیفۂ ثانی	قوت بازوئے مسلمانی
روز و شب باکمال تیغ زنی	کرده ہمچو خلیل بت شکنی
آن مجاہد گرفت تیغ جہاد	کرد از جد و جہد فتح بلاد
این حدیث آمده بشان عمر	ینطق الحق علی لسان عمر
حسن سید زمان ست او	بادشاه همه جہان ست او
تابع امر و نہی او ثقلین	رضی اللہ عنہ فی الکونین
شنبه و عشرۂ محرم بود	که عمر نقل زین جہان فرمود
بس که در عدل سعی کردش بود	درسن کدر حلتش فرمود

مرقد او قریب صدیق ست
این کسے گفته بدانکه تحقیق ست

حضرت امام ربانی شیخ احمد مجدد الف ثانی قدس سرہ

زبدۃ المقامات مین نسب نامہ آپ کا یہ تحریر ہے حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی۔ بن شیخ عبدالاحد۔ بن شیخ زین العابدین۔ بن شیخ عبدالحی۔ بن شیخ محمد۔ بن شیخ حبیب اللہ بن امام شیخ رفیع الدین۔ بن شیخ سلیمان۔ بن شیخ یوسف۔ بن شیخ اسحاق۔ بن شیخ عبداللہ بن شیخ شعیب۔ بن احمد۔ بن یوسف۔ بن فرخ شاہ۔ بن شیخ نصیر الدین۔ بن شیخ محمود۔ بن سلیمان۔ بن مسعود۔ بن عبداللہ الواعظ الاصغر۔ بن عبداللہ الواعظ الاکبر۔ بن ابوالفتح بن اسحاق۔ بن ابراہیم۔ بن ناصر۔ بن عبداللہ۔ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم۔

شہاب الدین علی المشہور فرخ شاہ فاروقی الکابلی اجل امرا و اعاظم وزرار سلاطین غزنویہ سے ہے کابل سے ہند کی طرف مراجعت کی اور وہان سکونت کی چنانچہ اس خاندان مین بڑے بڑے فاضل اور عالم پیدا ہوئے جنکا احوال راقم نے تاریخ الاولیا مین لکھا ہے۔

حضرت شیخ احمد سرہندی بڑے عالم علوم ظاہری و باطنی اپنے زمانہ مین امام طریقت مقتدائے شریعت تھے اب تک آپ کا فیض ظاہری و باطنی تمام ہندوستان پر بلکہ اطراف عالم مین محیط ہے طریقت مین آپ نے چار سلاسل یعنے نعمت نقشبندیہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور نعمت قادریہ شاہ اسکندر کیتھلی سے اور نعمت چشتیہ اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبدالاحد سے اور نعمت سہروردیہ شیخ الاحد سے اخذ کئے ہین اور آپ سے فیض سلسلۂ مجددیہ نقشبندیہ جاری ہوا ہے جس مین چارون سلسلون کا فیض شامل ہے آپ کی تصانیف سے مکتوبات وغیرہ مقبول انام ہین سنہ ۹۷۱ مین تولد ہوئے اور وقت صبح سلخ صفر سنہ ۱۰۳۴ مین رحلت فرمائی آپ کی اولاد درامپور سرہند اور شہر بمبئی مین سکونت رکھتی ہے۔ اور اپنے آبا و اجداد کے طریقہ پر مریدون کو استفادہ پہچانے مین مصروف ہے۔

تاریخ وفات

چون جناب شیخ احمد شاہ دین	حل ازین دنیا بجنت بار بست
احمد فیاض کامل سال اوست	بار دیگر پیر احمد حق پرست

اس بزرگ کے اولاد مین الحال حضرت مولوی شاہ محمد معصوم سلمہ شہر رامپور مین سکونت رکھتے ہین۔ اور مکہ مین حضرت شاہ ابوالخیر عبد اللہ سلمہ مقیم ہین جنکے نسب نامے ذیل مین مرقوم ہین **نسب نامہ** پہلے بزرگ کا یہ ہے حضرت مولوی شاہ محمد معصوم بن مولانا شاہ عبدالرشید۔ بن شاہ احمد سعید بن شاہ ابوسعید۔ بن حضرت صیفی القدر۔ بن عزیز القدر۔ بن شیخ عیسے۔ بن سیف الدین۔ بن خواجہ محمد معصوم۔ بن حضرت مولانا شیخ احمد سرہندی قدس اسرارہم دوسرے بزرگ کا **نسب نامہ** یہ ہے۔ حضرت شاہ ابوالخیر عبد اللہ۔ بن شاہ محمد عمر نقشبندی۔ بن شاہ احمد سعید قدس سرہٗ۔ الی آخرہ **نسب نامہ** شہر ببئی مین حضرت عمدۃ المشائخین شیخ غلام فاروق صاحب سلمہ اللہ تعالی سکونت رکھتے ہین جن کا نسب نامہ یہ ہے۔ حضرت غلام فاروق۔ بن شاہ غلام صدیق مشہور بحضرت قندہار۔ بن محمد ادریس مشہور حضرت میان قاضی۔ بن شاہ غلام حسین مشہور بحضرت جی۔ بن شاہ غلام محمد۔ بن حاجی غلام معصوم۔ بن محمد اسماعیل۔ بن محمد صبغۃ اللہ۔ بن خواجہ محمد معصوم۔ بن حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی قدس اسرارہم ؛

تاریخ رحلت حضرت غلام صدیق مشہور بحضرت قندہار

قطب دوران مرکز این بحر عرفان آنکہ بود — سینہ اش گنجینۂ اسرار یزدان را نشان
در دریاے معارف گوہر درج کمال — ہادی صاحب ہدایت مہدی صاحب بیان
مستفید نعمت خوان نوالش خاص و عام — مستفاد لمعۂ خورشید ارشادش جہان
وہ را حلم گردن سنگش سبکساری فزا — بحر سیر چشمۂ لطف عمیمش امتحان
سلکش صبح و مسا اہل حوادث را مفر — درگہش بیچارگان ظلم را دارالامان
شیخ کامل شہ غلام صدیق فاروقی نسب — پیشوائے باد یانت مقتداے سالکان
قدوۂ آل مجدد بیر معصومی نژاد — باد روح پاک او را جنت الماوی مکان
بسکہ بودش خواہش عند ملیک مقتدر — بر ندائے ارجعی لبیک گویان شد روان
چونکہ در دنیائے فانی جائے آرامش نبود — دار باقی را نکو دانست از این خاکدان
سال فوتش را از نام نامی او مبر شمر — دو عدد کم ساز اگر خواہی کہ خوش گردد عیان

حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا کتاب مناقب الشیوخ مین اسطرح تحریر ہے۔ مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ بن شیخ سیف الدین۔ بن شیخ فتح الدین۔ بن شیخ کریم الدین۔ بن شیخ سیف الدین برادر مخدوم شیخ حسام الدین مانکپوری۔ بن شیخ احتشام الدین۔ بن شیخ جلال الدین بن شیخ معین الدین۔ بن شیخ زین الدین۔ بن شیخ صدر الدین۔ بن شیخ بدر الدین سلیمان بن شیخ بابا فریدالدین گنجشکر۔ بن شیخ جمال الدین سلیمان بن تفرخ شاہ والی کابل۔ بن شیخ محمد داؤد۔ بن شیخ محمد خلیل۔ بن شیخ عبدالجلیل۔ بن شیخ عبدالجبار۔ بن شیخ عبداللہ صحرائی بن شیخ عمر عطار۔ بن شیخ محمد زکریا۔ بن شیخ ابراہیم۔ بن شیخ قاسم۔ بن عبداللہ۔ بن حضرت عمر فاروق بن الخطاب رضی اللہ عنہم۔ آپ بڑے محدث اہل سنت وجماعت عالم باعمل جامع علوم ظاہری وباطنی تھے حضرت مولانا شیخ علی متقی کے شاگرد رشید مین اکبر بادشاہ کے عہد سلطنت مین آپ ہندوستان کے طرف تشریف لائے اور علم حدیث کی تعلیم مین مصروف ہوئے کتاب شرح مشکوۃ شرح سفر السعادت مدارج النبوۃ تکمیل الایمان وغیرہ آپکی تصانیف سے یادگار زمان مین ولایت توران کے درمیان ۹۵۸ھ مین تولد ہوئے شیخ اولیا آپ کی ولادت کی تاریخ ہے اور ۱۰۵۲ھ ہجری مین آپ نے رحلت فرمائی دہلی مین مدفون مین آپ کا فیض ظاہری وباطنی تمام جہان پر محیط ہے **تاریخ رحلت**:

فاضل ہند شیخ عبدالحق	حامی شرع ودین بہ نیک نسق
سال نقلش خرد عیان بنفت	بخلایق بہشت مرقد گفت

اس بزرگ کے فرزند مولانا نورالحق دہلوی جو بڑے عالم کامل اور صاحب تصانیف کثیرہ ہین شاہجہان بادشاہ کے زمان سلطنت مین شہر اکبر آباد کے منصب قضات کو چند روز بڑی زینت بخشی اور درس وتدریس اور وعظ وغیرہ مین ہزارہا لوگون کو فیض پہنچایا ۱۰۷۳ھ ہجری مین انتقال فرمایا (اتحاف النبلاء)

حضرت مولانا شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا اتحاف میں یہ مرقوم ہے۔ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بن مولانا ولی اللہ قطب الدین احمد بن عبدالرحیم بن وجیہ الدین بن معظم بن منصور بن احمد بن محمود بن قوام الدین عرف قاضی قواذن بن قاضی قاسم بن قاضی کبیر عرف قاضی بدّہا بن عبدالملک بن قطب الدین بن کمال الدین۔ بن شمس الدین۔ بن شیر ملک۔ بن محمد عطا۔ بن ابوالفتح بن عمر الحاکم بن عادل بن قارون۔ بن جرجیس بن احمد بن محمد شہریار۔ بن عثمان بن ہامان۔ بن ہمایون بن قریش بن سلیمان۔ بن عفان۔ بن عبداللہ۔ بن محمد۔ بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم آپ مشاہیر علمائے کرام زبدۃ المفسرین والمحدثین ہندوستان میں تھے مدت العمر دہلی میں رہے اور ترویج مذہب اہل سنت والجماعت میں ہمیشہ مشغول تھے کتاب تفسیر عزیزی تحفہ اثنا عشریہ وغیرہ بڑی بڑی مبسوط کتابیں آپکی تصانیف سے ہیں دور و دراز ملکوں سے طلبہ آپ کی خدمت میں آتے اور سند حدیث حاصل کرتے تھے صدہا علما آپ کی ذات بابرکات سے فیضیاب ہوئے ہند کے اہل سنت وجماعت کو اس بات پر فخر کرنا لازم ہے کہ ہند کی سرزمین میں ایسا شخص عالم محدث مفسر اور محقق صدی سیزدہم میں فخر العلمائے جہان ہوا ۱۱۵۹ ہجری میں تولد ہوئے اور ۱۲۳۹ ساتوین شوال کو رحلت فرمائی اور دہلی میں مدفون ہیں آپ کے تین لڑکیاں تھیں جن سے بڑے بڑے علما و فضلا ہیں جنکا ذکر راقم نے "تذکرہ حیات العلما" میں مرقوم کیا ہے۔

تاریخ رحلت از حکیم مومن خان دہلوی۔

انتخاب نسخہ دین مولوی عبد العزیز — بے عدیل و بے نظیر و بے مثال و بے مثل
جانب ملک عدم تشریف فرما کیون ہوئے — اگیا تھا کیا کہین مردون کے ایمان مین خلل
بے ستم اے چرخ تو کس کو یہان سے لیگیا — کیا کیا یہ ظلم تونے بیکسون پر اے اجل
جب اٹھائی نعش اک عالم تہ و بالا ہوا — لوٹتا تھا خاک پر ہر قدسی گردون محل
کیا کہوں ناکس پہ تہا صدمہ کیا جس وقت دفن — ڈالتا تہا خاک سر پر ہر عزیز و مبتذل
مجلس درد آفرین تعزیت مین بیٹھ یہی تہا — جب پڑہی تاریخ مومن نے یہ آکر بے بدل

دست بیداد اجل سے بے سر و پا ہو گئے — مخزن دین فضل و ہنر لطف و کرم علم و عمل

اتحاف النبلاء المتقین

حضرت شیخ محمد ماہ گجراتی قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا اس طرح مرقوم ہے۔ حضرت شیخ محمد ماہ گجراتی۔ بن مخدوم عالم الدین عبد الصمد
بن شیخ صیفی گجراتی بن شیخ بہاؤ الدین جونپوری کو پہنچکر حضرت عبد اللہ۔ بن عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہم کو ملتا ہے۔ یہ بزرگ بڑے ولی کامل شیخ الوقت تھے مریدوں کی تعلیم و
تربیت میں اکسیر اعظم مشہور تھے کوئی طالب خدا جب آپکے خدمت میں آتا فوراً دل
اسکا ہوائے دنیوی سے سرد ہو جاتا تھا حضرت شاہ محمد فضل اللہ نائب رسول اللہ
کے آپ پیر و مرشد طریقت ہیں وفات آپ کی ۱۲ جمادی الاولی ۹۱۹ سنہ ہجری میں واقع
ہوئی اور مدفن آپ کا احمد آباد گجرات ہے آپ کے فرزند شیخ نظام الدین نے برہانپور میں
آکر سکونت اختیار کی حاکم وقت نے آپ کی بزرگی علم کو دیکھکر بڑی عزت کی اس
خاندان کے درمیان بڑے بڑے علما و فضلا برہانپور میں ہوگئے چنانچہ مولانا شاہ
عبد اللہ فاروقی سہروردی اکابرین مشائخین برہانپور سے ہیں جامع علوم شریعت
و طریقت تھے ہمیشہ تدریس و تعلیم میں اوقات اپنی صرف کرتے صدہا طلبہ آپکی
ذات سے فیض یاب ہوئے ۲۹ محرم سنہ ۹۸ ا کو انتقال فرمایا (**نسب نامہ** الحال)
اس بزرگ کے خاندان میں مولوی محمد خلیل الرحمان صاحب سلمہ ربہ برہانپوری حیدرآباد
دکن میں سکونت پذیر ہیں ہمیشہ طلبا کی تعلیم اور تصنیف و تالیف میں سرگرم ہیں
راقم کے حال پر کمال عنایت فرماتے ہیں اور مولوی موصوف کے برادر حقیقی قاضی محمد
حبیب الرحمن سلمہ اللہ تعالی برہانپور میں رہتے ہیں سرکار انگریز سے عہدہ جلیلہ
پر معمور ہیں نسب جدیہ اُن کا یہ ہے مولوی محمد خلیل الرحمان۔ بن قاضی غلام محمد
بن مولوی محمد ابو تراب۔ بن حافظ محمد یحیی۔ بن مولانا شیخ عبد الصمد فاروقی۔ بن شیخ
عبد الغنی۔ بن شیخ نظام الدین۔ بن حضرت شیخ محمد ماہ گجراتی قدس اسرارہم (تذکرۃ المشائخ)

حضرت سلطان التارکین صوفی حمید الدین ناگوری قدس سرہ

آپ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے خلفاؤں میں سے ہیں **نسب نامہ** آپکا یہ ہے
سلطان التارکین صوفی حمید الدین - بن شیخ احمد - بن شیخ محمد ثانی - بن ابراہیم ثانی - بن
شیخ محمد بن شیخ سعید - بن شیخ محمود - بن شیخ عبد اللہ - بن شیخ عمر بن شیخ نصیر - بن شیخ ابراہیم
ابن شیخ عبد الرحمن - بن شیخ یوسف - بن شیخ علی حارث - بن شیخ حسین - بن زید - بن سعید
ابن زید - بن امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم - آپ بڑے عارف باللہ عالم
کامل شیخ الوقت تھے بزرگی آپ کی تحریر اور تقریر سے باہر ہے ۲۹ ربیع الثانی ۶۷۳ھ ہجری
میں رحلت فرمائی اور ناگور ہی میں مدفون ہیں **(نسب نامہ)** اس بزرگ کے خاندان میں
بڑے بڑے صاحب کمال علما اور اولیاء ہوئے ہیں چنانچہ حضرت خواجہ شاہ محمد امام علی
چشتی جھنجھنوی قدس سرہ بزرگ وقت اور عارف زمانہ تھے آپ خواجہ عبد اللہ المعروف
مولانا غلام بھیک کوڑائی چشتی کے مرید و خلیفہ ہیں اور حضرت مولانا عبد الغفور آخوند
صاحب سے بھی فیض نعمت خلافت قادریہ حاصل کیا صدہا مرید اس خاندان کے ملک دکن
اور کوکن وغیرہ ہند میں موجود ہیں نسب نامہ آپ کا یہ ہے حضرت خواجہ شاہ محمد امام علی
ابن شاہ محمد مدار عالم - بن محمد منیر الدین - بن سراج الدین - بن عبد الفتاح - بن عبد الستار
بن سعد الدین - بن سعید الدین - بن قطب الدین - بن کمال الدین - بن عبد القادر - بن عبد الفتاح
چشتی - بن خواجہ معروف چشتی - بن خواجہ مخدوم حسین ناگوری - بن محمد خالد - بن نظام الدین
ابن محمد - بن وحید الدین - بن عزیز الدین - بن سلطان التارکین صوفی حمید الدین ناگوری
قدس اسرارہم - دسویں رمضان ۱۲۸۲ھ ہجری کو رحلت فرمائی قصبہ جھنجھنو مضافات جیپور میں آپکا
مزار ہے آپکے فرزند مولانا محمد امام الدین شوق جو جامع علوم ظاہر و باطن مرید و خلیفہ
اپنے والد ماجد کے تھے دیوان فارسی جذبہ شوق وغیرہ رسائل آپ سے یادگار ہیں دوسری
جمادی الاخری ۱۳۰۸ھ کو انتقال فرمایا اور جھنجھنو ہی میں مدفون ہیں **تاریخ رحلت**

قطب حق خواجہ امام الدین		فانی فی اللہ باقی باللہ

کردے منزل فنا فی الشیخ — ہم فنا فی الرسول چون آن شاہ
فضل حق شد کہ باز کرد عروج — بہ در حضرت فنا فی اللہ
از فنا ء الفنا عبور نمود — بر مقام علا لقا باللہ
از قضا گذاشتہ ناسوت — آن شہنشاہ واصل باللہ
پس مراقب شدم بعالم قدس — پئے تاریخ آن ولی اللہ
غوث الہام گشت بہ دل من — سید خلق شد لقا باللہ

الحال اس بزرگ کے فرزند حضرت زبدۃ المشایخین محمد غوث صابری چشتی سلمہ اللہ تعالی جھنجھو میں تشریف رکھتے ہیں اوقات آپ کی مدام اوراد و وظائف میں بسر ہوتے ہیں بڑے بزرگ ذاکر شاغل اس زمانہ میں مشایخین کے درمیان ذات آپ کی بس غنیمت ہے راقم کے حال پر نظر الطاف بزرگانہ رکھتے ہیں اکثر اوقات پونہ بمبئی حیدر آباد میں بھی تشریف لاتے ہیں اور لوگوں کو فیض پہنچاتے ہیں اور اپنے بزرگوں کے سلسلہ کو جاری رکھتے ہیں (تذکرۃ المشایخ)

حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنجشکر قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا اس طرح مرقوم ہے شیخ فرید الدین گنجشکر بن جمال الدین سلیمان بن شعیب ابن احمد - بن یوسف - بن محمد - بن شہاب الدین - بن احمد المشہور فرخ شاہ - بن نصیر الدین ابن محمود و شیبان شاہ - بن سالان - بن سلیمان - بن مسعود - بن عبد اللہ - بن واعظ الاکبر - بن ابو الفتح - بن اسحاق - بن سلطان ابراہیم بلخی - بن ادہم - بن سلیمان - بن ناصر - بن عبد اللہ - بن حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم - آپ اعاظم اولیاے کاملین ہندوستان سے ہیں چنگیز خان کے زمانہ میں آپکے جد بزرگوار شہید ہوگئے اور شیخ جمال الدین سلیمان ہند کے جانب تشریف لائے سنہ ۵۸۲ھ کو موضع کھوتوال علاقہ ملتان میں شیخ فرید الدین گنجشکر تولد ہوئے خرقہ خلافت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی سے اخذ کیا آپنے شہر ہانسی میں چند روز رہکر اجودھن میں سکونت کی اور مریدوں کی تعلیم اور تربیت میں مشغول رہتے ۵ محرم سنہ ۶۶۴ھ کو رحلت فرمائی اور

پاک پٹن میں مدفون ہیں **نسب نامہ** اس بزرگ کے خاندان میں حضرت ابو المظفر مودود چشتی
رکن الدین کان شکر ہیں جو مشاہیر اولیائے کاملین گجرات سے ہیں مرید و خلیفہ حضرت شیخ شاہ
چشتی کے تھے سلطان احمد والی احمد آباد آپ کا مرید تھا آپ کی ذات فیض آیات سے صد
طلبہ مدارج علیا پر پہونچے نسب نامہ آپ کا یہ ہے خواجہ رکن الدین کان شکر بن علیم الدین
بن علاؤ الدین یوسف - بن بدر الدین سلیمان - بن حضرت شیخ فرید الدین گنجشکر فاروقی قدس
اسرارہم ۲۲ ماہ شوال سنہ [illegible] میں رحلت فرمائی اور پیران پٹن گجرات میں آپ کا مزار ہے
آپ کی اولاد پیران پٹن میں الحال موجود ہے منقول از خزینۃ الاصفیا۔

حضرت مخدوم شیخ علاؤالدین چشتی برہان نگری قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا رسالہ سلسلۃ الکاملین میں یہ مرقوم ہے حضرت مخدوم شیخ علاؤ الدین - بن
کمال الدین - بن برہان الدین - بن شیخ مصطفےٰ - بن شیخ احمد - بن شیخ عبد الستار بن اسمٰعیل
ابن شیخ یعقوب - بن شیخ عبد القادر - بن شیخ ابراہیم بن شیخ قاسم - بن شیخ عبد الجبار - بن شیخ معروف
ابن شیخ قطب الدین - بن شیخ اسحاق - بن شیخ راجو - بن شیخ جلال الدین - بن شیخ شریف - بن
شیخ ظریف - بن شیخ عبد الحکیم - بن شیخ وجہ الدین - بن شیخ افضل - بن شیخ عبد الکریم - بن شیخ
بدر العالم - بن شیخ صدر العالم - بن شیخ عبد اللہ صمد - بن حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہم آپ بڑے صاحب کمالات اور منبع خوارق و کرامات تھے ہمیشہ مریدوں کے
فیض رسانی میں مصروف رہتے فیض و ارشاد آپ کا محیط دکن ہے ۹۵۵ھ میں آپ نے رحلت
فرمائی اور موضع برہان نگر تعلقہ شولاپور میں آپ کا مزار ہے (تذکرۃ المشایخ)

حضرت شیخ کمال الدین علامہ قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا رسالہ ملفوظ کمالیہ میں اس طرح مرقوم ہے - حضرت شیخ کمال الدین علامہ
ابن شیخ عبد الرحمن - بن شیخ محمد - بن شیخ عمر - بن شیخ طیب - بن شیخ طاہر - بن شیخ شمس الدین
احمد - بن فرخ شاہ - بن شیخ شیبان - بن شیخ نصیر الدین - بن شہاب الدین - بن شیخ

سلیمان - بن شیخ سلطان - بن عبداللہ - بن مسعود - بن واعظ اصغر - بن واعظ اللہ اکبر - بن ابی الفتح - بن اسحاق - بن ابراہیم - بن ناصر - بن عبداللہ - بن حضرت عمر فاروق بن الخطاب رضی اللہ عنہم - آپ بڑے عالم کامل اور اولیائے متصرفین سے ہین حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا بدایونی سے فیض چشتیہ اخذ کیا اور مخدوم نصیر الدین چراغ دہلی سے خرقۂ خلافت حاصل کیا علم تفسیر و حدیث و فقہ مین آپ علامہ مشہور رہتے احمدآباد مین چند روز رہکر گجرات و دکن کے باشندون کو ارشاد و تلقین فرماتے تھے اور پھر دہلی مین تشریف لائے اور مریدون کی تلقین و ارشاد مین مشغول ہوئے ۲۷ ذیقعدہ سنہ ۷۵۶ھ کو رحلت فرمائی اور دہلی مین پائین مزار نصیر الدین چراغ دہلی کے مدفون ہین

تاریخ رحلت

چون کمال الدین ولی با صفا	رفت از دنیا بفردوس برین
رحمت حق گو وصال پاک او	ہم بفرما متقی اہل یقین

آپکے فرزند شیخ سراج الدین چشتی ہین جو اولیائے گجرات سے مشہور رہتے ۲۱ ماہ جمادی الاولی سنہ ۸۱۰ھ کو انتقال فرمایا اور پیران پٹن گجرات مین مزار ہے اُن کے فرزند نے

شیخ علیم الدین چشتی

جو بڑے عالم علوم ظاہری و باطنی تھے ۲۶ صفر سنہ ۹۰۸ھ کو رحلت فرمائی اور پیران پٹن مین مدفون ہین اُن کے فرزند شیخ محمود عرف شاہ راجن چشتی خلیفہ والد ماجد اور شاہ قاذن سے فیض سہروردیہ اور مخدوم شیخ عزیز اللہ متوکل علی اللہ مندوی سے خرقۂ خلافت چشتیہ کو حاصل کیا جامع علوم ظاہر و باطن اور مشاہیر اولیائے متصرفین سے ہین تمام ملک گجرات آپکے فیوضات ظاہر و باطن سے مملو ہے ۲۲ صفر سنہ ۹[illegible]ھ کو رحلت فرمائی اور پیران پٹن مین مزار ہے اُن نے فرزند شیخ جمال الدین عرف شاہ حسن چشتی خلیفہ اپنے والد ماجد شاہ راجن کے تھے چانپانیر ملک گجرات مین سکونت کی مستور الحال ہمیشہ مریدون کی تعلیم و تربیت مین دلسوزی رکھتے مرتاض وقت عارف زمانہ مشہور تھے ۲۹ ماہ ربیع الاول سنہ ۹۸۲ھ کو انتقال فرمایا چانپانیر مین مدفون ہین

النسب نامہ

اسی خاندان مین شیخ حسن محمد چشتی جو عالم فاضل ولی کامل صاحب کشف و کرامات مرجع انام تھے نسب جدیہ اُنکا یہ ہے شیخ حسن محمد چشتی - بن شیخ احمد المعروف

میان جیو۔ بن شیخ نصیر الدین ثانی۔ بن شیخ مجد الدین۔ بن شیخ سراج الدین۔ بن شیخ کمال الدین علامہ قدس سرہ آپ حضرت شیخ جمال الدین چشتی کے مرید و خلیفہ ہین اور شیخ محمد غیاث نوربخش سے بھی فیض باطنی کی خلافت حاصل کی ۲۸ ماہ ذیقعدہ ۹۸۲ھ کو انتقال کیا احمد آباد گجرات مین مدفون ہین اُن کے فرزند شیخ محمد چشتی جو اپنے والد ماجد کے مرید و خلیفہ تھے اور بعد رحلت پانے والد ماجد کے مسند ارشاد پر جلوس فرمایا ہزارہا کو فیض و ارشاد پہنچایا ۲۹ ماہ ربیع الاول ۱۰۴۰ھ کو رحلت فرمائی اور احمد آباد مین مدفون ہین اولاد اس خاندان کی ملک گجرات مین سکونت پذیر ہے (تاریخ بزرگان چشتیہ اہل گجرات) اُن کے فرزند شیخ محمود چشتی قدس سرہ بڑے بزرگ عارف باللہ تھے صدہا لوگ آپ کی خدمت مین آکر فیضیاب ہوئے۔ اُن کے فرزند شیخ یحییٰ مدنی رح آپ مشاہیر اولیائے متقدمین سے ہین صاحب کشف و کرامات عالی مراتب اپنے زمانہ مین شیخ اکبر تھے مرید و خلیفہ حضرت شیخ محمد چشتی کے ہین اور فیض قادریہ شیخ محمد قطب قادری سے حاصل کیا آپ کے مشاہیر خلفائے کاملین سے شاہ کلیم اللہ جہان آبادی مشہور ہین جنکا فیض تمام ہندوستان مین محیط ہے ۲۸ صفر ۱۱۲۲ھ ہجری مین رحلت فرمائی اور مدینہ منورہ مین جنت البقیع کے درمیان مدفون ہین (منقول از ریاض الاولیا)

حضرت شاہ نظام الدین بھکاری چشتی برہانپوری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے شاہ نظام الدین چشتی بھکاری۔ بن شیخ یوسف المشہور بہ شاہ جوسی بن شیخ محیط الدین۔ بن شیخ الدین۔ بن شمس الدین۔ بن نصیر الدین۔ بن بدر الدین سلیمان بن شیخ مخدوم فرید الدین شکر گنج قدس سرہ والد آپکے بڑے عارف باللہ تھے آپ کا وطن اجودھن تھا۔ ریاضت و عبادت مین ساری عمر گزاری اجودھن سے مکہ معظمہ کو تشریف لیگئے اور بعد حج بیت اللہ برہانپور مین آکر سکونت کی اور عنیا عادل شاہ والی خاندیس آپکا معتقد ہوا اور ہزارہا لوگ آپکے قدوم فیض لزوم سے سرفراز ہوئے ۹۵۰ھ ہجری میں آپنے رحلت فرمائی اور وہین مدفون ہین۔ آپکے فرزند شاہ نظام الدین بھکاری مشاہیر اولیائے کبار دکن سے ہین صاحب ولایت برہانپور تھے کشف و کرامات آپ سے بہت ظاہر ہوئے اسلام آپ سے

ملک خاندیس مین بڑی رونق پائی حکام وہان کے آپکے مطیع و منقاد تھے ۹۸۵ھ ہجری مین وفات پائی اور مزار آپکا دار السرور برہانپور مین اوتاولی ندی کے کنارہ پر ہے (از شجر چشتیہ)

حضرت شیخ صوفی سرمست قدس سرہ

لقب آپکا اسد الاولیا ہے آپ مشاہیر اولیائے کرام صاحب عالی مقام سے ہین صاحب کشف و کرامات جذبات و حالات تھے نسب جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے شیخ صوفی سرمست بن شیخ محمد مہاری ابن شیخ اشرف۔ بن شیخ مبارک۔ بن شیخ ابو الحسن صالح۔ بن شیخ ابو الفتح منصور بن شیخ ابو النصر محمد ابن شیخ عمر۔ بن شیخ عبد الرحمن۔ بن شیخ عبد العلے بن شیخ ربیع۔ بن شیخ عبد الرحمن۔ بن شیخ عبد اللہ۔ بن شیخ عبد العزیز۔ بن شیخ عبد اللہ۔ بن امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وفات آپ کی ۱۶ صفر ۹۰۶ھ ہجری مین واقع ہوئی مزار آپ کا سگرشاہ پور سرکار حیدرآباد دکن مین ہے۔ از رسالہ نوشتہ سید عبد الرزاق مرحوم بیجاپوری۔

بیان نسب نامہ خلیفہ سوم حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان ذی النورین۔ بن عفان۔ بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف۔ بن قصی۔ بن کلاب۔ نسب شریف آپ کا حضرت رسول خدا کے ساتھ عبد مناف سے جاکر ملتا ہے پانچ برس دو مہینے چند روز کے بعد واقعہ فیل سے شنبہ ربیع الثانی مکہ معظمہ مین ابو جہل کے مکانین تولد ہوئے بارہ برس خلافت کی آپ جامع القرآن کامل الحیا و الایمان اور رسول اللہ کے داماد تھے ذی النورین آپ کو کہتے ہین حضرت رسول اللہ کی دخترون سے کوئی اولاد باقی نہین رہی روز جمعہ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ ہجری کو مصریون کے بلوے کے درمیان مدینہ منورہ مین شہادت پائی آپ کی اولاد شیخ عثمانی کہلاتی ہے صاحبزادے آپ کے گیارہ ہین۔ امیر عمر۔ عبد اللہ اکبر۔ عبد اللہ اصغر۔ ابان۔ خالد۔ سعید۔ عتبہ۔ ولید شیبہ۔ مغیرہ۔ عبد الملک۔ اور صاحبزادیان چھ تھین۔ **تاریخ رحلت**

	اہکہ او بود جامع القرآن	رونق الحیا من الایمان	

بود بے شک خلیفۂ ثالث — بہر آباد ملک دین باعث
در رہِ حق نثار زر کردہ — کار دین را بحلم سر کردہ
بود داماد سید الکونین — الملقب بفخر ذی النورین
شرع را در جہان رواج از وست — درد اسلام را علاج از وست
ناوکش بہر دیو طبع شہاب — خنجرش آتش و عدو سیماب
ذات او بود مجمع البحرین — رضی اللہ عنہ فی الدارین
جمعہ و ہشتدہم ز ذی حجہ — سوئے فردوس عزم کرد آن شہ
چونکہ او دال خیر و احسان بود — در سنہ دال رحلتش فرمود
در جوار بقیعہ والا — مرقد اوست ای خجستہ لقا

حضرت سیف اللہ المسلول مولانا فضل رسول بدایونی قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا طوالع الانوار مین یہ مرقوم ہے حضرت مولانا فضل رسول بدایونی۔ بن مولانا عبدالمجید۔ بن مولانا عبدالحمید بن محمد سعید۔ بن محمد شریف بن محمد شفیع۔ بن شیخ مصطفےٰ ابن مولانا عبدالغفور۔ بن شیخ عزیز اللہ۔ بن شیخ کریم الدین۔ بن قاضی شیخ محمد۔ بن شیخ معروف۔ بن شیخ مودود۔ بن عبدالشکور۔ بن شیخ راجی۔ بن قاضی سعید الدین۔ بن رکن الدین۔ بن شمس الحق۔ بن قاضی دانیال۔ بن حاجی شہید۔ بن شیخ ابراہیم۔ بن شیخ محمد اسحاق۔ بن مولانا عبدالکریم۔ بن محمد شریف۔ بن مولانا نور اللہ۔ بن مولانا عبدالحق بن محمد فردوس۔ بن انیس محمد۔ بن محمد رافع۔ بن عبدالکریم۔ بن عبدالرحمن۔ بن ابان۔ بن حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہم۔ آپ مشاہیر علماے کاملین سے ہین جامع علوم ظاہری و باطنی تھے سنہ ۱۲۱۳ ہجری کو تولد ہوئے۔ انوار فیوضات ظاہری و باطنی آپکے تمام ہند بلکہ عرب مین لامع و درخشان ہین تصانیف آپکی لوارق محمدیہ تصحیح المسائل وغیرہ رسائل اس زمانہ مین مفید انام و فیض دہ خاص و عام ہین فرقہ ضالہ وہابیہ کے عقاید باطلہ کے تردید مین آپنے بہت رسالے لکھے ہین تین بار حج بیت اللہ سے شرف یاب ہوئے اور بغداد جاکر

حضرت مرشد عالم غوث الاعظم قدس سرہ کی ارواح مبارک سے فیض اویسیہ قادریہ اخذ کیا
یہ راقم خوردسالی مین آپکے دیدار قدوم سے مشرف ہوا ہے اور جامع اوراق کے جد امجد سید
عبداللہ حسینی اور والد ماجد حضرت مولانا مولوی سید اشرف علی مدظلہ نے نعمت خلافت
قادریہ کو آپسے اخذ کیا ہے اور چند ماہ تک شہر بمبئی مین اکثر درسی کتابین دینیات کی آپکی
خدمت مین دیکھی ہین اور اس راقم کے وطن شہر ناسک مین آپکے قدوم فیض لزوم کے
تشریف لانے سے کئی حضرات خاندان قادریہ مین آپسے بیعت ہوئے اور محی الدین الدولہ
صدر الصدور کے زمانہ مین آپ حیدرآباد دکن مین تشریف لائے امرا و علما وہانکے آپکے
قدوم کو باعث برکت سمجھتے تھے وہان بھی ہزارہا مریدین آپسے فیض یافتہ ہین روز پنجشنبہ
دوسری جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۹ ہجری مین رحلت فرمائی اور شہر بدایون مین آسودہ ہین
اُن کے فرزند دو ہین مولوی محی الدین۔ اور مولوی عبدالقادر۔ مولوی محی الدین مرحوم
جو بڑے عالم اور فاضل اور صاحب تصانیف تھے چھٹی ذیقعدہ سنہ ۱۳ ہجری مین انتقال
فرمایا اور بلدہ سہارنپور مین آسودہ ہین ۔ اور حضرت مولانا عبدالقادر صاحب مدظلہ
العالی جو اس زمانہ مین بڑے فقیہ مفسر محدث فاضل اجل صاحب تصانیف کثیرہ ہین
شاگردون کی تعلیم مریدون کی تربیت اور فرقہ ضالہ وہابیہ کی سرکوبی اور اُن کے
عقاید باطلہ کی تردید مین روز و شب مشغول ہین خدا اون کو دیرگاہ اس ہندوستان کے
سرزمین پر قائم و دائم رکھے راقم بھی آپکے دیدار فیض آثار سے مشرف ہوا ہے **تاریخ رحلت**
حضرت مولانا مولوی فضل رسول بدایونی من نتایج افکار حضرت مولوی محب احمد صاحب سلمہ

حضرت فضل رسول رہنما	آفتاب چرخ عرفان و ہدی
کردچون رحلت نوشتم سال او	گوہر یکتائے بحر اجتبا
بار دیگر چون تامل ساختم	ہاتف غیبی بمن داد این ندا
چند اسال وصال آنجناب	کان شدہ از ہر لفظ و فقرہ رونما
جملہ باشد خواہ مفرد نظم و نثر	یا کدامی حرف باشد از ہجا
ہرچہ خواہی گیر و اعداد ش بکن	در صدو ہم بست و نہ ضرب ای فتا

حاصل ضربش نویس و بعد ازان	بر سہ چندان زان عدد قسمت نما
حاصلِ تقسیم در سی ضرب کن	بعدہ کم کن یکے زان بہ ملا
مے شود پیدا باین طرز عجیب	سال وصل آن امام اولیا

راقم نے آپ کا حال تذکرہ حیات العلماء مین لبسط کے ساتھ مرقوم کیا ہے۔ (حیات العلماء)

حضرت جلال الدین کبیر اولیا چشتی قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا اس طرح مرقوم ہے حضرت شیخ جلال الدین پانی پتی۔ بن خواجہ شاہ محمود بن شاہ یعقوب۔ بن خواجہ علی۔ بن خواجہ اسماعیل۔ بن خواجہ محمد بن خواجہ عبد اللہ عرف خواجہ ابو بکر شبلی۔ بن شیخ عثمان۔ بن خواجہ عبد العزیز۔ بن خواجہ عبد الرحمن۔ بن خواجہ دریا حق۔ بن عبد العزیز۔ بن خواجہ خالد۔ بن عبد العزیز۔ بن عبد الرحمن۔ بن امیر عمر بن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم آپ کبرائے مشائخین اور عظمائے اولیائے کاملین سے ہین فیض ارادت و خلافت چشتیہ حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی سے حاصل کیا۔ آپ ولی مادر زاد صاحب کرامات باہرہ تھے ایام طفلی سے جذبۂ الٰہی آپ کا شامل حال رہا استغراق و محویت آپ پر غالب تھی اکثر صحرا مین ذکر و اشغال کے درمیان مشغول رہتے سلطان محمود ابن محمد۔ بن سلطان فیروز کے زمانہ مین آپ حیات تھے سنہ ۸۱۵ ہجری ۵ ذیقعدہ کو آپنے رحلت فرمائی اور پانی پت مین آسودہ ہین **تاریخ رحلت**۔

مرشد خلق شاہ دین جلال	شد ز دار فنا بدار سلام
شمع دین ناصرست تاریخش	نیز فرمود عقل مخلد مقام

نسب نامہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ کرانوی مرحوم کا جو اسی بزرگ کے اولاد مین ہین لکھا جاتا ہے آپ مشاہیر کبرائے علمائے کاملین ہند سے ہین آپکے فیوضات ظاہری باطنی اطراف عالم مین روشن و تابان ہے مکہ معظمہ بمحلہ خندریسہ مدرسہ وسہ باط بصرف زر کثیر تعمیر کراکے علماء کے ملازم رکھکر بذات خود انتشار علوم دین مین مصروف تھے اور عرصہ بیس سال کا ہوتا ہے کہ حسب الطلب سلطان عبد العزیز خان شہید استنبول تشریف لیگئے بعد قیام

سہ سال عذر ضعیفی اپنے کا کرکے بیت المقدس میں چلے آئے اور پھر دوبارہ حسب خواہش حضرت
سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ کے استنبول تشریف لیگئے بعد قیام چند ماہ کے مکہ معظمہ
تشریف لائے اور آپ کی کتاب مسمی بہ اظہار الحق عربی رد نصاری میں مشہور و معروف ہے
وفات آپ کی ۱۳۰۹ھ ہجری میں واقع ہوئی اور وہیں مدفون ہوئے نسب نامہ آپ کا یہ ہے
مولوی رحمت اللہ بن مولوی خلیل الرحمن بن پیرجی شیخ نجیب اللہ بن شیخ حبیب اللہ بن
عبد الرحیم - بن شیخ قطب الدین - بن شیخ فضیل - بن شیخ دیوان عبد الرحیم - بن حکیم عبد الکریم
بن شیخ حکیم حسن - بن خواجہ عبد الصمد - بن خواجہ بو علی - بن خواجہ یوسف بن خواجہ عبد القادر
بن مخدوم جلال الدین کبیر اولیا پانی پتی قدس اسرارہم - دوسرا **نسب نامہ** مولوی عبد الغنی
صاحب کا جو بہار میں بڑے مشہور و معروف ہیں یہ ہے مولوی عبد الغنی ابن شاہ حسین علی بن عارف علی بن محب اللہ بن ہدایت اللہ
بن رحمۃ اللہ بن طاہر و بن شاہ محمد بن شاہ معروف بن شاہ منصور بن مخدوم شاہ برہان الدین بن شاہ
برخوردار - بن محمد اسحاق - بن سلیمان - بن داؤد - بن عبد القدوس - بن شاہ شبلی ثانی
بن مخدوم جلال الدین کبیر اولیا پانی پتی قدس اسرارہم - قصبہ سیکری بداؤن پانی پت سہارنپور
میں اکثر عثمانی شیوخ سکونت رکھتے ہیں (کنز الانساب)

بیان خلیفہ چہارم حضرت امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

امیر المومنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب امام اول ائمہ اہل بیت سے اور خلیفہ چہارم ہیں
تمام ارباب سیر اس بات پر متفق ہیں کہ جمعہ ۱۳ رجب ۳۰ عام الفیل میں آپ مکہ میں
تولد ہوئے اور جب سات برس کے ہوئے نماز پڑھی اور جب پچیس سال کے ہوئے حضرت
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دختر نیک اختر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے
آپ کی شادی ہوئی ہمیشہ آپ جہاد میں ہمراہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رہے حدیث قدسی
آپ کی شان میں آئی ہے لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار اور چار برس چھ مہینے مسند
خلافت پر متمکن رہے دوشنبہ ۲۱ رمضان ۴۰ھ ہجری میں عبد الرحمن بن ملجم کے شمشیر کی ضرب
سے کوفہ میں شہید ہوئے عمر آپ کی ۶۳ سال کی تھی نجف اشرف میں مدفون ہیں اولاد آپکی

اٹھارہ صاحبزادے اور اٹھارہ صاحبزادیاں تھیں بتفصیل ذیل۔ حضرت امام حسن۔ حضرت امام حسین۔ حضرت محسن۔ حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ حضرت عثمان حضرت جعفر۔ حضرت عقیل حضرت عباس۔ حضرت محمد۔ حضرت صالح۔ حضرت طاہر۔ حضرت مطہر۔ حضرت عون حضرت عبدالرحمن۔ حضرت عبداللہ۔ حضرت محمد اصغر۔ حضرت فضل۔ حضرت ام کلثوم کبریٰ۔ حضرت ام کلثوم صغریٰ۔ حضرت زینب کبریٰ۔ حضرت زینب صغریٰ۔ حضرت ام سلمہ۔ حضرت ام فقیہ۔ حضرت میمونہ۔ حضرت ام عبداللہ۔ حضرت ام حسن۔ حضرت خدیجہ۔ حضرت آمنہ۔ حضرت فاطمہ۔ حضرت ام الخیر۔ حضرت ام الکرام۔ حضرت ام ہانی حضرت ام جعفر۔ حضرت رقیہ۔ حضرت جمیمہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ حضرت سیدنا امام حسن۔ اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کے والدہ شریفہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تھیں۔ اس لئے آپ کی اولاد کو بنی فاطمہ کہتے ہیں۔ اور حضرت محمد حنفیہ حضرت عباس اور حضرت عمر کی اولاد کو علوی کہتے ہیں **تاریخ رحلت**۔

آنکہ او زیب ہل اتیٰ آمد	نفس پیغمبر خدا آمد
ابتدائے ولایت ست باد	انتہائے خلافت ست باد
مرتضیٰ و امیر نحلش عنوان	بوتراب و ابو الفوارس دان
آنکہ یعسوب دین پیغمبر	کنیت او ابوالحسن بنگر
منجدا خلق واصل ست باو	انتہائے سلاسل ست باو
حامی شرع و فخر مجتہدین	مفتی ملت ست قاضی دین
شہر علم ست ذات پیغمبر	در آن شہر مرتضیٰ حیدر
ہر کرا حب مرتضیٰ نہ بود	بے شک او عارف خدا نبود
باب جنات را از و مفتاح	طاق لاہوت را زو مصباح
خلق را بود رہنما بخدا	کرم اللہ وجہہ ابدا
روز جمعہ بوقت صبح نمود	راہ ما سوی اوج خلد خلود
بود ماہ صیام نوزدہم	کہ شد آن بادشاہ بچرخ ہشم

	سر ما تم چہ رانی گوئی آسمان و زمین معطر از وست		کز تو سال شہادتش گوئی در نجف مرقد منور اوست

حضرت شاہ دولہ رحمن ایلچپوری قدس سرہ

تواریخ جہانیہ مین آپ کا سلسلہ جدیہ یہ تحریر ہے۔ سید شاہ عبدالرحمن عرف شاہ دولہ رحمن بن سلطان سید حسین محمود۔ بن شاہ سید مسعود۔ بن سید عطاء اللہ بن سید طاہر۔ بن سید طیب۔ بن سید محمد۔ بن سید عمر۔ بن سید سیف الملک۔ بن سید بذل۔ بن سید عبدالمنان۔ بن امام محمد حنیف قتال۔ بن حضرت سیدنا علی۔ بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ۔ سنہ ۳۹۱ ہجری کو آپ غزنین سے ملک برار کی جانب آئے کتاب جہاد الرحمن مین تحریر ہے کہ سلطان ناصر الدین کی دختر سے آپ کا عقد نکاح ہوا تھا کہ غزنین سے آپ مع غازیان اسلام و بہرام شاہ غازی کے واسطے جہاد کے ملک برار مین تشریف لائے جنگنامہ مین لکھا ہے کہ اُسوقت ملک برار کی سرحد پر ایک راجہ وکید نام سلطنت کرتا تھا جب اُس نے آپ کی تشریف آوری کا شہرہ سنا آپ کی خدمت مین کئی تحائف پیشکش کیے اور جب وہان سے رخصت ہو کر ایلچپور کے قریب پہنچے راجہ ایل جو اپنے بادہ نخوت مین سرشار تھا ایک لشکر عظیم ہمراہ وزیر اعظم و مہیت راو وغیرہ سرداروں کے ہمراہ کر کے آپ پر روانہ کیا اور مقام کھرلہ پر دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا حضرت شاہ دولہ رحمن اپنے والدہ ملکہ جہان کے اجازت سے لشکر کفار پر حملہ آور ہوئے اور کافرون پر فتح پائی اور کھرلہ سے ایلچپور تک تمام غازیان اسلام شہید ہوئے اور وہین اُنکے مزارات ہین جب آپ ایلچپور پہنچے راجہ ایل اپنے لشکر کے ہمراہ آپ سے مقابل ہوا غرض لشکر اسلام نے کئی ہزار کافرون کو مع اُن کے سردارون کے واصل جہنم کیا اور آپ ہی درجہ شہادت سے فائیض ہوے کہتے ہین کہ آپ کی قدوم فیض لزوم سے اسلام نے ملک برار مین رونق پائی ہے صدہا کفار اور مشرکین آپکے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے گیارہ ربیع الاول سنہ ۳۹۲ ہجری مین آپنے شہادت پائی روضہ آپ کا ایلچپور مین زیارتگاہ عالم ہے آپ کا مفصل حال

کتاب تاریخ امجدی مصنفہ حضرت سید امجد حسین صاحب سلمہ خطیب جامع مسجد ایلچپوری
مین مذکور ہے **تاریخ شہادت** -

شاہ رحمن چون بعزو راجہ ایل	در بر اندر رہ حق شد قتیل
جملۂ احیاء عند ربہم ۹۲	از پئے تاریخ گفتہ جبرئیل

مولانا میر شجاع الدین حیدرآبادی قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا اس طرح مرقوم ہے - میر شجاع الدین - بن سید کریم اللہ - بن میر محمد دائم
ابن سید شاہ مرزا - بن میر کریم اللہ - بن میر عبداللہ - بن میر محمد امین - بن میر جلال الدین
ابن میر عراق - بن میر ارتاق - بن میر شاہ کوچک - بن خواجہ حسن - بن خواجہ حسین - بن
خواجہ احمد یسوی - بن ابراہیم - بن محمود - بن افتخار - بن عمر - بن عثمان - بن اسماعیل - بن
موسی - بن یونس - بن ہارون - بن اسحاق - بن عبدالرحمن - بن عبدالفتاح - بن عبدالجبار
بن عبدالفتاح - بن حضرت امام محمد الحنفیہ بن حضرت امیر المومنین سیدنا علی بن ابیطالب
کرم اللہ وجہہ - یہ بزرگ بڑے عالم فاضل ولی کامل تھے خلیفہ اور نعمت یافتہ حضرت مولانا مولوی
رفیع الدین قندھاری دکنی کے ہین - مدت تک حیدرآباد دکن مین طلبہ و مریدین کی تعلیم
و تربیت مین مصروف رہے اور ہزار کو فیض باطنی و ظاہری سے مالا مال کردیا اسلام کی رونق
آپ کی ذات بابرکات سے ملک دکن مین خوب بڑھی صدہا ہنود نے آپ کے ہاتھ پر اسلام
قبول کیا تصانیف آپکی خلاصہ فقہ نظم وغیرہ مقبول انام ہے روز جمعہ چوتھی محرم ۱۲۶۵ سنہ
کو انتقال کیا اور حیدرآباد مین مدفون ہیں (حیات العلماء)

سید سالار مسعود غازی شہید قدس سرہ

نسب نامہ آپ کا سید مسعود غازی بن سید محمود عرف میر ساہو بن سید عبداللہ عرف
عطاء اللہ بن سید رحمت اللہ - بن سید عبدالکریم - بن امیر حمید - بن محمد حنیف - بن حضرت
امیر المومنین سیدنا علی مرتضے کرم اللہ وجہہ یہ بزرگ قدمائے اولیائے کاملین اور مشاہیر
کبرائے سادات سے ہین - والدہ آپ کی ستر معلی سلطان محمود سبکتگین کی حقیقی بہن تھین

اطراف دہلی مین پیرسلیم اور خراسان مین رجب سالار اور بعض جگہ میان غازی یا بی میان ۔ بالا پیر شہیلا پیر کہتے ہین لقب آپ کا سلطان الشہید ہے کہتے ہین سلطان محمود نے بتاریخ ۹ ماہ ذیحجہ سنہ [illegible]ھ کو میر ساہو سپہ سالار علوی کو لشکر جرار دیکر قنار کے واسطے امداد مظفر خان کے روانہ کیا جب میر ساہو اجمیر پہونچے جہاد کرکے کافرون پر غالب آیے اور اطراف اجمیر کو مسخر کیا چند روز اجمیر مین سکونت کی اور اپنے بی بی ستر معلےٰ خواہر سلطان محمود غزنوی کو طلب کیا بعد چندے حضرت میر مسعود غازی تاریخ ۲۱ رجب سنہ ۴۰۵ھ کو وہان تولد ہوے اور وہین نشو ونما پائی تاریخ چودہوین ماہ رجب سنہ ۴۲۴ھ کو کافرون کے ہاتھ سے جہاد مین شہید ہوئے اور بہرائچ مین مدفون ہین **قطعہ رحلت** ۔

شاہ سالار سید مسعود	غازی دین احمد مختار
اشرف الخلق واکرم المخلوق	قرۃ العین حیدر کرار
سال تولید اوست مطلع نور	صاحب قدر گفتہ ام اے یار
عقل تاریخ نقل او سرور	گفت محبوب سید سالار

میر محمد یوسف علوی سکنہ ناسک مرحوم

نسب نامہ جدیہ آپ کا یہ ہے میر محمد یوسف ۔ بن میر سید قطب ۔ بن میر حمید ۔ بن میر سعید ابن محمد حسین نیکنام ۔ بن میر محمد یوسف نیکنام ۔ بن میر ابومسلم ۔ بن میر محمد حسین شیر افگن بن حضرت خواجگی آفاق ۔ بن خواجہ میر محمد ۔ بن خواجہ سید عبدالرحمن ۔ بن سید سلطان بن احمد سیوہی ۔ بن سید ابراہیم ۔ بن سید محمود ۔ بن خواجہ سید فتاح ۔ بن سید عمر ۔ بن سید عثمان ۔ بن سید حسن ۔ بن سید مومن ۔ بن سید اسماعیل ۔ بن سید موسی ۔ بن سید ہارون بن سید اسحاق ۔ بن سید سعید الرحمن ۔ بن سید عبدالرحیم ۔ بن سید عبدالقہار ۔ بن سید محمد عبدالفتاح ۔ بن امام محمد حنفیہ قتال عالم غازی ۔ بن امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ۔ آبا و اجداد اس بزرگ کے بادشاہان ہند شاہجہان و عالمگیر کے عہد سلطنت مین بڑے بڑے عہدے اور مناصب پر مامور رہے اور منصب امیر العسکری پر خدمت نمایان کرتے رہے

چنانچہ میر محمد یوسف نیکنام جہانگیر بادشاہ کے کسی خدمت پر منصوب تھے کار نمایاں کے سبب قصبہ پچگوہان ملک برار میں بادشاہ نے آپکو جاگیر کردی تھی - اور وہیں مدفون ہیں ان کے فرزند امیر شرف الدین حسین المخاطب ہمت خاں جو بڑے امیر شجیع تھے ۲۲ صفر سنہ ۱۰۴۶ھ کو قلعہ فتح آباد عرف کج دھار ور میں رحلت فرمائی - اُن کے برادر حقیقی سید حسین دولت آباد کے قریب شہید ہوئے - چنانچہ اُنکی جاگیریں انعام ناسک میں اُنکے متعلقین کے قبضہ میں ہیں - سید محمد یوسف علوی نے سنہ ۱۲۲۴ھ کو رحلت فرمائی اور ناسک کے قریب خود کے جاگیر یافتہ داری گانون میں مدفون ہیں - آل انکی جنیر اور ناسک میں مقیم ہے (تذکرہ المشائخ)

نسب نامہ حضرت مخدوم شیخ بھکاری کاکوروی قدس سرہ

رسالہ عمدۃ الصحائف میں سلسلہ جدید آپکا یہ مرقوم ہے - مخدوم شیخ نظام الدین عرف شیخ بھکاری بن قاری امیر سیف الدین بن امیر حبیب اللہ بن امیر نصیر الدین بن محمد صدیق بن عبید اللہ بن عبد الصمد بن امیر شمس الدین بن عبد المجید بن سلطان حسین بن امیر ابراہیم بن عبد اللطیف بن عبد اللہ خانی بن شمس الدین صابر بن مجید الدین خانی بن امیر سلیمان بن وجیہ الدین احمد بن قاری محمد بن قاری احمد بن علی بن محمد بن حنفیہ بن علی مرتضی کرم اللہ وجہہ - آپ کبرائے اولیائے کاملیں سے ہیں - حضرت سید ابراہیم ایرجی کے مرید ہیں نسبت قادریہ رکھتے تھے - اور ارواح حضرت غوث پاک قدس سرہ و شہاب الدین سہروردی قدس سرہ سے آپنے فیض اویسیہ اخذ کیا - اعلم علمائے روزگار و شورع و متشرع تھے درس و افادہ خلق میں اشتغال رکھتے سنہ ۹۸۱ ہجری ماہ ذیقعدہ کی تاریخ نویں کو آپنے انتقال فرمایا - مزار آپکا قصبہ کاکوری ہی میں ہے - حضرت مخدوم بھیکہ کی درگاہ سے مشہور ہے - مخدوم زادگان قصبۂ مذکور آپ ہی کی اولاد میں ہیں (نقل عمدۃ الصحایف)

نسب نامہ سادات جعفری زینبی

مولوی محمد علی حبیب پھلواری مرحوم نے اپنی کتاب اسوہ حسنہ میں نسب نامہ آپکا یہ مرقوم کیا ہے۔ محمد علی حبیب بن ابی الحسن بن نعمت اللہ بن مجیب اللہ بن ظہور اللہ بن کبیر الدین بن رکن الدین بن محمد حسین بن امیر عطار اللہ جعفری الزینبی بن سعد اللہ بن فتح اللہ بن محب اللہ بن ہدایت اللہ بن محمد امیر بن امیر حسین بن محمد امین بن محمد ابراہیم بن عمر دراز بن محمد عبید بن محمد حمید بن محمد اسماعیل حسن بن امیر محمد بن امیر علی بن عبداللہ بن جعفر طیار برادر سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہ۔ یہ بزرگ عالم کامل مشہور بن پھلواری سے ہیں۔ سادات جعفری کہنے کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ بی بی زینب بنت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا خواہر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جعفر طیار رضؓ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ کو منسوب تھیں۔ اس لیے جعفری زینبی مشہور تھیں۔ نظام پور میں اس خاندان کے حضرات اکثر رہتے ہیں ۔ (من کتاب اسوہ حسنہ)

بیان اولاد حضرت سیدنا امام حسن المجتبیٰ رضی اللہ عنہ

آپ امام دوم ایمہ اہل بیت سے ہیں - پندرھویں رمضان سال سوم ہجری میں روز سہ شنبہ کو مدینہ منورہ میں تولد ہوئے۔ مدت عمر ۴۸ سال مدت خلافت چھ مہینے۔ جعدہ بنت اشعث کے زہر دینے سے پنجشنبہ ۲ صفر کو زمان سلطنت امیر معاویہ میں شہید ہوئے۔ اولاد آپکی چودہ صاحبزادے اور چھ صاحبزادیاں تھیں۔ حضرت قاسم - حسن المثنیٰ - حسین - جعفر - ابراہیم - طلحہ - عبداللہ - حمزہ - عبدالرحمن - علی - زید - عمر - اسماعیل - اسحاق ۔ اور اسامی دختران حضرت فاطمہ - ام عبداللہ - ام الحسن - ام سلمہ - رقیہ - سکینہ - چھے فرزند آپکے درجہ شہادت سے فایض ہوئے - اور دو فرزند یعنے حضرت زید بن الحسن - اور حضرت حسن المثنیٰ بن الحسن سے آپکی اولاد بکثرت ہے۔ سادات حسنی کہلاتے ہیں - اور اکثر اولاد اُنکی امیر اور روسائے دین تھے - خصوصاً آپکی اولاد میں حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہم سر حلقہ اولیائے کبار ہیں جنکا حال ذیل میں درج ہے - اور اس خاندان کے چند مشہور بزرگوں کا حال ہے مع اُنکے نسب کے اس

فصل میں لکھدیا ہے • قطعہ تاریخ رحلت

حسن آں بادشاہ کون ومکاں	کنیت او ابو محمد داں
آں امام موید است حسن	تقی وسبط سید است وحسن
بعد حیدر خلافت آں شاہ	پنج ماہ وسہ روز یافتش شد
عزلت نشیں بیاد خدا	کہ جہاں است عاقبت بفنا
بود تاریخ ہفتم اسے مسعود	سفرش در مہ صفر فرمود
صبح یوم الخمیس نقل نمود	زیں جہاں سوے حضرت معبود
ہاتفم گفت سال نقل امام	حیف آفاق ماند بے اسلام
در بقیع مزار آں آمد •	رحمت حق نثار او آمد

حضرت غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ

تاریخ پہلی شب رمضان ۴۷۰ھ ہجری کو بمقام جیلان تولد ہوئے نسب نامہ آپکا یہ ہے سیدنا عبدالقادر جیلانی بن سید نورالدین ابوصالح موسی جنگی دوست بن سید عبداللہ بن سید یحیی زاہد بن سید محمد زکریا بن سید داؤد بن سید موسی ثانی بن سید عبداللہ صالح بن سید موسی الجیون بن سید عبداللہ المحض بن سید حسن مثنیٰ بن سیدنا حضرت امام حسن المجتبیٰ قدس اسرارہم اور سلسلہ مادری آپکا کتاب فتوحات قادریہ میں یہ مرقوم ہے حضرت ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت سید عبداللہ صومعی بن سید ابوالجمال بن سید ابو محمد بن سید احمد بن سید ابومحمود طاہر بن سید ابوالعطا عبداللہ بن سید ابوالکمال علی بن سید علاوالدین محمد بن سیدنا حضرت امام جعفر صادق بن حضرت سیدنا امام محمد باقر بن حضرت سیدنا امام زین العابدین۔ بن حضرت سیدنا امام حسین شہید دشت کربلا رضی اللہ عنہم ۴۸۸ھ ہجری میں آپ بغداد تشریف لائے اور وہاں علم ظاہری کو حاصل کیا۔ اور حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک سے تربیت پائی اور فیوضات ظاہری و باطنی بدرجہ اتم حاصل کئے آپکے انوار ولایت ظاہری و باطنی تمام جہان پر تاباں و درخشاں ہیں۔ کئی کتابیں ملفوظات آپکے

حالات میں مرقوم ہیں۔ **تاریخ رحلت**

روز آدینہ بود یاز دہم	بے شک وشبہہ از ربیع دوم
کہ زدنیا بہ اوج علیین	ہمچو خورشید شد ز روے زمین
گفت سال نکو بش از دل جاں	صاحب رونق جناں رضواں
یاز دہم بُد از ربیع دوم	کہ گذشت از جہاں ستودہ شیم
سال وصلش بخواں کہ باوہم قدس	ہاتفم گفت نور عالم قدس
گفتہ شد سال نقل آں حق رس	قطب الاقطاب عالم اقدس
شد رقم سال نقل آں والی	قدس اللہ روحہ العالی
مرقد پاک اوست در بغداد	اہل عالم ازو گرفتہ مراد
ہادی خلق بود سوے خدا	قدس اللہ سرہ ابدا

صاحبزادے آپکے یہ ہیں۔ سید سیف الدین عبدالوہاب۔ سید شرف الدین ابو محمد۔ سید شمس الدین عبدالعزیز۔ سید الفرج عبدالجبار۔ سید تاج الدین عبدالرزاق۔ ابو اسحاق سید ابراہیم۔ سید فاضل ابو الفضل۔ سید ابو عبدالرحمن عبداللہ۔ سید ابو زکریا یحییٰ۔ سید ضیاء الدین ابو نصر موسیٰ قدس اللہ اسرارہم ✦

یہاں سے احوال اُن بزرگوں کا تحریر ہوتا ہے جو خاص آپکی اولاد میں مشہور و معروف ہیں اور ہندوستان میں واسطے ترویج دین اسلام کے تشریف لائے۔ اور جن کے قدوم کی برکت سے ہندوستان میں آفتاب اسلام کا چمک درخشاں و تاباں ہے۔ نسب نامے اُنکے مع اُنکے حالات تبرکاً و تیمناً اس کتاب میں درج ہوتے ہیں ۔ (ملفوظات غوثیہ)

حضرت سید شاہ مصطفےٰ قادری قدس سرہٗ صاحب بیجاپور

آپ کا سلسلۂ جدیہ لطایف القادریہ میں یہ مرقوم ہے۔ سید شاہ مصطفےٰ قادری بن میراں سید بدر عالم بن سید عبدالقادر یوسف ثانی بن سید شمس بہاء الدین بن سید یونس ثانی۔ بن سید عبدالرحمن اشرف بن سید یونس شرف جہاں بن سید یوسف بن سید احسن الدین

بن سید محمد صنو احمد بن سید ابی نصر محی الدین بن سید عماد الدین بن سید نا تاج الدین عبد الرزاق
بن حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی قدس اسرار ہم۔ آپ مشاہیر عظمائے اولیائے کاملین سے
ہیں بدر ہیں آپ تولد ہوئے۔ ابراہیم عادل شاہ بادشاہ نے ہر چند چاہا کہ آپکی خدمت میں آکر
مشرف بزیارت ہو لیکن اس نعمت ملازمت سے محروم رہا ایک روز خادم کے ہمراہ آپکے
حجرہ میں آگیا تھا۔ آپنے عتاب کی نظر سے اسکی طرف دیکھا بادشاہ لرزاں و ترساں بیہوش ہو کر
زمین پر گر پڑا۔ غرض اپنے فعل ناشایستہ سے تایب ہوا اور اپنے گھر واپس آیا۔ صدہا لوگ آپکے
قدوم میمنت لزوم سے درجہ حق شناسی پر پہونچے۔ ۱۳۔ شعبان ۱۰۴۱ھ میں آپکا وصال ہوا
مرقد عالی آپکا بیجاپور میں زیارتگاہ عالم ہے۔ **تاریخ رحلت**

سید السادات حضرت مصطفےٰ	محترم آل نبی المجتبیٰ
برگزیدہ بود نزد کردگار	در میان اولیا زاں مقتدا
متصف بودہ زاوصاف رسول	مظہر اخلاق ذات مرتضیٰ
منبع علم لدنی سینہ اش	گوہرش از سرّ حق شد ممتلا
سیزدہ تاریخ شعبان ماہ بود	نوشش کردہ از قضا جام سقیٰ

آپکے بھائی میراں شاہ ابو الحسن قادری بڑے صاحب تصرفات ظاہری و باطنی تھے
بیجاپور میں آسودہ ہیں۔ احوال آپکے تمام خاندان کے بزرگوں کا مفصلاً تاریخ الاولیار
جلد سوم میں جامع اوراق نے تحریر کیا ہے۔ اس بزرگ کی اولاد میں الحال حضرت سید محمود
صاحب قادری سلمہ موضع گومری میں حیات ہیں۔ اُنکے والد ماجد سید عبد الرزاق جیلانی
مرحوم اور جد امجد سید عبد القادر عرف بادشاہ صاحب قادری مغفور جو مشایخین دکن میں
مستثنیٰ تھے۔ راقم کے ساتھ نہایت اتحاد تھا۔ کتاب تاریخ الاولیاء کے لکھنے میں راقم کو
ان دونوں حضرات نے بڑی مدد دی۔ اولیائے دکن کا حال لکھ بھیجا جو تاریخ الاولیار جلد
دوم و سوم میں لکھا گیا ہے۔ نسب نامہ سید محمود بن سید عبد الرزاق جیلانی متوفی ۱۳۱۱ھ
بن سید عبد القادر بن سید محی الدین قادری بن سید محمود بن سید مرتضی بن سید شمس الدین بن
سید عبد القادر بن سید شاہ مصطفےٰ قادری بیجاپوری قدس اسرار ہم (اعلام الہدی)

سید شاہ عبداللطیف لااُبالی قدس سرہ صاحب کرنول

سلسلہ جدیہ آپکا مشکوٰۃ النبوت میں یہ مرقوم ہے۔ سید شاہ عبداللطیف لاؤ بالی بن سید شاہ طاہر حموی بن سید زاہد حموی بن سید عارف حموی بن سید ہاشم حموی بن سید قطب الدین محمد بن سید شہاب الدین احمد بن سید بدر الدین حسن بن سید علاؤ الدین علی بن سید شمس الدین محمد بن سید سیف الدین یحییٰ بن سید ظہیر الدین احمد بن سید شمس الدین ابو نصر بن سید عماد الدین ابو صالح نصر بن سید تاج الدین عبدالرزاق بن سیدنا حضرت غوث الاعظم قدس اسرارہم لطائف القادر یہ میں مسطور ہے کہ آپ مشاہیر کملائے مشائخین کرام بلدہ کرنول سے ہیں۔ آپ حماہ شریفہ سے ملک دکن میں تشریف لائے۔ اور قمر نگر عرف کرنول میں سکونت اختیار کی۔ اور موضع علی پور میں جو متصل کرنول ہے۔ وہاں پر اپنے ہمراہیوں۔ خادموں کو رکھا وہاں ایک راجہ نخت کا فر دشمن اسلام رہتا تھا اُسکے لڑکے کا انتقال ہوگیا۔ آپنے بزور کرامت ولایت اُسکو زندہ کر دیا۔ راجہ اور اُسکے خویش و اقارب سب نے اسلام قبول کیا آپکے مزاج پر جلال ہمیشہ رہتا تھا۔ اور اتنی گرمی آپکے سینہ مبارک میں تھی کہ ہر روز سات گھڑے پانی کے شب کو مرید حجرۂ عبادت میں رکھہ جاتے۔ آپ ذکر و شغل میں مشغول ہوتے جب گرمی از حد بڑھجاتی پانی کی طرف دیکھتے گھڑوں کا پانی خشک ہو جاتا۔ آپکے قدوم سے اطراف کرنول میں اسلام کو خوب رونق ہوئی۔ سات ذی الحجہ ۱۰۸۷ھ میں دنیائے فانیہ سے رحلت فرمائی اور کرنول میں آسودہ ہیں۔ تاریخ رحلت

تذکرۃ المشائخ	بہیچ آہ و ہو اللطیف الخبیر		خرد گفت تاریخ آں دستگیر	

نسب نامہ۔ حضرت غلام علی شاہ صاحب مصنف مشکوٰۃ النبوت۔ سید غلام علی شاہ صاحب بن شاہ موسیٰ قادری حیدر آبادی متوفی ۱۲۔ ذیقعدہ ۱۲۱۵ھ مدفن حیدر آباد بن سید محی الدین محمد بن سید درویش محی الدین بن سید عبدالمحی الدین بن شاہ محی الثانی بن سید شاہ عبداللطیف قادری لااُبالی کرنولی قدس اسرارہم۔ من رسالہ نوشتہ سید غلام جیلانی پیرزادہ بیجاپور ۔

شاہ اسمعیل قادری قدس سرہ صاحب نیلور

سلسلہ جدیہ آپکا کتاب مشکوۃ النبوت میں یہ مرقوم ہے۔ سید شاہ اسمعیل قادری بن سید حسن بن سید سلیمان بن سید ابراہیم بن سید احمد علی مغربی بن سید حسن بن سید موسی بن سید علی بن سید محمد بن سید حسن الدین بن سید محمد احمد صنو بن سید ابی نصر محی الدین بن سید عماد الدین ابی صالح نصر بن قطب الآفاق سیدنا تاج الدین عبدالرزاق بن حضرت غوث الاعظم قدس اسرارہم آپ بڑے جامع علوم شریعت وطریقت کملائے مشائخین دکن سے ہیں۔ سلطان محمود بادشاہ دارالظفر بیجاپور کے عہد سلطنت میں بغداد سے بیجاپور آئے اور موضع نیلور متصل گلبرگہ میں سکونت کی۔ آپکے ہمراہ مریدین خدام بہت تھے۔ سب کو کہا کہ یہاں کے حاکم کو جو ظالم ہے مار کے نکال دو۔ چنانچہ خادموں نے حسب الارشاد آپکے حکم کی تعمیل کی۔ اور حاکم ظالم کو وہاں سے نکال دیا۔ حاکم مذکور سلطان محمود بادشاہ بیجاپور کی خدمت میں آیا۔ اور تمام کیفیت بیان کی۔ بادشاہ نے تعجب کیا اور آپکی بزرگی وعظمت کو مشائخین بیجاپور سے سُنا اُسی وقت ایک سند انعام موضع نیلور کی لکھکر آپکے پاس بھیجدی۔ آپنے اُسکو قبول نہ کیا۔ پھر بادشاہ بذات خاص آپکی قدمبوسی کو حاضر ہوا۔ بادشاہ نے کمال فخر اور تکبر سلطنت سے جب آپ سے مصافحہ کیا ایکبار جسم اُسکا جلنے لگا۔ اور ہاتھ اُسکے دونو بازو سے جدا ہوگئے غرض بادشاہ بحالت اضطرار لرزاں وترساں حجرہ سے باہر نکل آیا۔ وزیر بادشاہ کے ہمراہ تھا۔ اُسی وقت بادشاہ کی بے ادبی کی معافی حضرت کے فرزند جو سید اسلام الدین قادری تھے۔ چاہی کہتے ہیں کہ بادشاہ اسلام الدین کے ہمراہ پھر آپکی خدمت میں آکر تائب ہوا۔ اور اپنے غرور ونخوت سے باز ہوکر آپکی خدمت میں عذر گستاخی کیا۔ آپنے عفو کردیا اور دہن مبارک سے لعاب نکالکر بادشاہ کے جسم پہ ملا۔ بادشاہ حالت اصلی پر آگیا۔ سوزش جاتی رہی ہاتھ درست ہوگئے۔ بزرگوں کا معتقد ہوا۔ اور پھر کبھی ایسی گستاخی کسی بزرگ سے نہ کی۔ آپکے خاندان میں بادشاہی جاگیریں انعام بہت ہیں۔ سلخ ماہ شعبان ۱۰۰۰ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور نیلور میں مدفون ہیں۔ (مشکوۃ النبوت)

سید شاہ جمال البحر المشہور معشوق ربانی قدس سرہٗ صاحب موضع عرس سرکار ورنگل

سلسلہ جدیہ آپکا کتاب مشکوۃ النبوت میں یہ تحریر ہے سید شاہ جمال البحر بن سید شاہ حسین بن سید احمد بن سید یوسف بن سید محمد ثانی بن سید ہلال بن سید محمد بن سید عماد الدین ابی صالح نصر بن سیدنا تاج الدین عبد الرزاق بن حضرت غوث الاعظم قدس اسرارہم - آپ مشاہیر سادات ومشائخین کاملین دکن سے ہیں - بارہ برس کی عمر میں والدہ ماجدہ کی اجازت لیکر بغداد سے سفر اختیار کیا - اور حرمین الشریفین میں آکر مراسم حج بجالائے اور وہاں سے باشارہ غیبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہندوستان کی طرف راہی ہوئے - اور موضع ورنگل میں پہونچے اور قصبہ سوموارام میں ایک پہاڑ پر بارہ برس چلہ کشی کی اور ریاضت شاقہ میں مشغول رہے - آپکے ہمراہ فقراء وخادم بہت تھے - سب کے کھانے پینے کا انتظام اپنی ذات خاص سے کرتے رہے - انوار الاخیار میں تحریر ہے کہ آپ عہد میں سلاطین قطب شاہیہ کے بغداد سے دکن کی جانب تشریف لائے - اور موضع ہنمکنڈہ میں جو حیدرآباد کے متصل آبادی ہے آکر آپ نے کافروں سے جہاد کیا - اور خدا نے آپکو فتح دی - اکثر کفار آپکی بزرگی دیکھکر مشرف باسلام ہوئے - احیائے اموات کی کرامتیں کئی بار آپ سے ظاہر ہوئیں از بس عظیم الشان جامع علوم ظاہری وباطنی تھے - آپکی ذات فیض آیات سے ملک دکن میں اسلام نے بڑا زور پکڑا - آپکے فرزند سید شاہ معین الدین میں جو بزرگ صاحب تصرفات ظاہری وباطنی تھے - جنکا حال کتاب تاریخ الاولیاء جلد سوم میں مذکور ہوا ہے - ۲۲ - رجب ۹۹۹ھ ہجری میں رحلت فرمائی - موضع عرس ملک دکن میں آپکا مرقد عالی ہے ✤ (تذکرۃ المشائخ)

حضرت سید شاہ عبد الرزاق بیجاپوری قدس سرہٗ صاحب بیجاپور

سلسلہ جدیہ آپکا کتاب مجمع الانساب میں یہ تحریر ہے میراں سید شاہ عبد الرزاق قادری بن سید شرف الدین بن سید احمد بن سید علی بن سید احمد بن سید شرف الدین قاسم بن سید یحییٰ - بن سید بدر الدین حسن بن سید علاؤ الدین علی بن سید شمس الدین محمد بن شرف الدین یحییٰ

بن سید شہاب الدین احمد بن سید عماد الدین ابی صالح نصر بن قطب الآفاق سیدنا عبد الرزاق بن سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم - آپ مشاہیر کبرائے مشائخین قادریہ سے ہیں - قطب الوقت وحید العصر تھے - نعمت خلافت قادریہ کی اپنے والد سے کی - بادشاہ محمد عادل شاہ کے عہد سلطنت میں بغداد سے بیجاپور میں آئے - اور اپنے قدوم فیض لزوم سے اس دیار دکن کو رونق بخشی خانقاہ میں آپکی ہزار ہا آدمی دور و دراز سے آتے اور فیض ظاہری و باطنی پاتے تھے - ۲۲ - ربیع الثانی ۱۰۵۱ سنہ ہجری میں انتقال فرمایا - اور مزار آپکا بیجاپور میں زیارتگاہ عالم ہے

تاریخ وفات

میر شاہِ عبد الرزاق قادری	زین جہاں پاکیزہ مثل نور رفت
ہاتف غیبی بتاریخ وصال	گفت قطب اہل بیجاپور رفت

علم الہدی

حضرت سید اسحاق قادری قدس سرہ صاحب جُنیر ملک دکن ضلع پونہ

سلسلہ جدیہ آپکا لطائف القادریہ میں اس طرح مرقوم ہے - سید شاہ اسحاق قادری بن سید محمود عرف سید یعقوب بن سید حاجی حمید الدین بن سید محمد بن سید مخدوم بن سید صدر الدین بن سید مخدوم بن سید محمد بن سید قاسم بن سید زین الدین عبد الباسط بن سید شہاب الدین صالح احمد قادری بن سید بدر الدین حسن بن سید علاء الدین علی بن سید شمس الدین محمد بن سید سیف الدین ابو ذکریا یحیٰی بن سید شہاب الدین احمد بن سید ابو نصر شمس الدین محمد بن سید عماد الدین ابی صالح نصر بن سید تاج الدین عبد الرزاق بن سیدنا مخدوم شیخ عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم آپ عظمائے اولیائے متصرفین کاملین سے ہیں - آپکا مولد موضع خوشاب واقع پنجاب ہے - اور اپنے جد امجد حضرت شاہ حمید الدین سے نعمت خلافت قادریہ باطنیہ کو حاصل کیا اور ۱۰۳۶ سنہ ہجری کو اپنے جُنیر میں آکر سکونت اختیار کی فیض ظاہری و باطنی کا آپکی ذات بابرکات سے اطراف دکن میں خوب پھیلا اور اسلام کا چراغ روشن ہوا - ۱۰۴۹ سنہ ہجری میں خانقاہ تعمیر کی - بادشاہ زمانہ نے آپکی بزرگی و عظمت کو دیکھکر انعام جاگیرات نسلاً بعد نسلاً عطا فرمایا ہے - ۱۱ - شعبان ۱۰۶۱ سنہ ہجری میں رحلت فرمائی

اور جُنیر میں آسودہ ہیں - ایک فرزند آپکے سید عبد الرزاق بیجاپور میں آسودہ ہیں اور دوسرے فرزند سید شہاب الدین جو بڑے عارف باللہ تھے جُنیر میں آسودہ ہیں - اُنکے صاحبزادہ بڑے بزرگ ولی کامل حضرت سید غلام حسن قادری تھے - اورنگ آباد جاکر علم ارشاد و ہدایات کو بلند کیا صدہا لوگوں کو فیض ظاہری و باطنی پہونچایا - ۲۷ - جمادی الاول ۱۱۹۸ھ ہجری میں وفات پائی اور نگ آباد میں آسودہ ہیں - اور دو فرزند سید اسحاق کے سجادہ نشین سید یعقوب لاولد اور سید عبد القادر جنیر میں آسودہ ہیں - غرض الحال اولاد میں آپکی سید اکبر صاحب قادری جُنیر میں سجادہ نشین تھے - اور اپنے بزرگوں کے طریقہ کو احیا کئے اور حضرت سید عبد الرزاق صاحب زاد قدرہ و منزلہ بن حضرت سید سعد الدین صاحب پیرزادہ مرحوم حیدر آباد دکن میں منصب عالی پر مامور ہیں - اور وہیں سکونت پذیر ہیں - اُنکا نسب نامہ یہ ہے - سید عبد الرزاق آصف نواز جنگ بن سید سعد الدین بن سید نظام الدین بن سید شہاب الدین بن سید خلیل الرحمن بن سید یعقوب بن سید اسحاق قطب الآفاق قادری قدس سرہ +

تاریخ وفات

سراج الاتقیا سادات اکبر	چراغ راہ دین و آل حیدر
امام اہل عرفاں سید اسحاق	دلیل و ہادی شرع پیمبر
بسوئے روئے رضواں بصد ناز	خراماں رفت آں سرو صنوبر
بتاریخ دہ و یک ماہ شعباں	دوشنبہ بود کاں بدر منور
بگفتا سید آل شرافت	شدہ تاریخ آں ہادی رہبر

(از ارشاد الطالبین مولفہ منشی محمد رضا - متوطن جنیر) +

حضرت سید عبد الحلیم قادری قدس سرہ صاحب الکلیسر گجرات

شجرہ جدید آپکا سر الاولیا میں یہ مرقوم ہے - سید عبد الحلیم الکلیسری بن سید مصطفے بن سید حسین بن سید شاہین بن سید احمد بن سید موسیٰ بن سید یحیٰی بن سید ابو الحسین بن سید عبد الوہاب بن سید صفی الدین بن سید ابو الحسین بن سید سراج الدین ابو الفتح عبد الجبار بن حضرت

سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم + آپ کے مشاہیر اولیائے متصرفین گجرات سے ہیں
آپنے نعمت خلافت قادریہ کو اپنے والد ماجد حضرت سید مصطفےٰ قدس سرہ سے حاصل کیا کہتے
ہیں کہ بادشاہ جہانگیر جب اکلیسر میں آیا آپکی خدمت میں آنے کا ارادہ کیا آپ جس حجرہ
میں رہتے تھے ایسا تنگ و تاریک تھا کہ ہر چند بادشاہ نے چاہا کہ اندر حجرہ کے جائے
لیکن جا نہ سکا۔ آپنے کشف سے معلوم کیا کہ بادشاہ جہانگیر واسطے ملاقات کے آیا ہے دروازہ
کی طرف نظر کی۔ ایسا دروازہ بلند و حجرہ کشادہ ہوگیا کہ بادشاہ مع وزرا اور امرا اندر
آکر آپکی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور یہ کرامت دیکھکر آپکا معتقد ہوا اور چند گاؤں پرگنہ
انکلیسر سے آپکی خانقاہ کے اخراجات کے لئے مقرر کیا۔ آپکی ذات سے صدہا گجراتی اسلام
سے مشرف ہوے غرہ رجب ۱۰۰۸ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور قصبہ اکلیسر میں مدفون ہیں
فرزند آپکے تین تھے دو فرزند قصبہ اُکلیسر میں مدفون ہیں۔ اور ایک فرزند مسمی حضرت
شاہ سید محمود قادری قصبہ بالاپور ملک برار میں آسودہ ہیں اور اُنکی اولاد ہیں فی الحال
عمدۃ المشائخین حضرت سید احمد صاحب قادری پیرزادہ سلمہ اللہ تعالی بالاپور میں سجادہ
مشیخت پر زینت بخش ہیں بادشاہوں کی طرف سے جاگیرات انعام مدد معاش وغیرہ
اُنکے لئے جاری ہے۔ ذات آپکی برار میں بس غنیمت ہے + (سیر الاولیاء)

حضرت سید یٰسین غریب النواز قادری قدس سرہ صاحب نندربار ضلع خاندیس

نسب نامہ آپکا مشکات النبوت میں مولوی غلام علی شاہ صاحب نے یہ لکھا ہے۔ سید یٰسین غریب النواز
بن سید شاہ غلام محی الدین شبیر سوار بن سید عبد اللہ قادری بن سید عبد الرحیم بن سید
شاہ ابو الحسن بن سید شاہ عبد الروف جرجانی بن سید صفی اللہ قاری بن سید ضیاء الدین قادری
حقانی بن سید شاہ ابو الحسن مدنی بن سید علی قادری بن سید احمد زندہ دل بن سید ابراہیم
بغدادی بن سید ابی صالح بن سید محی الدین ابی نصر بن سیدنا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس
اسرارہم۔ آپ اکبر لئے اولیائے متصرفین و مشائخین کرام قادری دکن سے ہیں سید انوار اللہ
نے ملفوظ پنج گنج میں لکھا ہے کہ آپ ولی مادر زاد تھے۔ آپکے بدن میں استخوان نہ تھے۔ اکثر

مریدین کے سر پر بیٹھکر مجلس میں آیا کرتے تھے۔ اور شب پنجشنبہ کو آپکے اعضا بدن سے جدا جدا ہوجاتے تھے۔ اور اجنات آپکے مطیع و مرید تھے۔ جو کوئی آپکی خدمت میں آتا اور جو مطلب دلی ہوتا وہ پورا ہوجاتا تھا۔ اور تصرف و اخراجات خانقاہ کا آپکی اس قدر تھا کہ ہزارہا آدمی دو وقتہ طعام آپکی خانقاہ سے پاتے تھے۔ روسائے آصفیہ و افسران مرہٹہ پونہ و مالوہ و گجرات سب آپکے مطیع و منقاد تھے ۲۴۔ ربیع الاول ۱۲۱۱ھ ہجری میں رحلت فرمائی دارالابرار نذر بار میں مدفون ہیں۔ آپکے بھائی سید شاہ ڈھولن قدس سرہ نے جو بزرگ وقت تھے آپکی رحلت کے بعد مسند ارشاد کو خوب رونق بخشی صدہا مشرکین و کفار آپکی ذات فیض آیات سے مشرف باسلام ہوئے تمام ملک خاندیس آپکے فیض سے مملو ہے۔ سید اسد اللہ عرف سید بڈھن میاں صاحب مرحوم حضرت سید شاہ ڈھولن قادری کی اولاد میں ہیں مشائخین متاخرین کے درمیان ذات انکی بس غنیمت تھی۔ تمام خاندیس برار و ملک دکن آپکے مریدوں سے معمور ہے۔ چوتھی جمادی الاخر ۱۳۰۰ھ ہجری کو شہر ناسک میں انتقال فرمایا اور دھرنگانوں ضلع خاندیس میں آپکو لیجا کر دفن کیا۔ نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ سید شاہ اسد اللہ عرف سید بڈھن میاں صاحب پیرزادہ بن سید بسم اللہ بن سید عبد اللہ بن سید اسد اللہ عرف شاہ ڈھولن برادر حقیقی حضرت سید یٰسین غریب الانوار قادری قدس اسرارہم آپکی چند صاحبزادیاں تھیں جو دھولیہ برہانپور اور جنیر میں منسوب ہیں۔ اور انکے برادر حقیقی سید بڑے میاں صاحب مرحوم تھے۔ جنکے فرزند سید عیسیٰ میاں و سید یسین میاں صاحب طول عمرہما موجود ہیں جو اپنے بزرگوں کے مریدین میں گشت کیا کرتے ہیں۔ تاریخ وفات لمولفہ

حضرت سید بڈھن میاں صاحب پیرزادہ مرحوم

شد ز دنیا سید شیخ زماں	در مریداں بود یک شور و فغاں	۱۳۰۰ ہجری
راہبر و راہِ شریعت ذات او	بود بے شک بر طریق راستاں	
گفت ہاتف سال تاریخ وفات	رحلتش الفقر فخری شد عیاں	

حضرت سید دیوان صاحب قادری قدس سرہ صاحب بیسمہٹی

علاقہ کوکن ضلع تھانہ - نام اصلی آپکا سید ملک حسین ہے - آپ مشاہیر سادات
ومشائخین متصرفین ملک کوکن سے ہیں - نسب نامہ آپکا راقم کو دستیاب نہیں ہوا لیکن
اکثر بزرگوں کی زبانی تحقیق سے معلوم ہوا کہ آپ اولاد میں حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی
قدس سرہ کی ہیں - کہتے ہیں کہ آپ علی عادشاہ بادشاہ بیجاپور کے پاس دیوان ریاست تھے
بادشاہ بیجاپور بسبب ہونے خورد سالی کے سترہ برس آپنے دیوانی کا کام نہایت ایمانداری
سے چلایا - جب بادشاہ علی عادشاہ سن بلوغ کو پہونچا سب محاسبہ دفاتر سلطنت اور آپکے
انتظام مملکت کو دیکھکر نہایت خوش ہوا - غرض شوق آلہی نے سید ملک حسین کے دل کو دنیوی
محبت سے روگرداں کیا آپنے عہدہ دیوانی سے دست بردار ہوکر استعفا دیا اور دولت دنیا
وامارات مناصب عالیہ کو ہیچ سمجھ کر چھوڑ دیا - اور اسلام آباد عرف بھیمڑی میں تشریف
لاکر سکونت اختیار کی - اُس زمانہ میں وہاں پر پرتگیز لوگوں کا عمل تھا - آپنے اُن سے جہاد کیا
خدانے اہل اسلام کو فتح ونصرت دی اور جو تالاب کہ پرتگیزوں کے تابع وقبضہ میں تھا
وہیں آپنے سکونت کی اور وہیں خدا کی عبادت میں خلوت گزیں ہوئے اور اُس تالاب کا نام
نصر اللہ رکھا - دیار کوکن میں چراغ اسلام کا آپکی ذات سے روشن ہوا ہے - صدہا مشرکین و
کفار آپ سے مشرف باسلام ہوئے - بادشاہ زماں سے کئی گاؤں آپکے اخراجات خانقاہ و
مسجد کے لئے انعام ملے - آپکی رحلت ۱۰۲۶ ہجری میں واقع ہوئی - اور قصبہ بھیمڑی میں مدفون
ہیں - آپکی اولاد بھیمڑی میں سکونت پذیر ہے - نواب سید سراج الحسن صاحب پیرزادہ
عہدہ جلیلہ پر ملک نظام میں مامور ہیں - اور سردار سید عبدالحق صاحب دلیر جنگ مرحوم نے
زر کثیر سے آپکے مزار کی تعمیر کی ہے اور نہایت عمدگی سے گنبد ومکانات قدیم بزرگوں کے
آراستہ ومستحکم کردیے ہیں + (تذکرۃ المشائخ)

حضرت سید عبدالقادر گنج سوائی قدس سرہ صاحب ناگور

نسب نامہ آپکا شیخ محمود طیبی نے اپنے رسالہ قادریہ میں یہ لکھا ہے سید عبدالقادر عرف
میراں شاہ حمید المشہور گنج سوائی بن سید حسن قدسی بن سید موسیٰ بن سید علی بن سید محمد

بغدادی بن سید حسن بغدادی بن سید محمد بن سید ابی نصر محی الدین بن سید عماد الدین بن صالح نصر
بن سید تاج الدین عبد الرزاق بن حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم - کتاب
مفرح القلوب منظوم فارسی میں یہ لکھا ہے - آپ مشاہیر اجل اولیائے متصرفین ناگور سے
ہیں سنہ ۹۱۰ ہجری میں تولد ہوئے اور سنہ ۹۴۰ ہجری کو قصبہ ناہور عرف ناگور میں تشریف
لائے اور سید محمد غوث گوالیری سے فیض شطاریہ و قادریہ اور نعمت باطنیہ جمیع سلاسل
کی اخذ کی اور دعوت اسمائے الٰہی کی اجازت حاصل کی تھی - آپکے قدوم برکت لزوم
سے اسلام نے اس ناگور کے اطراف میں بڑی رونق پائی - صدہا مشرکین آپکے ہاتھ سے
مشرف باسلام ہوئے چنانچہ کتاب تصرفات قادریہ میں مفصلاً حال آپکا مندرج ہے جاگیرات انعام
بادشاہوں سے بہت آپکو عطا ہوا ہے - دسویں جمادی الآخر ۹۶۸ سنہ ہجری میں رحلت فرمائی اور
ناگور میں مرقد عالی ہے ٭ (مفرح القلوب)

حضرت سیّد غیاث الدین قادری قدس سرہ صاحب احمد آباد گجرات

سلسلہ جدیدہ آپکا ملفوظ قادریہ اہل گجرات میں اس طرح مرقوم ہے - سید غیاث الدین بن
سید محمد شہاب الدین بن سید عبد اللہ بن سید عبد الجلیل بن سید ابو الحسن بن سید عبد الجبار
بن حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم - آپ اجل مشاہیر اولیائے کرام و
عظمائے سادات گجرات سے ہیں - صاحب عظمت و جلال تھے آپ بحکم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بغداد سے سلطان محمود بادشاہ گجرات کے عہد سلطنت میں احمد آباد کی جانب تشریف
لائے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے اسی سرزمین گجرات کو اسلام کے چراغ سے روشن کردیا
ملک گجرات کی حراست ازروئے باطنی آپکے سپرد تھی وہاں کے آپ قطب الوقت تھے -
سید السادات سید علم الدین چشتی کی صاحبزادی سے آپکا نکاح ہوا - چند روز کے بعد آپ
حج کو تشریف لے گئے - بعد ادائے حج کے بارہ سو مریدوں کے ہمراہ خشکی کے رستہ سے
گجرات میں آئے - اثنائے راہ میں ملک کچھ کے درمیاں وہاں کے راجہ نے لشکر اپنا آپکے
قافلے پر واسطے جنگ کے بھیجا - جب وہ لشکر آپکے قافلے پر حملہ آور ہوا راجہ کا تمام لشکر

مع سرداران نابینا ہوگئے اور ایسا رعب اُن پر طاری ہوا۔ کہ کسی نے ہتیار ہاتھ میں نہ لیا راجہ نے یہ آپکی کرامات دیکھکر آپکے حضور میں آکر استدعا کی فوراً لشکر اور اُن کے سرداروں کی آنکھیں بینا ہوگئی۔ راجہ بہار اُسی وقت مسلمان ہوگیا اور کئی ہزار آدمی اُسکے ساتھہ اسلام لائے۔ پھر آپنے قصبہ سرسیمنی میں آکر سکونت اختیار کی تجلی صمدیت حق تعالی نے آپکو اتنی عطا کی تھی۔ کہ جو کوئی مسلمان آپکے چہرۂ مبارک کو دیکھتا ترک اسباب محبت دنیوی کرتا۔ اور اگر آپکی نظر کسی کافر پر پڑتی فوراً مسلمان ہوجاتا تھا ملک گجرات آپکے فیوضات ظاہری و باطنی سے مملو ہے اور آپ کا فیض آج تک جاری ہے + تمام خاندان کا حال کتاب تاریخ الاولیاء جلد دوم و جلد سوم میں راقم نے لکھا ہے۔ ۲۲ صفر ۸۹۵ھ ہجری میں آپنے رحلت فرمائی اور موضع سرسیمنی میں مزار آپکا زیارتگاہِ عالم ہے + تاریخ وفات

شاہ غیاث الدین ناکردہ سفر سوئے خدا		بست و دوم ماہ صفر یوم خمیس
اے مقتدا۔ در وقت ظہر آں شیخ باشتافت در خلد بریں		کانت شہادۃ فخرہ فیفخرہ و فق القضا
چوں بود شاہِ اولیاء سردار جملہ اصفیا		تاریخش آمد از قضا قطبی خلاصہ اولیا ۸۹۵

([illegible])

حضرت سید بہاؤالدین گیلانی مشہور بہ بہاول شیر قلندر قدس سرہ

آپ کبرائے سادات عظام اور عملائے مشائخین قادریہ ذوی الکرام سے ہیں۔ قطب العصر اور صاحب تصرفات ظاہری و باطنی تھے۔ ہزار ہا لوگوں نے آپ سے فیض باطنی پایا نسب نامہ آپکا خزینۃ الاصفیا میں یہ مرقوم ہے۔ سید بہاؤالدین بہاول شیر قلندر بن سید محمود مزار در بداوں بن سید علاء الدین بن سید مسیح الدین بن سید صدر الدین بن سید ظہیر الدین بن سید شمس الدین بن سید مومن بن سید مشتاق بن سید علی بن سید صالح بن سیدنا حضرت عبدالرزاق بن سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اسرارہم۔ ان بزرگ کے قدم کی برکت سے اسلام نے اُس ملک میں بڑی رونق پکڑی صدہا مشرکین نے آپکے دست مبارک پر توبہ کرکے اسلام قبول کیا ہے۔ ۱۳ شوال المکرم ۹۷۳ھ ہجری کو آپنے رحلت فرمائی اور مزار آپکا حجرہ میں ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

رفت چوں از جہاں بہاو الدین	یافت مسکن بجنت الماوئی
پیر اہل صفا بہادل شیر	گشت تاریخ رحلتش پیدا
نیر شیر دلیر حق عالی	ہست تاریخ آں شہ والا

حضرت سید عبد اللہ بہتی قدس سرہٗ صاحب بہت

نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ سید عبد اللہ بہتی بن سید عمر بن سید حسن بن سید عثمان بن سید مبارک الدین حسن بن سید عبد الباسط بن سید شہاب الدین بن سید مبارک بن سید حسن بن سید علاء الدین بن سید شمس الدین بن سید ابو زکریا شہید بن سید احمد بن سید ابی صالح نصر بن سید نا عبد الرزاق بن سید نا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم۔ آپ مشاہیر اولیائے کبار اور سادات عظام سے ہیں۔ پندرہ برس کی عمر میں بغداد سے ہندوستان کی طرف آئے اکثر مشائخین وقت سے فیض حاصل کیا۔ اور موضع بہتہ تو ابع دہلی میں سکونت اختیار کی خلق کثیر نے آپ سے بیعت کی اور فیض ظاہری و باطنی حاصل کیا ۱۰۳۶ھ میں انتقال فرمایا اور موضع بہت میں جون ندی کے کنارے آسودہ ہیں۔ قطعۂ تاریخ رحلت

شد ز دنیا چو در بہشت بریں	شیخ با اختصاص عبد اللہ	خزینۃ الاصفیا
سال تاریخ رحلتش ہاتف	گفت صدیق خاص عبد اللہ	

حضرت سید نعمت اللہ ولی قدس سرہٗ صاحب دھمنور

آپ مشاہیر کبار مشائخین عالی درجات صاحب تصرفات سے ہیں۔ ہزارہا لوگ آپکی ذات بابرکات سے فایض ہوئے۔ نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ سید نعمت اللہ بن سید ابو بکر بن شاہ نور بن سید ادھم بن سید جعفر بن سید محمد بن سید بہاو الدین بن سید داؤد بن سید ابو العباس بن سید حسن بن سید موسیٰ بن سید علی بن سید محمد بن سید متقی۔ بن سید صالح بن سید نا ابی صالح نصر بن سید نا حضرت عبد الرزاق بن حضرت سید نا غوث الاعظم قدس اسرارہم۔ تشریف الشرفا میں آپکی بزرگی اور عظمت کا بیان بہت کچھ منقول ہے

اس رسالہ میں بسبب طوالت کے مرقوم نہ کیا - **قطعہ تاریخ وفات**

زد نیا نعمت حق یافت در خلد	چو آن سید شہر عالی نعمت
بسر در سال وصلش جلوہ گر شد	ز سلطان الولی والی نعمت

۸۳۴ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور کوہ پھکلی دھمتور میں آسودہ ہیں +

حضرت مخدوم سید عبد القادر ثانی قدس سرہ صاحب اوچہ

آپ مشاہیر سادات عظام اور اولیاے عالیمقام سے ہیں - نسب نامہ آپکا یہہ ہے - مخدوم سید عبد القادر ثانی بن سید محمد غوث گیلانی بن سید شمس الدین بن سید شاہ میر بن سید ابو الحسن علی بن سید ابو علی بن سید مسعود بن سید ابو العباس احمد بن سید صفی الدین بن سید سیف الدین عبد الوہاب بن شیخ السماوات والارضین محی الدین عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم کہتے ہیں کہ جب آپکے والد ماجد سید محمد غوث گیلانی نے ۹۲۳ھ ہجری میں انتقال فرمایا - آپنے مسند مشیخت قادریہ کو زینت بخش کر ہزارہا کو فیض ظاہری و باطنی پر پہونچایا اغنیا کی صحبت سے آپکو بڑی نفرت تھی - آپکے خاندان میں بڑے بڑے علمار و اولیار صاحب کشف و کرامات و صاحب تصرفات ظاہری و باطنی گذرے ہیں اور جنکی عظمت اور بزرگیوں کے نشان آجتک اُس سرزمین پر موجود ہیں - تاریخ الاولیار جلد دوم اور جلد سوم میں لکھا گیا ہے - یہاں بسبب طوالت کے درج نہ ہوسکا - غرض اس شعر پر اس خاندان کے بزرگوں کے حالات کو ظاہر کئے دیتا ہوں ؎

این خانہ تمام آفتاب است	این سلسلہ از طلائے ناب است

غرض مخدوم سید عبد القادر ثانی نے ۱۰ ربیع الاول ۹۴۰ھ ہجری کو رحلت فرمائی - اور مزار آپکا اوچہ مبارک میں ہے **قطعہ تاریخ رحلت**

عبد قادر ولی گیلانی	آنکہ ثانی نباشدش ثانی
سال تولید او عجب روشن	گشت مہر منیر نورانی
رحلتش شد عیاں سخی کریم	نیز سردار شاہ حقانی

سالِ ترحیل او شدہ پیدا	نور احسان تاج سلطانی
ارتحالش شد از خرد مرقوم	کاشف زہد سرّ ربّانی
خواں بتاریخ رحلتش سرور	فانی فقر صبر حقانی

(کذا فی خزینۃ الاصفیا)

حضرت سید اسماعیل قدس سرہ صاحب قلعہ ریٹھور

آپ مشاہیر کبرائے اولیائے متصرفین سے ہیں۔ نسب نامہ آپکا یہ تحریر ہے سید اسماعیل بن سید ابدال بن سید نصر بن سید محمد بن سید موسیٰ بن سید عبدالجبار بن سید ابی صالح نصر بن سید عبدالرزاق بن محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اسرارہم صاحب اخبار الاخیار تحریر فرماتے ہیں کہ آپ پہلے بزرگ خاندان سادات حسنی سے ہیں کہ جو ہندوستان میں تشریف لائے اور سکونت کی آپکی ذات فایض البرکات سے ہزارہا لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ اور مدارج ظاہری و باطنی پر پہونچے۔ آپکے خلفائے کاملین سے شیخ محمد حسن، شیخ امان پانی پتی اور شیخ عبدالرزاق جھنجانہ مشہور و معروف ہیں۔ وفات آپکی سنہ ۹۹۲ ہجری میں واقع ہوئی۔ اور قلعہ ریٹھور میں آسودہ ہیں۔ **قطعہ تاریخ وفات**

شد چو اسماعیل زیں دار الفنا	جائے مسکن یافت در دار السلام
رحلتش آمد عیاں ممتاز رفت	نیز اسماعیل مخدوم انام

(خزینۃ الاصفیا)

حضرت شاہ بدر گیلانی قدس سرہ صاحب سابیاں

آپ مشاہیر سادات عظام اور کملائے عالی مقام سے ہیں نسب نامہ آپکا یہ ہے سید شاہ بدر گیلانی بن سید شرف الدین بن سید یحییٰ بن سید علاء الدین بن سید شمس الدین بن سید شہاب الدین بن سید علاء الدین بن سید قاسم بن سید یحییٰ تاتاری بن سید احمد منتقی بن سید ابی صالح بن سید ابی نصر بن قطب الآفاق سیدنا عبدالرزاق بن حضرت غوث الثقلین سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس اسرارہم۔ آپ اکبر بادشاہ کے عہد سلطنت

میں لاہور تشریف لائے اور ہزارہا بندگان خدا کو ہدایت اور ارشاد دیکر حلقۂ ارادت میں لائے اور بڑے بڑے مدارج پر پہونچایا - وفات آپکی ۱۲- ربیع الاول ۱۰۱۰ھ کو جہانگیر بادشاہ کے عہد سلطنت میں واقع ہوئی اور مزار آپکا موضع سائیاں علاقہ بٹالہ میں مشہور و معروف ہے * قطعہ تاریخ وفات

چو بدرالدین ازین دنیائے فانی	سفر ورزید و شد روشن بجنت
رقم شد فضل حق تاریخ وصلش	دگر سید علی بدر الکرامت

(کذا فی خزینۃ الاصفیا)

حضرت سید شاہ اسحاق قادری قدس سرہ صاحب کنگن پور

سلسلہ جدیہ آپکا اس طرح مرقوم ہے - سید شاہ اسحاق بن سید ابوالفتح بن سید محمد بن سید یحیی بن سید احمد بن سید قاسم بن سید نورالدین بن سید علاءالدین بن سید شمس الدین بن سید یوسف الدین بن سید ظہیرالدین بن سید احمد بن سید عمادالدین ابی صالح نصر بن سیدنا عبدالرزاق بن حضرت غوث الاعظم قدس اسرارہم - آپ مشاہیر مشائخین عظام و کبرائے سادات کرام دکن سے ہیں - بیس برس کی عمر میں والد ماجد سے خرقہ خلافت قادریہ و نعمت جدیہ حاصل کرکے جذبہ عشق الٰہی میں بغداد سے دکن کی جانب آئے اور مقام بنالہ میں آکر ریاضت کے درمیان مشغول ہوئے کہتے ہیں کہ آپ بارہ برس کامل مراقبہ میں بیٹھے رہے جب جذبہ کو افاقہ ہوا دوبارہ بغداد کو تشریف لے گئے - اور پھر متاہل ہوکر دکن کی جانب واپس آئے اور موضع کنگن پور میں راجہ گوپال کے عہد ریاست کے درمیان سکونت اختیار کی ملک عبدالوہاب جو اُس وقت میں عہدہ امارت پر منصوب تھا آپکا مرید ہے غرہ رمضان ۱۰۱۹ھ کو رحلت فرمائی اور موضع کنگن پور میں آسودہ ہیں * (کذا فی رسالہ تذکرۃ المشائخین)

حضرت سید نوراللہ اسحاق قادری قدس سرہ صاحب نیلنگا

سلسلہ جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے - سید نوراللہ اسحاق بن سید محمد اسداللہ بن سید نور محمد اسمعیل بن سید باباشاہ بن سید نشخت الدین بن سید احمد الجیلی بن سید علی بن سید مرتضی

بن سید مصطفیٰ ابن سید احمد الثانی بن محمد احمد صنو بن سید محمد حسین بن سید محمد بن سید عماد الدین ابی صالح نصر بن حضرت سیدنا عبدالرزاق بن سیدنا غوث الاعظم قدس اسرارہم - آپ مشاہیر اولیائے متصرفین دکن سے ہیں - آپ کو پیر بادشاہ بھی کہتے ہیں کشف و کرامات آپ سے بہت جلوہ گر ہوئے اپنے زمانے میں قطب الوقت تھے سنہ ۱۱۹۹ ہجری میں رحلت فرمائی - اور قصبہ نیلنگا میں مدفون ہیں + قطعہ تاریخ وفات

حضرت پیر بادشاہ بزرگ	مقتدائے فقیر و شاہ و امیر
در نیلنگا کہ آں امام زماں	بود تا زندگی امام کبیر
غوث بے شبہہ سال وصل	آمدم خواستم سال رحلتش ز ضمیر

[illegible]

حضرت شاہ حیدر ولی اللہ قدس سرہ

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے - حضرت شاہ حیدر ولی اللہ قادری بن سید حسین الجیلی بن سید محمد بن سید شاہ نصیر الدین بن سید ابراہیم بن سید ابی صالح موسیٰ بن سید ابی صالح نصر بن سید عماد الدین ابی صالح نصر بن سیدنا عبدالرزاق بن حضرت سید غوث الاعظم قدس اسرارہم آپ اولیائے کاملین صاحب تصرفات ظاہری و باطنی تھے - بغداد سے دکن کی جانب مع تین سو خلفائے کامل کے تشریف لائے - اور سلطان ابراہیم عادل شاہ کے عہد سلطنت میں بیجاپور کی سرزمین کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے رونق بخشی - سلطان مع وزرا و امرا آپکے مرید و معتقد ہوئے - رسالہ خوارق حیدریہ میں مسطور ہے کہ چندے آپ بیجاپور میں رہکر موضع نیلنگا میں سکونت اختیار کی اور ہزارہا آدمی کو فیض پہونچایا - آپکے فرزند دو تھے سید نور اللہ اور سید کریم اللہ یہ دونوں بزرگ عالم ظاہری و باطنی تھے - وفات حضرت شاہ حیدر ولی اللہ کی ۳ - جمادی الثانی سنہ ۳۳ ہجری میں واقع ہوئی - اور موضع نیلنگا تعلقہ احسناباد میں آسودہ ہیں - آپکی اولاد میں حضرت سید ہلال الدین قادری سلمہ وغیرہ حضرات حیدرآباد دکن میں سکونت پذیر ہیں سلسلہ جدیہ انکا یہ ہے - سید ہلال الدین حیدر بن سید بڑے صاحب بن صاحبین صاحب بن سید علی قادری بن سید عبدالقادر بن سید کریم اللہ ثانی بن

سید شاہ درویش قادری بن سید شاہ کریم اللہ قادری بن حضرت شاہ حمید روئی اللہ قادری قدس اسرارہم ۔ (کذا فی مشکوۃ النبوت)

حضرت سید محمد ہاشم مغربی قدس سرہ صاحب جلیسر

سلسلہ جدیہ آپکا یوں مرقوم ہے سید محمد ہاشم مغربی بن سید محمد غیلان بن سید عبداللہ بن سید احمد بن سید عمر غیلانی بن سید ابراہیم بن سید حسین بن سید محمد جرموئی یمنی بن سید یوسف بن سید عبدالرزاق بن سید عبدالخالق بن سید میمون بن سید مسعود بن سید محمد بن سید عبداللہ بن سید عمر بن سید محمد بن سید حسن بن سید محمد صالح ابوالفضل بن حضرت سیدنا غوث الاعظم قدس اسرارہم آپ بڑے بزرگ اولیائے کبار و علمائے ربانی سے تھے آپ شہر فاس دارالسلطنت بلاد مغرب کے بادشاہ تھے ترک ریاست کرکے درویشی و فقر کو اختیار کیا سیاحت کرتے ہوئے ہندوستان کی جانب بعہد بادشاہ عالمگیر آئے اور موضع جلیسر علاقہ اکبرآباد میں آکر سکونت کی بادشاہ نے آپکی بزرگی کو دیکھکر آپکی سکونت کے لئے ایک مکان تعمیر کردیا اور ہمیشہ تعظیم و تکریم آپکی کرتا تھا۔ چنانچہ اب تک آپکی اولاد وہیں رہتی ہے۔ آپکی اولاد میں ایک بزرگ سید کبیرالدین سلمہ ۱۳۲۰ ہجری میں بمبئی تشریف لائے تھے راقم سے ملاقات ہوئی تھی حرمین الشریفین وغیرہ زیارات کو تشریف لے گئے چنانچہ سلسلہ جدیہ آپکا یہ ہے سید کبیرالدین احمد بن سید منیرالدین بن سید معین الدین بن سید کریم الدین بن سید نورالدین بن سید عبدالوہاب بن سید محمد ہاشم مغربی قدس اسرارہم۔ سید محمد ہاشم مغربی کا مزار موضع جلیسر میں ہے ۔ (تذکرۃ العرفا)

حضرت سید قطب الدین بینادل قدس سرہ

آپ مشائخین عظام اور اولیائے عالی مقام سے ہیں۔ بزرگ وقت صاحب تصرفات تھے۔ نسب نامہ آپکا یہ ہے سید قطب الدین بینادل جونپوری بن سید حسن بن سید علی بن سید امیرالدین بن سید قیام الدین بن سید صدرالدین بن سید رکن الدین بن سید نظام الدین بن سید قطب الدین بن سید امیر احمد بن سید یوسف بن سید عیسیٰ بن سید جعفر

بن سید قاسم بن سید عبد اللہ بن سیدنا عبد الرزاق بن حضرت سیدنا غوث الاعظم قدس اسرارہم
آپکی اولاد کڑہ مانکپور میں سکونت رکھتی ہے اور سادات قطبی سے مشہور و معروف ہیں -
۱۷ ربیع الثانی ۸۵۵ھ میں رحلت فرمائی - مزار آپکا جونپور میں ہے (از گلدستہ گلشن فقری)

حضرت سید محمد قدس سرہ صاحب انجھر

آپ اولیائے کاملین سے ہیں دیار مغرب سے ہندوستان کی جانب تشریف لاکر دہلی میں چندے سکونت کی اور پھر وہاں سے قصبہ انجھر تشریف لے گئے - اور تادم حیات مریدوں کی فیض رسانی میں مصروف رہے سلسلہ جدیہ آپکا یہ ہے سید محمد قادری بن سید شمس الدین بن محمد درویش بن سید شاہ عالم بن شاہ عبد الرحیم بن سید عبد الفتاح بن سید عبد الوہاب بن سید عبد الرحمن بن سید عبد اللطیف بن سید عبد الحی بن شاہ عبد الجلیل بن شاہ ابو القاسم بن سیدنا عبد الرزاق بن حضرت سیدنا غوث الاعظم قدس اسرارہم - مزار آپکا قصبہ انجھر پرگنہ اردل میں مشہور ہے (کنز الانساب)

حضرت سید احمد شیخ الہند گیلانی قدس سرہ

آپ مشاہیر کبرائے اولیائے کاملین اور سادات عظام قادریہ سے ہیں ملک عرب سے ہند کی جانب آئے اور ملک پنجاب میں وزیرآباد کے قریب ایک جگہ بنام کوٹلہ آباد کیا اور وہیں سکونت اختیار کی سلسلہ جدیہ آپکا یہ ہے - سید احمد بن سید عبد الرزاق بن سید یحیی بن سید شہاب الدین بن سید علاؤ الدین علی بن سید احمد بن شمس الدین شہید تاتاری بن سید احمد متقی بن سید صالح بن ابی نصر صالح بن سیدنا عبد الرزاق بن سیدنا غوث الاعظم قدس اسرارہم - کہتے ہیں کہ آپنے ۱۱۳۶ھ ہجری میں سکھوں کے ہاتھ سے جام شہادت نوش فرمایا - اور کوٹلہ میں آسودہ ہیں اولاد آپکی خانپور فیما بین کشمیر و اٹک سکونت رکھتی ہے - تاریخ وفات

رفت چوں از جہاں بخلد بریں	سید احمد ولی حق آگاہ
سال تاریخ رحلتش سرور	کن رقم شیخ ہند ابن احمد

(خزینۃ الاصفیا)

حضرت شاہ قمیص قادری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے شاہ قمیص گیلانی بن سید ابی الحیات بن تاج الدین محمود - بن بہاؤ الدین محمد بن جلال الدین احمد بن شاہ داؤد بن جمال الدین علی بن صالح نصر بن سیدنا عبدالرزاق بن حضرت سیدنا غوث الاعظم قدس اسرارہم آپ عظمائے سادات و مشاہیر اولیائے متصرفین قادریہ سے ہیں دیار ہندوستان میں سلسلۂ قادریہ عالیہ کا فیض آپکی ذات بابرکات سے جاری ہوا ہے پہلے آپنے قصبہ سالورہ خضر آباد میں آکر سکونت اختیار کی اور وہاں جماعت کثیر آپکے حلقۂ ارادت میں آئے - وفات آپکی ۳ ذیقعدہ سنہ ۹۹۲ ہجری میں واقعہ ہوئی ملک بنگالہ سے آپکی نعش کو لیجاکر سالورہ میں دفن کیا - **تاریخ وفات**

چوں قمیص از جہانِ دنیا رفت	گشت چوں گنج در زمین مستور	۹۹۲ھ
سالِ وصلش امام فضل آمد	ہم بخواں اہل دل ستارۂ نور	
گفت سرور قمیص بندۂ خاص	سال ترحیل وے چو کرد ظہور	

حضرت سید یوسف الدین قادری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا رسالہ ابراز الحق میں یہ تحریر ہے - سید یوسف الدین بن سید محمد صنو بن سید ابی نصر محی الدین بن سید عماد الدین بن سیدنا تاج الدین عبدالرزاق بن حضرت سیدنا غوث الاعظم قدس اسرارہم سنہ ۱۴۷۶ گجراتی مطابق سنہ ۹۲۰ ہجری میں آپ ملک سندھ میں تشریف لائے - بڑے بزرگ جامع شریعت و طریقت تھے حاکم سندھ مرکب خاں نے آپکے قدوم کو باعث برکت سمجھا اور آپکا مرید ہوا - آپنے ملک سندھ میں اسلام کو رونق بخشی اور نگر ٹھٹھہ میں چند روز آکر سکونت کی اور وہاں اسلام کو پھیلایا اور ملک کچھ میں اکثر قوم ہنود بھاٹیا اور لوہانہ وغیرہ کو آپنے مسلمان کیا اور مومن خطاب بخشا ہے - چنانچہ وہ خطاب رفتہ رفتہ میمن سے مشہور ہوا - یہ لوگ اُسی بزرگ کی برکت سے اور خوش اعتقادی کے سبب دولتمند ہوگئے - چنانچہ بمبئی - کچھ - مکہ - سندھ - برار - عدن - کلکتہ

وغیرہ مقاموں میں اس قوم کی تجارت جاری ہے۔ اس بزرگ کی اولاد میں سید بزرگ علی پیرزادہ جو چند سال سے بمبئی میں سکونت پذیر تھے راقم سے ملاقات تھی ان کا نسب نامہ یہ ہے۔ سید بزرگ علی بن سید صادق علی بن سید شاہ ولی اللہ بن سید محمود بن سید عابد اللہ بن سید محمد امین اللہ بن سید محمد یوسف اللہ بن سید اسمعیل ہاشم بن سید محمد ہاشم بن سید شہاب الدین بن سید شرف الدین بن سید محی الدین بن سید نور الدین بن سید عماد الدین بن سید شمس الدین بن سید یحییٰ قادری بن سید یوسف الدین قادری قدس اسرارہم۔ منقول از رسالہ ابراز الحق

حضرت سید شاہ دیدار علی قدس سرہٗ

نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے سید شاہ دیدار علی بن سید احمد بن سید محمود بن سید قطب الدین بن سید احمد بن شاہ عبدالرحمن بن شاہ جمال الدین بن سید سراج الدین بن سید حمید الدین بن سید شاہ شمس بن سید حیات قلندر بن سید تاج الدین بن سید بہاؤ الدین بن سید جلال الدین بن سید بہاؤ الدین بن سید جلال الدین بن شاہ داؤد بن ابو عبداللہ بن ابو صالح نصر بن سیدنا عبدالرزاق بن حضرت غوث الاعظم قدس اسرارہم آپ عرفاے کاملین اور بزرگ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے حضرت سید احمد شہید کے خلفاؤں میں سے ہیں صاحبگنج میں ہمیشہ وعظ کہا کرتے قصبہ دارانگر علاقہ بارہ کے رہنے والے تھے سنہ ۱۲۶۲ ہجری میں انتقال فرمایا مزار آپکا صاحبگنج میں کوہ شبلی کے قریب ہے۔ (از لوح محفوظ شرح حزب البحر)

حضرت میر سید محمد مہدی قدس سرہ

نسب جدیہ آپکا کتاب کنز الانساب میں یہ مرقوم ہے میر سید محمد مہدی بن میر سید عسکری بن سید حسن قادری بن سید علی قادری بن سید یوسف قادری بن سید ابو محمد قادری بن سید اسماعیل قادری بن میر سید محمد قادری بن سید قاسم قادری بن سید عبدالباسط بن سید احمد بن سید محمد قادری بن سید حسن بن سید علی بن سید محمد بن سید احمد بن سید یحییٰ قادری بن سید احمد قادری بن میر سید حسن ابو نصر قادری بن سید نا عبدالرزاق بن حضرت

غوث الاعظم قدس اسرارہم - آپ سادات عظام عالی مقام سے ہیں - شہر دہلی میں محمد شاہ بادشاہ کے عہد سلطنت میں آپ ارکین سلطنت سے تھے - آپ کو عمدۃ الدولہ کا خطاب بھی تھا - بڑے بزرگ زاہد و عابد تھے ۔ (من کتاب کنز الانساب)

حضرت سید فتح اللہ الحسنی الحسینی قدس سرہ

نسب نامہ جدیہ آپکا مخبر الواصلین میں یہ لکھا ہے - سید فتح اللہ بن سید محمد بن سید علی بن سید عباس بن سید عبد الفتاح بن سید عبد اللہ بن سید شاہ میر بن سید شاہ عبد الرحیم نور الحق بن سید ظہور الحق بن سید جعفر بن سید شاہجہاں بن سید عبد اللہ - بن سید میراں شاہ بن سید عبید اللہ بن سید احمد بن سید محمد جعفر بن سید عبد الرزاق بن قطب ربانی حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم - آپ بڑے صاحب کشف و کرامات جامع علوم صوری و معنوی تھے صدہا آدمی آپکی ذات سے راہ خدا شناسی پر پہونچے - روز جمعہ چھٹی رجب سنہ ۱۰۲۹ ہجری بعمر ستانوے برس کے رحلت فرمائے عالم بقا ہوئے - تاریخ وفات

عارف و سالک خدا آگاہ	شیخ عالی جناب فتح اللہ
مقتدائے خدا پرستاں بود	قلزم فیض و ابر احساں بود
از سہیل ہلندی یمن است	نور بخش نوائے دکن است
سید موسوی است از نادر	حسنی است بیگماں ز پدر
بود آں شیخ مقتدائے زماں	بہرہ شرع پیشوائے زماں
نود و ہفت سال عمرش بود	کاندراں رحلت از جہاں فرمود
او بعزم طواف کعبہ براد	جان خود را بپادشاہ عباد
سال نقلش بگو بغیر تعب	صبح آدینہ و ششم ز رجب
در سنہ یک ہزار و بست و ہشت	رخت بربست جانب جنت

از مخبر الواصلین

حضرت سید شاہ نور محمد حامی صاحب اورنگ آباد

نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ سید شاہ نور محمد حمامی بن سید شرف الدین سید عارف الحق محمد غوث بن سید نصیر الدین بن سید احمد بن سید یحییٰ بن سید محمد بن سید علی بن سید احمد بن سید محی الدین بن سید محمد بن سید علی مخدوم بن قاضی القضات سید شمس الدین ابی صالح نصر بن سیدنا حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہم۔ یہ بزرگ بڑے صاحب کمال اولیائے مشہور بن دکن سے ہیں جامع علوم ظاہر و باطن تھے نسبت قادریہ رکھتے تھے۔ عرب سے ہند میں آئے اور خجستہ بنیاد میں آکر سکونت کی مشہور ہے۔ کہ عمر آپکی تین سو پچاس برس کی تھی۔ چوتھی۔ جمادی الثانی ۱۱۴۲ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور اورنگ آباد میں مدفون ہیں۔
(از ریاض الاولیا)

حضرت سید شاہ جمال قادری بیتھری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا ریاض الاولیا میں یہ مرقوم ہے سید جمال الدین قادری بن سید نور الدین بن سید عزیز الدین بن سید تاج الدین بن سید ضیاء الدین بن سید زین الدین بن سید عماد الدین۔ بن سید امین الدین بن سید عفیف الدین بن سید کریم الدین بن سید سیف الدین عبد الوہاب بن سیدنا عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم آپ مشاہیر سادات کرام اور اولیائے عظام سے ہیں والد آپکے سید نور الدین شہر ہرمز سے ملک دکن میں آئے اور قصبہ بیتھری ملک دکن میں سکونت کی سلطان بہادر والئے گجرات وہاں آیا اور آپکا مرید ہوا۔ اور آپکو بصد احترام احمد آباد لیگیا آپکے واسطے خانقاہ اور مسجد بنوادی چنانچہ ہمیشہ اوراد وظائف اور طلباء کی تعلیم و تربیت میں مشغول رہتے اور بڑے صاحب جلال تھے۔ کہتے ہیں کہ بعد وفات پانے شاہ جمال کے سید یتیم اللہ آپکے فرزند نے مسند ارشاد کو زینت بخشی۔ وفات آپکی ۲۲۔ شعبان ۹۴۸ھ ہجری میں واقع ہوئی۔ اور مزار آپکا احمد آباد گجرات میں ہے۔

نسب نامہ۔ سید جہانگیر میاں متوفی ۱۲۳۱ھ ہجری بمبئی میں آسودہ ہیں آپ مشائخین متاخرین سے ہیں۔ بمبئی میں تشریف رکھتے تھے۔ اوقات آپکے اکثر وظائف اور اوراد میں صرف ہوتے ذات آپکی بس غنیمت تھی۔ قدیم مشائخین کے نمونہ تھے۔ نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ سید جہانگیر بن میر غازی متوفی ۱۷۔ رمضان ۱۲۰۶ھ ہجری۔ بن سید غیاث الدین بن سید سعادت اللہ

بن سید عنایت اللہ بن سید عطاء اللہ بن سید اسد اللہ بن سید نصر اللہ بن سید سلام اللہ بن سید عبدالنبی بن سید امین الدین بن سید جمال الدین بتصری قدس اسرارہم ہ (از تذکرہ صلحای کشمیر)

حضرت سید محمد مدنی قادری قدس سرہ

سلسلہ جدیہ آپکا فتوحات قادریہ میں یہ لکھا ہے سید محمد مدنی بن مولانا سید نعمت اللہ بن سید حسین بن سید علی بن سید احمد بن سید قاسم بن سید یحییٰ بن سید حسین بن سید علی بن سید محمد بن سید شرف الدین بن سید احمد بن سید شمس الدین صالح نصر بن سید تاج الدین عبدالرزاق بن حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس اسرارہم - آپ کبرائے سادات قادریہ سے ہیں - آپ میر سید محمد ہمدانی کے ہمراہ عہد میں سلطان سکندر بت شکن کے کشمیر میں تشریف لائے اور سکونت گزیں ہوئے اور چندے رہکر پھر ماوراء النہر کو تشریف لے گئے اور اپنے عیال و اطفال کو لاکر محلہ رعناواری میں سکونت کی - حاکم وقت نے آپکی بزرگی دیکھکر نوشہرہ میں آپکے لئے خانقاہ بنوائی اور وہیں جاکر مقیم ہوئے - وفات آپکی گیارھویں رجب ۸۴۹ھ میں واقع ہوئی اور مزار آپکا نوشہرہ میں مشہور ہے ٭ (من کتاب ریاض الاولیا - فارسی)

حضرت سید اسماعیل شامی قادری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا کتاب فتوحات قادریہ میں یہ مرقوم ہے - سید اسماعیل شامی بن سید سلیمان بن سید نور الدین بن سید محی الدین ثانی بن سید محمد بن سید علی بن سید محمد بن سید یحییٰ بن سید احمد بن سید نصر بن سید عبدالرزاق بن حضرت غوث الاعظم قدس اسرارہم - آپ مشاہیر سادات کرام اور اولیائے عظام کشمیر سے ہیں - بزرگ وقت عارف باللہ صاحب علایہ درجات تھے خرقہ خلافت قادریہ کو سید محمد قاسم قادری سے حاصل کیا اور اپنے والد ماجد کی خدمت میں علوم ظاہری و باطنی کو سیکھا بلاد عرب و عجم کی سیر کی حرمین شریفین کی زیارت سے مستفید ہوئے مرید شیخ داؤد خاکی قدس سرہ نے آپکی تعریف میں چند اشعار لکھے ہیں ؎ اشعار

کہ آمد سید اسماعیل شامی	بکشمیر از عنایات الٰہی

بکر کردہ حج نعبتہ اللہ	بشہر از مرکب دیے زاد راہی
سفر کردہ بروم و ہند از انست	خبر دار از سفیدی و سیاہی
بفقر و فاقہ بودہ زندگانی	نبودش حب مال و میل جاہی
بذکر پاس انفاس است مشغول	ز فکر ہوشیاری نیست شاہی
امیر و آمر و معروف خلق است	براہ شرع ناہی از مناہی
حسیب است و نسیب است و شریف است	ز سادات جدید ملک شاہی
بتلقین نایب است از غوث اعظم	کہ مخلص بود وشش از مہ تا بماہی
بسال ہفتد و تسعین و دوم	بماہ روضہ از تاریخ ماہی
کہ با این مرشدم خوش صحبتی شد	بلطف حضرت بے اشتباہی

۱۱۰۵ہجری میں رحلت فرمائی اور کشمیر میں آسودہ ہیں ۔ (از فتوحات قادریہ)

حضرت میر محمد ہاشم قادری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ ہے - میر سید محمد ہاشم بن میر سید محمد جیلان بن سید عبداللہ بن سید احمد بن سید عمر بن سید ابراہیم بن سید حسین بن سید محمد بن سید یوسف بن سید عبدالرزاق بن سید میمون بن سید مسعود بن سید محمد بن سید حسن بن سید میر سید محمد صالح بن سید نا عبدالرزاق بن سید نا حضرت غوث الاعظم قدس اللہ اسرارہم - آپ مشاہیر سادات کرام اور اولیائے متصرفین کشمیر سے ہیں - غرہ شعبان ۱۱۳۵ھ ہجری میں کشمیر کو آکر اپنے قدوم سے روشن کیا بڑے عابد و زاہد صاحب ریاضت و عبادت تھے ۷-۲ ماہ شوال ۱۱۳۵ھ ہجری میں وفات پائی مزار آپکا ملک کشمیر میں موضع حول کے نزدیک ہے - تاریخ رحلت

سرور زمرہ سادات بہشت آرا شد	نیر اوج کرامات فلک پیما شد
محو در پرتو خورشید چو شبنم گردید	گوہر کان ولایت ہمگی دریا شد
جامہ عاریتی چوں ز بدن بیروں کرد	خلعت وصل الٰہی بقدش زیبا شد
مدتے بود طراوت دہ بزم ارشاد	ایں زماں در غرف خلد سر پیرا آرا شد

بدو حیثم جرم وصل الٰہی جا یافت بہر تاریخ شد روز وصالش ملہم نور حق ہادی دیں میر محمد ہاشم	عین سرچشمۂ توحید بیک صہباشد طوطی دل بدو مصراع ازاں گویاشد گوہر علم و یقین میر محمد ہاشم (منقول از فتوحات قادریہ)

حضرت سید شاہ ابوالحسن قادری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے سید شاہ ابوالحسن بن سید عبداللہ بن سید محمود بن سید عبدالقادر بن سید عبدالباسط بن سید حسین بن سید احمد بن سید شرف الدین قاسم بن سید شرف الدین علی بن سید بدرالدین حسن بن سید علی بن سید شمس الدین بن سید شرف الدین یحییٰ بن سید شہاب الدین احمد بن سید عمادالدین بن سید ابی صالح نصر بن سید تاج الدین عبدالرزاق بن سیدنا حضرت غوث الاعظم قدس اسرارہم - آپ عظمائے سادات کرام اور اولیائے عظام کشمیر سے ہیں ۱۰۹۳ھ ہجری کو کشمیر میں آکر نزول اجلال فرمایا اور وہاں کے لوگوں نے آپ سے بہت فیض ظاہری و باطنی اخذ کیا ہے - جد بزرگوار آپکے سید محمود اشرف البلاد بغداد سے ہند کی جانب آئے اور تہتہ ملک سندھ میں سکونت فرمائی اور وہیں انتقال فرمایا - آپکے فرزند سید عبداللہ پشاور میں آئے وہیں سید ابوالحسن نے نشوونما پائی - اور بزرگان وقت فیض ظاہری و باطنی کو حاصل کرکے علم ارشاد و ہدایت بلند کیا - وفات آپکی ۱۱۱۵ھ ہجری میں واقع ہوئی - اور مزار آپکا پشاور میں ہے - **تاریخ وفات**

رفت از دنیا چو در خلد بریں رحلتش شیخ حسن مطلوب گو	عارف دین سید ابوالحسن نیز فرما فاضل مولیٰ حسن

(منقول از کتاب فتوحات قادریہ)

حضرت سید عبدالرحمن قادری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ ہے سید عبدالرحمن قادری بن سید عبدالرحیم بن سید عالم بن سید غریب الدین سید عبدالرحمن بن سید سراج الدین بن سید شرف الدین قاسم بن سید بہاء الدین میر عبدہ بن سید محمد عبدالباسط بن سید شہاب الدین احمد بن سید احمد بن سید ابی صالح بن سید ابوبکر بن سیدنا عبدالرزاق بن حضرت سیدنا غوث الثقلین عبدالقادر جیلانی

قدس اسرارہم - آپ سادات کرام کشمیر سے ہیں - عابد زاہد صاحب تصرفات تھے - سات بار حج بیت اللہ کیا - چالیس برس بمبئی میں رہے - صدہا لوگ وہاں آپکے مرید ہوئے - ۲ ربیع الاول سنہ ١٢٤٢ ہجری میں رحلت فرمائی - مسجد گورے ملا میں آسودہ ہیں - راقم اوراق ہذا کے والد ماجد کا نکاح آپکی صبیہ عائشہ بی بی مرحومہ مغفورہ سے سنہ ١٢٥٦ ہجری کو بمبئی میں ہوا - اور سنہ ١٢٤٠ ہجری میں انکا انتقال ہوا - اس وقت راقم خورد سال تھا - اپنے والد کے نزدیک صحن مسجد مذکور میں مدفون ہیں - اور راقم کے دو برادر تین خواہر بھی وہاں آسودہ ہیں ابیات

زنہار طفلی کہ در خاک رفت	چگویم کہ پاک آمد و پاک رفت
چو پاک آفریدست ہشش باش پاک	کہ ننگ است ناپاک رفتن بخاک

حضرت شاہ سید عبد المحمد قادری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ ہے - سید عبد المحمد قادری بن سید احمد بغدادی کو ملکر حضرت سیدنا عبد الرزاق بن سیدنا عبد القادر جیلانی قدس سرہ ہم کو پہونچتا ہے - آپ مشاہیر سادات عالیمقام اور مشائخین کرام سے ہیں - آپکا تولد بغداد میں سنہ ١١٩١ ہجری میں ۲۵ - ذی الحجہ کو ہوا تحصیل علوم ظاہری اپنے والد ماجد حضرت سید احمد قادری بغدادی سے کیا - اور آن ہی سے خرقہ خلافت اخذ کرکے ارشاد و ہدایات میں لوگوں کی مصروف ہوئے - بعد انتقال والد کے بغداد سے سیر و سیاحت کرتے ہوئے سنہ ١٢١٦ ہجری میں وارد شہر بیجاپور ہوئے - وہاں کے مشائخین میں بڑا اعزاز حاصل کیا صاحب تصرفات باہرہ تھے - نویں ذی الحجہ سنہ ١٢٥٠ ہجری روز عرفہ کو انتقال فرمایا آپکی قبر بیجاپور میں ہے - اس بزرگ کی اولاد میں حضرت مولوی سید عبد القدوس صاحب سلمہ اللہ تعالے بنگلور میں سکونت رکھتے ہیں - اور ایک مدرسہ بنام مدرسہ قدوسیہ بنگلور میں کئی سال سے جاری کیا ہے - جس میں سیکڑوں طلبا فیض پاکر انتشار علوم دین میں مشغول ہیں غیر مقلدین کے رد میں آپنے بہت کتابیں لکھی ہیں جامع مسجد و عیدگاہ کی امامت و خطابت کا عہدہ آپکو ہی - آپکے فرزند مولوی سید محمد جلال ہیں جو علم ظاہری سے فراغ حاصل کرکے طلبا کے درس و تدریس میں مصروف ہیں نسبنامہ انکا یہ ہے مولوی سید محمد جلال بن مولوی سید عبد القدوس بنگلوری بن شاہ محمد جلال بن سید عبد المحمد قادری قدس اسرارہم -

آپکے حالات کتاب تذکرہ حیات العلماء میں بخوبی مرقوم ہے +
(از رسالہ حالات بندگان مولفہ عبدالقدوس بنگلوری)

حضرت شاہ مرتضیٰ قادری بیجاپوری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا روضۃ الاولیاء میں یہ مرقوم ہے۔ شاہ مرتضیٰ قادری بن سید شاہ شرف الدین محمد صوفی بن سید شاہ محمد امین الدین بن سید شاہ محمد بن سید ابوالخیر جمال الدین محمد بن سید شاہ نورالدین ابو محمد حسین صادق بن سید شاہ مظفر محمد عزیز بن سید شاہ ابو صالح تاج الدین محمد بن سید شاہ ابو طاہر ضیاء الدین محمد بن سید شاہ محمد ابو عبداللہ زین الدین بن سید شاہ ابوالحسن عماد الدین بن سید شاہ محمد یتیم اللہ قادری بن سید شاہ محمد امین الدین قادری بن سید شاہ محمد حسن بن سید شاہ محمد کریم الدین بن سید شاہ محمد سیف الدین عبدالوہاب قادری بن حضرت سیدنا غوث الاعظم قدس اسرارہم۔ آپ اکابر سادات ومشاہیر اولیائے بیجاپور سے ہیں۔ قادری النسب والمشرب صاحب تصرفات اور کرامات مشہور تھے۔ سلطان ابراہیم عادل شاہ والئے بیجاپور کے زمانہ سلطنت میں احمد آباد سے بیجاپور آکر سکونت کی اور آپکے برکات و افادات ارشاد وتلقین سے ہزارہا لوگ فیضیاب ہوئے۔ وفات آپکی سلخ جمادی الثانی سنہ نامعلوم واقع ہوئی۔ اور مزار آپکا بیجاپور میں بیرون دروازہ ابراہیم پور میں ہے۔ اولاد آپکی چنچادر وغیرہ اضلاع "تلگھاٹ" میں سکونت پذیر ہیں +

حضرت سید شاہ کریم الدین شہید قدس سرہٗ صاحب رائچور

نسب نامہ آپکا تذکرۃ المشائخ میں یہ مرقوم ہے۔ سید شاہ کریم الدین شہید قادری۔ بن سید محمد قادری بن سید صبغۃ اللہ بن سید محمد بن سید احمد بن سید شاہ امنت اللہ بن سید شاہ نعمت اللہ بن سید محمد عرش القادری بن سید محمد فرش القادری بن سید محمد نعیم اللہ بن سید محمد امین الدین بن سید شاہ محمد حسن بن سید شاہ محمد کریم الدین بن سید سیف الدین عبدالوہاب بن حضرت سیدنا غوث الاعظم قدس اسرارہم آپ کہلائے

عارفین اور فضلائے کاملین سے ہیں - آپ چنچاور سے نواب نظام علی خاں مرحوم کے زمانۂ سلطنت میں رائچور کو تشریف لائے - نواب موصوف نے آپکی بزرگی دیکھکر کمال معتقد ہوا - آپ صاحب دعوت اور جامع تصرفات ظاہری و باطنی تھے - آپکی شہادت کا قصہ یہ ہے - کہ شیخ جونپوری کے پیرووں نے جو نہایت مذہبی عناد رکھتے تھے - آپکو ۲۷ - رمضان ۱۱۶۹ھ میں شہید کیا اور رائچور میں آسودہ ہیں خورشید اولیا - آپکی شہادت کی مادہ تاریخ ہے (تذکرۃ المشائخ دکن)

حضرت سید شاہ مومن قادری قدس سرہ صاحب کسر ہٹہ

نسب نامہ آپکا تذکرۃ المشائخ دکن میں یہ مسطور ہے - سید شاہ مومن قادری بن سید فقیر الدین سید نور اللہ بن سید محمد محمود بن سید عبدالرحمن بن سید قطب عالم بن سید غیاث الدین بن سید تاج الدین بن سید بہاء الدین بن سید جلال الدین بن سید علی محمد بن سید ابونصر محی موسی بن سید عماد الدین ابی صالح نصر بن سیدنا تاج الدین عبدالرزاق بن سیدنا حضرت غوث الاعظم قدس سرا ہم - آپ مشاہیر اولیائے کاملین دکن سے ہیں - قطب الوقت صاحب تصرفات تھے - آپکے والد ماجد گجرات میں مشہور مشائخین میں ہیں - بعد وفات والد کے آپنے سجادہ مشیخت پر جلوس فرمایا اور چند سال گجرات میں اپنا فیض ظاہری و باطنی پہونچاتے رہے آپ گجرات سے زمان سلطنت عادل شاہیہ میں دکن کو آئے اور میسور میں سکونت کی وہاں کے لوگوں نے بہت فیض حاصل کیا اور موضع کسر ہٹہ آپکے اخراجات کے لئے جاگیر انعام ہے چنانچہ آجتک اولاد آپکی وہاں سکونت رکھتی ہے اور آپ بھی میں مدفون ہیں ٭ (از کتاب مجمع الانساب)

حضرت شاہ قاسم قادری قدس سرہ

آپ اکابر سادات و مشاہیر مشائخین بیجاپور سے ہیں - نسب نامہ آپکا چند واسطے سے حضرت عبدالوہاب فرزند حضرت سیدنا غوث اعظم کو پہونچتا ہے - آپ قصبہ سندہ سے زمان سلطنت عادل شاہیہ سلطان ابراہیم میں بیجاپور آئے اور وہاں بڑا اعزاز پایا کشف کرامات آپ سے بہت جلوہ گر ہوئے - ہزارہا - لوگ آپ فیضیاب ہوئے ۲۷ محرم ۱۰۳۳ ہجری

ہیں رحلت پائی اور بیجاپور میں مسجد حمید خاں کے صحن میں آسودہ ہیں - خرقہ خلافت شاہ دلاور قادری سے آپکو عطا ہوا ہے * تاریخ وفات - از مولانا مولوی محمد ابراہیم - زبیری مصنف روضتہ الاولیائے بیجاپور -

شاہ قاسم عمدہ اولاد غوث	در ہزار و سی و دو رفت از جہاں
گفت تاریخ وصالش با الف	شاہ قاسم قادری قطب زماں

(من کتاب روضتہ الاولیا)

حضرت سید غوث علی شاہ قلندر قدس سرہ

تذکرہ غوثیہ میں سلسلہ جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے - سید غوث علی شاہ قلندر بن سید احمد حسن بن سید ظہور الحسن بن سید محمود بن سید حامد بن سید حمید بن سید ابو سعید بن سید مصلح الدین بن سید مبارک حقانی بن سید محمد غوث اوچی گیلانی بن سید شمس الدین بن سید امیر بن سید ابو الحسن بن سید ابو علی بن سید مسعود بن سید ابو العباس احمد بن سید صفی الدین بن سید عبد الوہاب بن حضرت سید نا عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم - آپنے تاریخ ۴ - ماہ رمضان ۱۲۱۹ ہجری کو تولد فرمایا - علم ظاہری مولوی محمد اسماعیل مولوی شاہ اسحاق اور مولوی شاہ عبد العزیز دہلوی اور محمد حیات سے حاصل کر کے باقی کتابیں مولانا فضل امام خیر آبادی سے پڑھیں اور حضرت شاہ فدا حسین اور حبیب اللہ شاہ سنبھل سے فیض باطنیہ حاصل کیا - آپ بزرگ وقت ذاکر شاغل اہل اللہ سے مشہور ہیں - فیض آپکا ہندوستان میں جاری ہے تاریخ ۲۶ - ماہ ربیع الاول ۱۲۹۷ ہجری کو انتقال فرمایا - قطعہ تاریخ وفات

سید غوث علی شہ زمانہ	سلطان حقیقت و طریقت
تاریخ وصال گفت ہاتف	او بود شہنشہ حقیقت ۱۲۹۷ھ

پانی پت میں آپکا مزار ہے *

حضرت میراں سید شاہ عبد القادر قادری صاحب کورد گڑھ

نسب نامہ آپکا مجمع الانساب میں یہ مرقوم ہے - سید شاہ عبد القادر بن سید لطیف محمد

بن سید پیر محمد بن عزیز محمد بن سید نور محمد بن سید رکن الدین بن سید عبد القادر بن سید
عبد النبی بن سید امین الدین بن شاہ محمد بن جمال الدین بن سید حسین صادق بن محمد عزیز
بن سید محمد بن سید محمد ہمت اللہ بن سید محمد عرشی بن سید محمد قرشی بن سید سمیع اللہ
بن سید امین الدین بن سید حسن محمد بن کریم الدین بن سیف الدین عبد الوہاب بن
حضرت غوث الاعظم قدس سرہ - آپ مشاہیر سادات کرام و مشائخین عظام سے ہیں -
بلند رتبہ صاحب کشف و کرامات عالی مقامات تھے - آپ نظام شاہی کی سلطنت میں
دکن کی طرف تشریف لائے - نظام شاہ والی احمد نگر آپکا معتقد تھا - اور کہتے ہیں کہ آپکی
دعا سے بیجا نگر پر فتح پائی نظام شاہ نے اپنی لڑکی کے ساتھ عقد نکاح آپکا کر دیا - اب تک
اُسی شاہزادی کی اولاد چلی آتی ہے - اور چند گاؤں جاگیر اور انعام آپکو دیئے - آپ نے
تنک بھدر اندی کے کنارے سکونت کی تھی - اسلئے قادری گڑھ سے مشہور ہے - وفات آپکی
سلخ رجب مزار آپکا کدر دگڑھ میں ہے - اور اولاد آپکی موضع نکندہ میں ندی کے کنارے پر
سکونت رکھتی ہے - موضع کورد کونہ دغیرہ جاگیر ہیں - الحال اولاد میں آپکی سید محمد غوث
قادری ہیں - اُنکا نسب یہ ہے سید محمد غوث بن سید مرتضیٰ بن سید محی الدین بن سید محمد
بن سید شاہ مصطفےٰ بن سید تاج محمد بن سید حسین بن میراں سید عبد القادر صاحب گڑھ نکندہ قدس سرہٗ

حضرت مولوی سید محمد علی مدظلہ العالی

کتاب جلد ثانی ملفوظ فضل رحمانی میں یہ مرقوم ہے - مولوی سید محمد علی بن سید عبد العلی
بن سید غوث علی شاہ بن سید راحت علی بن سید امان علی بن شاہ نور محمد بن شاہ محمد بن
شاہ عاشق محمد بن حاجی محمد شاہ بن بندگی بن عشق اللہ بن شاہ قطب الدین بن شاہ
ابو بکر چرم پوش بن شاہ بہاء الحق مخدوم حبیب اللہ ملتانی بن سید یوسف بن سید
جمال الحق بن سید ابراہیم بن سید راجی حامد بن سید موسیٰ احمد شبلی بن سید علی بن سید محمد
بن سید حسن بن سید ابو صالح بن سید نا عبد الرزاق بن سید نا عبد القادر جیلانی قدس اسرارہم
آپ مشاہیر علمائے ہندوستان سے ہیں - آپکے والد کا نام مولانا سید عبد العلی صاحب ہے +

مولانا احمد علی صاحب محدث مولانا لطیف اللہ صاحب علی گڑھی اور مولانا آل احمد صاحب پھلواری سے جمیع علوم تحصیل کرکے مولانا شاہ محمد فضل رحمن مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ سے فیض باطنی اخذ کیا۔ تردید نصاریٰ میں آپنے بہت کتابیں لکھی ہیں خصائل حمیدہ و فضائل پسندیدہ سے آپ متصف ہیں۔ حق تعالیٰ آپکی ذات بابرکات کو تادیر سلامت باکرامت رکھے اور آپ حضرت قطب الہند فخر زماں مولانا شاہ فضل رحمن قدس سرہ گنج مرادآبادی کے خلیفہ ارشد ہیں ۰

حضرت سید عبد النبی قدس سرہ

یہ بزرگ سادات عظام سے ہیں جب آپ ملک کوکن میں تشریف لائے بہت آدمیوں کو آپکی ذات سے فیض ظاہری و باطنی حاصل ہوا۔ شیدی ابراہیم خاں نواب جزیرہ نے آپکو قطعات زمین عنایت کئے اور راجہ انگرہ نے ایک موضع بنام گھوڑا متصل چیول آپکو نذر دیا کتاب بستان نصایح آپکی تصانیف سے ہے کشف و کرامات آپ سے بہت سرزد ہوئے۔ نسب نامہ آپکا یہہ ہے۔ سید عبد النبی بن سید عبد اللہ بن سید محمد بن سید عبد الرشید بن سید محمود بن سید شریف بن سید حیات بن سید حسین بن سید علی بن سید احمد بن سید صالح بن سید طٰہٰ بن سید یٰسین بن سید نورالدین بن سید جمال الدین بن سید زین الدین بن سید ابی النصر شمس الدین بن سید عبد الرزاق بن سیدنا حضرت غوث الاعظم قدس سرہ۔ وفات آپکی ۸۔ ربیع الثانی ۱۲۵۹ھ میں واقع ہوئی۔ اور مزار آپکا موضع تُرل ملک کوکن میں ہے۔ اُنکی اولاد میں سید حسین پیرزادہ ہیں۔ جنکا نسب یہ ہے۔ سید حسین بن سید علی بن سید عبد النبی قدس سرہ

سید محمد حافظ بہادر سورتی

نسب نامہ آپکا یہ ہے سید محمد حافظ بہادر بن سید محمد عبد الرزاق بن سید ابراہیم بن سید شرف الدین بن سید محی الدین بن سید نور الدین بن ظہیر الدین بن سید علاؤ الدین بن سید شمس الدین بن سید یحییٰ بن ابی النصر محمد بن شیخ نصر قاضی القضات بن سیدنا ابوبکر عبد الرزاق بن حضرت غوث الاعظم قدس اسرارہم + آپ اوچھ ملک سندھ میں تولد ہوئے اور وہیں

نشو و نما پائی۔ بعد تکمیل علوم ظاہری کے سورت میں آکر سکونت اختیار کی اور ہدایت خلائق میں مشغول ہوئے۔ ۷۔ ربیع الاول سنہ ۱۱۵۲ھ ہجری میں وفات پائی سورت میں مدفون ہیں ٭

(منقول از گلدستہ صلحائے سورت)

سیّد فتح نور سورتی

نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ سید فتح نور بن سید عبد الرحیم بن سید صالح بن سید عبد الرحیم بن سید نور الدین بن سید درویش بن سید حسام الدین بن سید نور الدین بن زین الدین بن سید شرف الدین بن سید منصور بن سید عبد السلام بن سید ولی الدین بن سید شمس الدین بن سید محمد بن سید محمد مبارک بن سید عبد العزیز بن سیدنا غوث اعظم قدس سرہم آپ شاہیر اولیائے کرام سے ہیں۔ ملک پنجاب سے سورت میں آکر قیام فرمایا اور ہزارہا کو فیض پہنچایا سنہ ۱۱۲ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔ اور سورت میں آسودہ ہیں ٭ (منقول از تذکرہ سورت)

سید عبد الرحیم قادری

نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے۔ سید عبد الرحیم بن سید خلیل بن سید عبد الرحیم بن سید ناصر بن سید حسین بن سید عبد القادر بن سید عبد الرزاق بن سید محمود بن سید فتح اللہ بن سید محمود بن سید علی بن سید رجب بن سید علی بن سید احمد بن سیدنا ابو بکر عبد الرزاق بن حضرت غوث الاعظم قدس اسرارہم۔ یہ بزرگ بڑے صاحب کشف و کرامات تھے۔ خرقہ خلافت قادریہ کو سید صالح قادری سے اخذ کیا عنفوان جوانی میں ہندوستان آکر بلدہ سورت میں سکونت کی اور علم ارشاد و ہدایت کو بلند کیا ہزارہا لوگ آپکے فیوضات ظاہری و باطنی سے فیضیاب ہوئے۔ ۶ جمادی الاول سنہ ۱۲۴۱ھ ہجری میں رحلت فرمائی سورت میں مدفون ہیں۔ انکے فرزند چار تھے۔ سید عمر۔ سید عبد القادر متوفی سنہ ۱۲ھ ہجری۔ سید عبد الرزاق متوفی سنہ ۱۲ھ سید علی متوفی سنہ ۱۳ھ۔ سید عبد القادر کے فرزند سید عبد الرحیم عرف سید و میاں بحال حیات ہیں۔

(تذکرہ صلحائے سورت)

حضرت پیراں سید غلام محی الدین قدس سرہ

نسب نامہ آپکا حدیقۃ الاولیاء میں اس طرح لکھا ہے ۔ میراں سید غلام محی الدین بن سید محمد طاہر بن سید عبد الستار بن سید محمد شاکر بن سید محمد آدم بغدادی بن سید اسمعیل بن سید یعقوب بن سید موسیٰ بن سید صوفی بن سید بہاء الدین بن سید اسمعیل ثانی بن سید عبد اللہ بن سید غوث محمد اوچی بن سید شمس الدین بن سید علی بن سید مسعود بن سید احمد بن سید صوفی بن سید نصر بن سید سیف اللہ عبد الوہاب بن سیدنا عبد القادر جیلانی قدس اللہ اسرارہم ۔ آپ مشاہیر اولیائے کاملین و علمائے متقین سے ہیں ۔ امراء و مشائخین کے پاس معزز و ممتاز رہے ہزاروں آپکے مرید تھے سنہ ... ہجری میں انتقال کیا اور مقام ہزاروی میں آپکا مزار ہے ۔ (حدیقۃ الاولیاء)

شیخ علی مخدوم جلال ہجویری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ ہے ۔ شیخ علی مخدوم مشہور بہ داتا گنج بخش بن سید عثمان بن سید علی بن سید عبد الرحمن بن سید شجاع بن سید ابو الحسن بن سید حسین اصغر بن سید زید شہید بن سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہم آپ قدمائے اولیائے کاملین سے ہیں عالم کامل عارف باللہ تھے جامع علوم ظاہر و باطنی صاحب تصرفات و کرامات تھے ۔ شیخ ابو الفضل بن حسن جنیدی سے خرقہ خلافت حاصل کیا پیر نے آپکو واسطے ترویج اسلام کے ہندوستان کی جانب بھیجا ۔ آپکی ذات سے ہزاروں مسلمان ہوئے اور لاہور میں آکر سکونت اختیار کی ۔ ہنگامہ فضیلت و مشیخت کو گرم کیا ہزارہا لوگ دور دور سے آپکی خدمت میں آتے اور فیض پاتے تھے سنہ ... ہجری میں رحلت فرمائی اور لاہور میں مدفون ہیں ۔ (حدیقۃ اولیاء)

بیان اولاد حضرت سیدنا امام حسین شہید دشت کربلا رضی اللہ عنہ

روز سہ شنبہ چوتھی شعبان سنہ ۴ ہجری میں تولد ہوئے ۔ آپ امام سیوم ائمہ اہل بیت سے ہیں ۔ جور و ستم ستمگاران بیحیا کے واقع کربلا میں دسویں محرم روز جمعہ وقت ظہر سنہ ۶۱ ہجری میں شہادت سے فائز ہوئے ۔ اور کربلا میں آسودہ ہیں ۔ سوائے حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے اور کسی صاحبزادے سے آپکی اولاد باقی نہ رہی ۔ سب معرکہ کربلا میں

والد بزرگ کے ہمراہ درجۂ شہادت سے فائز ہوئے - تاریخ رحلت

قرۃ العین مصطفےٰ و بتول	گلشن روضہ فروع و اصول
ثمرۂ شجرہ علی اوے	ہادی مسلک خفی و جلی
جمعہ و عاشر محرم بود	کہ سوے خلد امام نقل نمود
سورۂ فاتحہ تمام بخوان	بعد ازاں ہر دو حرف مقطع آں
بے شک و ریب بنگری دو گواہ	بہر سال شہادت آں شاہ
سال نقلش بگفت غمگینے	ہر دیں را بدید بے دینے
مرقد او بہ کربلا آمد	ہر دو عالم برو فدا آمد

بیان اولاد حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

آپ امام چہارم ائمہ اہلبیت سے ہیں - سید مظلوم و امام مرحوم زین عباد و شمع اوتاد نام آپکا علی اور کنیت آپکی ابو محمد و ابو القاسم و ابو الحسن ہے - اور لقب آپکا زین العابدین زکی و امین و سجاد ہے - آپ حضرت اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی شہادت کے وقت دو برس کے تھے - اور کربلا کے واقعہ کے زمانہ میں آپ ۲۳ سال کے تھے آپ حضرت سیدنا امام حسین شہید دشت کربلا کے فرزند ارجمند ہیں - والدہ آپ کی شہر بانو بنت یزدجرد بن شہریار بن شیرویہ بن خسرو بن پرویز بن نوشیرواں عادل کسریٰ تھیں ولادت آپکی نویں شعبان روز دو شنبہ ۳۸ھ ہجری میں مدینہ طیبہ کے درمیان واقع ہوئی اور اٹھارھویں محرم ۹۴ھ ہجری میں آپنے دنیائے فانی سے رحلت فرمائی عمر آپکی اٹھاون برس کی تھی اور جنت البقیع میں مدفون ہیں - آپکے صاحبزادے گیارہ ہیں حضرت امام باقر جنکی والدہ فاطمہ بنت حسن تھیں - حضرت عمر - حضرت عبد اللہ باہر - حضرت عبید اللہ - حضرت حسن - حضرت حسین اصغر - حضرت زید شہید - حضرت علی اوسط رضی اللہ عنہم -

تاریخ رحلت

آں امام زمانہ زین عباد - مثل او نادرِ زمانہ نزاد

قدوۂ دودمان مرتضوی	زبدہ خانداں مصطفوی
بہر دہم از مہر محرم بود	شب شنبہ امام نقل نمود
زیب دیں بود گفت ہاتف غیب	سال ترحیل آں شہ بے عیب
رحمت حق نثار آں شاہ است	در بقیعہ مزار آں شاہ است

حضرت میر سید ابوالعلا اکبر آبادی قدس سرہ

حضرت زبدۃ المشائخین شاہ عطاحسین صاحب ابوالعلائی سلمہ ربہ نے آپکا نسب نامہ کتاب کنز الانساب میں یہ تحریر کیا ہے - حضرت میر سید ابوالعلا اکبر آبادی بن سید ابوالوفا بن سید عبدالسلام بن سید عبدالملک بن سید عبدالباسط بن امیر تقی الدین کرمانی بن میر شہاب الدین محمود بن سید عماد الدین امیر حاج بن سید علی بن سید نظام الدین بن سید شرف الدین بن سید عزیز الدین بن سید شرف الدین بن سید مجتبیٰ بن سید جیلانی بن سید یحیی بن سید بادشاہ بن سید حسن بن سید حسین بن سید محمد بن سید علی بن سید عبداللہ بن سید حسین بن سید اسماعیل بن سید محمد بن سید عبداللہ باہر بن سیدنا حضرت امام زین العابدین بن علی رضی اللہ عنہم - آپ ۹۹۰ھ ہجری میں تولد ہوئے - قصبہ نارتلہ میں ولادت پائی جو دہلی سے ایک منزل ہے - جد آپکے امیر عبدالسلام اکبر بادشاہ کے زمان سلطنت میں ہندوستان آئے اور قصبہ فتح پور میں رہے - اکبر بادشاہ کے پاس بڑا درجہ پایا - اور اکبر بادشاہ آپکے شرف ملاقات سے ہمیشہ محظوظ ہوتا تھا - امیر ابوالعلا بعد وفات والد کے مولانا خواجہ محمد فیض بن ابوالفیض کی خدمت میں علم ظاہری کو سیکھا - جب خواجہ نے وفات پائی - آپکو منصب صدی عنایت ہوا - غرض آپنے چند روز کے بعد ترک دنیا کرکے اجمیر شریف پہونچے اور حضرت خواجہ خواجگان خواجہ بزرگ چشتی اجمیری سے روحانی فیض حاصل کیا اور وہاں سے اکبر آباد آکے اپنے عم و خسر امیر عبداللہ نقشبندی سے بیعت کی - اور بعد وفات اپنے عم کے مسند ارشاد پہ جلوس فرمایا اور صدہا لوگوں کو فیض پہونچایا - کشف وکرامات آپکی حجۃ العارفین میں حیات اللہ صراری نے بخوبی مفصلاً تحریر فرمایا ہے - آپکی ذات فیض آیات سے ہند کی زمین گویا روشن ہے -

وفات آپکی نویں صفر ۱۰۶۱ سنہ ہجری کو واقع ہوئی اور مزار آپکا اکبر آباد میں ہے۔ قطعہ تاریخ رحلت

آنکہ او بادل صفا بودہ	در جہاں پیر ابو العلا بودہ
ثمرہ القلب احمد مختار	قرۃ العین خواجۂ اصرار
ذات او بود مظہر عرفان	قلزم فیض و معدن احسان
صبح سہ شنبہ و نہم ز صفر	بود کاں قطب وقت کرد سفر
گفت سال وصال او مظہر	بو العلا مہر جنت اکبر
روضۂ او باکبر آباد است	جائے فیض و مقام ارشاد است

حضرت مولانا سید محمد وارث رسولنما قدس سرہ

نسب نامہ آپکا کتاب تذکرۃ الکرام مصنفہ مولوی محمد ابو الحیات صاحب میں یہ مرقوم ہے۔
حضرت سید محمد وارث رسولنما بن سید عنایت اللہ بن سید حبیب اللہ بن سید عبد الرقیب
بن سید سالم بن سید لاڈلے بن سید محمد معروف بن سید سلونے بن سید سعید اللہ بن سید
خدا بخش شہید بن سید یحییٰ بن سید قطب الدین بن سید امیر مسعود ملک السادات بن سید
جلال الدین بن سید عبد الوحید بن سید عبد الحمید بن سید حسن بن سید سلیمان بن سید زید شہید
بن سید احمد زاہد بن سید حمزہ بن سید ابو علی بن سید عمر بن سید محمد توختہ بن سید عارف جلیل
بن سید احمد توختہ بن سید علی اکنگی بن سید حسین ثانی بن سید محمد مدنی بن سید حسن جمیص
معروف بہ شاہ ناصر ترمذی بن سید موسیٰ جمیص بن سید علی سجاد بن سید حسین اصغر بن
سیدنا امام علی زین العابدین رضی اللہ عنہم + آپ بڑے عارف باللہ عالم کامل مشاہیر مشائخین
متاخرین سے تھے ولادت آپکی ۱۰۸۹ سنہ ہجری میں واقع ہوئی۔ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ
کے عہد سلطنت میں آپکے والد قاضی سید عنایت اللہ شہر بنارس کے قاضی مقرر ہوئے۔
بعد وفات پانے والد ماجد کے آپ درس و تدریس کے درمیان مشغول رہے۔ وطن قدیم
آپکا بلدہ غازی پور ہے۔ نو برس کی عمر میں آپنے حضرت سید رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ
سے اشتغال کی اجازت حاصل کی۔ غرض آپ ہمیشہ مریدین کی تعلیم و تربیت میں

مشغول رہتے اور فیض ظاہری و باطنی کا پہونچاتے تھے - گیارھویں ربیع الثانی سنہ ۱۱۹۶ ہجری کو رحلت فرمائی اور بنارس میں محلہ تیلیہ نالہ میں آپکا مزار ہے ✦

حضرت امیر کبیر سید السادات سید علی ہمدانی قدس سرہ صاحب کشمیر

کتاب خزینۃ الاصفیا میں سلسلہ جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے - امیر کبیر سید علی بن سید شہاب الدین بن سید محمد بن سید علی بن سید یوسف بن سید شرف بن سید محب اللہ بن سید محمد ثانی بن سید جعفر بن سید عبداللہ بن سید محمد بن سید حسن بن سید حسین بن سید جعفر بن سید الحجر بن سید عبداللہ زاہد بن حسین اصغر بن سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہم -

آپ مشاہیر سادات کرام اور علمائے عظام سے ہیں سنہ ۷۸۱ ہجری میں کشمیر میں تشریف لائے - چنانچہ سید محمد قادری نے آپکے قدوم میں یہ شعر لکھا ہے - اشعار

میر سید علی شہ ہمداں	سیر اقلیم سبعہ کرد نکو
شد مشرف ز مقدمش کشمیر	اہل آں شہر را ہدایت چو
سال تاریخ مقدم او را	یابی از مقدم شریف او

نفحات الانس میں لکھا ہے کہ آپ علوم ظاہری و باطنی میں جامع تھے - تصانیف آپ کی اسرار النقط - شرح اسماء اللہ - شرح نصوص - اوراد فتحیہ وغیرہ مشہور ہے - آپ مرید شیخ الدین محمد بن عبداللہ مزدقانی کے ہیں - آپنے سلسلہ ہمدانیہ میں بڑی شہرت پائی آپنے بموجب حکم اپنے پیر کے ربع مسکوں کی سیر و سیاحت کی اور ہر ایک بزرگ سے نعمت باطنی کو اخذ کیا - چنانچہ کتابوں میں لکھا ہے - کہ آپنے تین سو ساٹھ بزرگوں سے فیض حاصل کیا سید اشرف جہانگیر سمنانی نے بھی آپ سے فیض اخذ کیا ہے بلکہ آپکے ہمراہ سیر و سیاحت میں شریک رہے - کہتے ہیں کہ امیر تیمور صاحب قران بادشاہ سے آپ کسی سبب سے آزردہ ہوئے ملک کشمیر کی طرف جاکر وہاں سکونت اختیار کی اور برکت سے آپکے قدوم کی وہاں اسلام نے رونق پکڑی - آپنے وہاں خانقاہ بنوائی ہمیشہ تلقین و ترویج اسلام میں مصروف رہے پھر وہاں سے حج بیت اللہ کو تشریف لیگئے اور تاریخ چھٹی ذی الحجہ سنہ ۷۸۶ھ

سلطان قطب الدین کے عہد سلطنت میں رحلت فرما ہوئے۔ مزار آپکا ختلان توابع بدخشان میں ہے۔ تاریخ رحلت

ہمدانی است سید ہمداں	اسم سامی او علی ہمداں
خانقاہش بخطۂ کشمیر	فیض بخشد بہر صغیر وکبیر
مرقدش در ولایت ختلان	فیض نامے دہد بہ پیر وجوان
شد رقم سال نقل آں والا	قطب عالی جناب اعلی

نسب نامہ۔ حضرت شاہ ولایت علی۔ اسلام پوری

اس بزرگ کے خاندان میں سید شاہ ولایت علی ابو العلائی اسلام پوری کا نسب نامہ ہاتھ آیا ہے۔ چنانچہ ذیل میں مرقوم ہے۔

سید شاہ ولایت علی بن سید کریم بخش بن سید میر علی بن سید علی بن سید حسن علی بن سید محمد افضل بن سید رفیع الدین بن سید ولی اللہ بن سید اعظم بن سید نصیر الدین بن سید راجی محمد بن سید عبد اللہ بن سید اشرف بن سید اسحاق بن سید صدر الدین بن سید بدر الدین بن سید شمس الدین سبز پوش بن سید علاء الدین بن سید محمد ہمدانی بن سیدنا امیر کبیر سید علی ہمدانی قدس اسرارہم +

حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ شبیر خدا بیجاپوری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ ہے خواجہ امین الدین اعلیٰ بن شاہ برہان الدین جانم بن شاہ میرانجی شمس العشاق بن حاجی شریف دوام الدین بن سید علی بن سید محمد بن سید حسین بن سید داؤد بن سید زین بن سید احمد بن سید حمزہ بن سید سیف اللہ بن سید ابو الحسن بن سید اسد اللہ بن سید ابو الحسین بن سید عبد اللہ المظلوم امام زید شہید بن سیدنا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہم۔ آپ مشاہیر اولیائے کرام اور سادات عظام سے ہیں۔ مرید و خلیفہ اپنے والد ماجد کے ہیں۔ اور خواجہ عطاء اللہ سے بھی خرقۂ خلافت باطنیہ کو اخذ کیا۔ مسند کے سجادہ پر جلوس فرماکر ہزارہا لوگوں کو فیض پہونچایا۔ خلفاء آپکے مدراس اور دکن میں بہت ہیں۔

وفات آپکی ۲۴ رمضان ۱۰۶۱ سنہ ہجری میں واقع ہوئی اور مزار آپکا بیجاپور میں ہے +
نسب نامہ - الحال اولاد میں آپکی سید اسد اللہ حسینی سجادہ نشین ہیں معاش و انعام کثیر بادشاہوں سے جاری ہے - نسب نامہ اُنکا یہ ہے - سید اسد اللہ بن سید امین الدین بن سید محمد بن سید امین الدین ثانی بن سید حسین بن سید برہان الدین بن سید علی پیر پودا بن بابا شاہ حسینی بن خواجہ امین الدین علی شیر خدا بیجاپوری قدس اسرارہم (منقول از روضۃ الاولیا)

حضرت شاہ حمزہ حسینی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا مجمع الانساب میں یہ مرقوم ہے - شاہ حمزہ حسینی بیجاپوری بن سید حافظ بن سید یوسف بن سید شمس الدین بن سید احمد بن سید محمد بن سید محمود بن سید محمد بن سید حمزہ بن سید احمد بن سید محمد بن سید حسین بن سید علی بن سید اسمعیل بن سید علی اطہر بن سید حسین بن سید یحیی بن سید حسین بن سید احمد - بن سید عمر بن سید یحیی بن سید حسن بن سیدنا امام زید الشہید المظلوم بن سیدنا امام علی زین العابدین قدس اسرارہم - آپ مشاہیر اولیائے کاملین و مشائخین متصرفین سے ہیں - مخدوم عصر صاحب کشف و کرامات عالی مقامات تھے - ۱ ماہ شعبان ۹۴۴ سنہ ہجری میں راہگرائے عالم بقا ہوئے بیجاپور میں آسودہ ہیں - اولاد آپکی بیجاپور - رائچور - حیدرآباد - پوری کرنجگی میں رہتی ہے +

مخدوم سید شاہ یحیی علی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ - مخدوم سید شاہ یحیی علی بن سید مظفر علی بن سید محمد احسن بن سید وجہ الدین بولن بن سید حسن زید بن سید قطب الدین نگھوی بن سید قاسم بن سید عالم بن سید سعد بن سید قطب الدین اولیا نگیری بن سید محمد اولیا بن سید علاء الدین بن سید خوندمیر بن سید ناصر ہانسوی بن سید فیض اللہ بن سید معز الدین بن سید علی جاجنیری بن سید ابو الفتح بن سید محمد فراش بن سید ابو الفرح الواسطی بن سید داؤد بن سید عیسی بن سید ابو الحسن زید بن سید حسن بن سید محمد اکرم بن سید منصور بن سید عمر بن سید یحیی بن سید حسین بن

امام زید شہید بن سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہم * یہ بزرگ مشاہیر مشائخین عالیہ سے ہیں۔ مشہور شاہ مظہر ولی کے نام سے ہیں۔ مخدوم شاہ حسن علی سے فیض یافتہ ہیں سلسلہ قادریہ ابوالعلائیہ منعمہ میں خرقہ خلافت آپکو ملا ہے۔ دسویں ذیقعدہ ۱۲۶۴ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور صفی پور میں مدفون ہیں *

حضرت سید احمد توختہ ترمذی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا حدیقۃ الاولیاء میں یہ مرقوم ہے سید احمد بن سید علی بن سید حسین ثانی بن سید حسین محمد مدنی بن سید شاہ ناصر بن سید موسیٰ بن سید علی بن امام علی اصغر بن سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہم * آپ مشاہیر اولیائے کاملین سے ہیں۔ ترمذ آپکا وطن ہے واسطے ترویج دین واسلام ہندوستان کی جانب آئے۔ اور لوگوں کی ہدایت میں مصروف ہوئے ہزارہا لوگ آپکی ذات پاک سے فائض ہوئے ولایت وکرامت موروثی رکھتے تھے ۶۰۲ھ میں رحلت فرمائی۔ مزار آپکا لاہور میں مشہور ہے * (حدیقۃ الاولیاء)

حضرت خواجہ شمنا میراں قدس سرہ صاحب مرح

نام آپکا سید خواجہ میراں شمس الدین چشتی ہے۔ نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے۔ سید شمس الدین میراں بن سید محمد میراں بن سید عبدالملک میراں بن سید تاج الدین میراں بن سید صدر الدین بن سید مختار الدین محمد بن سید احمد بن سید ابوالقاسم بن میراں سید ابوبکر بن سید احمد بن سید محمد بن سید حسین بن سید اسمٰعیل بن سید علی اطہر بن سید حسین بن سید یحییٰ بن سید حسین بن سید احمد بن سید عمر بن سید یحییٰ بن سید حسین اشرف بن زید الشہید المظلوم بن سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہم * آپ مشاہیر سادات کرام اور کبرائے اولیائے عالیدرجات سے ہیں۔ مولانا سید زین الدین دولت آبادی خلیفہ حضرت برہان الدین چشتی کے خلفائے کبار سے ہیں۔ کہتے ہیں کہ خواجہ شمنا میراں حسینی بیدر کے درمیان کافروں کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ ۲۱۔ ماہ رجب ۷۹۶ھ ہجری میں

جام شہادت نوش فرمایا- اور چرچ مرتضی آباد ملک دکن میں آپکا مزار ہے۔ (منقول از تاریخ الاولیا جلد ثانی)

حضرت سید علاؤ الدین جیوری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ علاؤالدین بن علی جیوری بن سید کمال الدین بن جمال الدین بن سید احمد بن سید محمد بن سید حسین بن سید اسمعیل بن سید علی اطہر بن سید حسن بن سید یحییٰ بن سید حسین بن سید احمد بن سید عمر بن سید یحییٰ بن سید حسین الدومعہ بن سیدنا امام زید الشہید المظلوم بن امام زین العابدین رضی اللہ عنہ- آپ اولیائے متصرفین اور کملائے عارفین دکن سے ہیں- صاحب کشف و کرامات تھے- مولانا گنج العلوم بیجاپوری آپکے مرید و خلیفہ ہیں- ۲۸- شعبان ۷۳۴ھ میں وفات پائی- اور دولتاباد میں آپکا مزار ہے۔

نسب نامہ سید شاہ برکت اللہ مارہروی قدس سرہ

کتاب آثار احمدی میں سلسلہ آپکا یہ مرقوم ہے- سید برکت اللہ بن سید اویس بن سید عبدالجلیل بن سید عبدالواحد بن سید ابراہیم بن سید قطب الدین بن سید ماہرو شہید بن سید شاہ بڑا بن سید کمال بن سید حسین بن سید نصر بن سید قاسم بن سید حسین بن سید عمر بن سید محمد صغری جد سادات بلگرام بن سید علی بن سید ابوالفرح ثانی بن سید الفراس بن سید ابوالفرح الواسطی جد اعلےٰ سادات واسطی زیدی بن سید داؤد بن سید حسین بن سید یحییٰ بن سید زید سویم بن سید عمر بن سید زید دوم بن سید علی عراقی بن سید حسین بن سید علی بن سید محمد بن سید عیسیٰ بن سید زید شہید جد قبائل سادات زیدیہ بن حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہم- سید محمد صغری رحمۃ اللہ علیہ جد سادات بلگرام سے ہیں- اپنے وہاں اسلام کو رونق بخشی ۶۴۵ھ میں انتقال فرمایا- وہیں آسودہ ہیں- سید شاہ برکت اللہ قدس سرہ مارہروی اسی بزرگ کی اولاد میں ہیں ۱۰۷۰ ہجری میں تولد ہوئے- بڑے عارف باللہ مشاہیر مشائخین متقدمین سے ہیں میر غلام علی آزاد بلگرامی نے آپکی رحلت کی یہ تاریخ لکھی ہے- تاریخ رحلت

سید کامل روشن دل صاحب برکات	رفت ازیں عالم با حضرت حق یافت وصال
کرد آزاد رقم سال وفاتش بدو طور	یوم عاشورہ ہزار و صد و ہم چہل دو سال

مزار آپکا مارہرہ میں ہے - آپکے فرزند سید شاہ آل محمد قدس سرہ ۱۱۱۱ھ ہجری میں تولد ہوئے بڑے بزرگ عارف باللہ تھے زہد و تقوی میں مشہور روزگار مریدوں کی تربیت میں آپ اکسیر کی خاصیت رکھتے تھے جو کوئی آپکی خدمت میں جاتا زنگ و کدورت اُسکے دل سے ایک صحبت میں محو ہو جاتا اور قلب اُسکا ذاکر ہو جاتا تھا ۱۱۶۴ھ ہجری میں اپنے انتقال فرمایا - مزار آپکا مارہرہ میں ہے - آپکے فرزند سید شاہ حمزہ مارہروی قدس سرہ ہیں - اپنے جد امجد کے تربیت میں رہکر برکات و فیوضات حاصل کئے - والد کی رحلت کے بعد آپ نے مسند مشیخت پر جلوس فرمایا و تلقین و ہدایت و تعلیم و تربیت خلق میں مشغول رہے ۱۱۹۸ھ ہجری میں وفات پائی - اور مارہرہ میں مدفون ہیں - آپکے فرزند سید شاہ آل احمد مارہروی قدس سرہ - آپ کبرائے مشائخین کرام سے ہیں - کسب و کمالات صوری و معنوی اپنے والد ماجد کی خدمت میں حاصل کیا ہمیشہ اذکار و اشغال و مجاہدات وغیرہ میں مصروف رہتے - بعد وفات والد کے خرقہ فقر کا پہنکر سجادۂ موروثی پر اجلاس فرمایا ہزاروں بندگان خدا آپکی خدمت میں آتے اور اپنے اپنے مطالب دلخواہ پر کامیاب ہوتے تھے - ۱۲۳۵ھ ہجری میں انتقال فرمایا اور وہیں مدفون ہیں بعد وفات آپکے حضرت شاہ آل رسول قدس سرہ بن سید آل برکات برادر زادہ حقیقی و خلیفہ آپکے تھے - سجادہ نشین ہوئے - و تا حیات اپنے امور ہدایت و تلقین و ارشاد میں مصروف رہے ۱۲۹۶ھ ہجری کو انتقال فرمایا - اور وہیں مدفون ہیں - آپکے پسر کلاں سید ظہور حسن کے فرزند سید شاہ ابو الحسین سجادہ نشین یعنی سید ابو الحسن فرزند سید ظہور الحسین کے انتظام امورات خانقاہ وغیرہ میں تعلق رکھتے ہیں - فی الحال ذات بابرکات سید شاہ ابو الحسین صاحب مد ظلہ کی مارہرہ شریف میں فیضرساں طالبان خدا ہے حق سبحانہ تعالے تا دیر گاہ ہمیشہ فیض عام جاری رکھے ۔ (منقول از صحائف مطبوعہ الہ آباد)

حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہ صاحب گلبرگہ

مولانا شاہ محی الدین صاحب بیجاپوری مرحوم نے کتاب مجمع الانساب میں یہ لکھا ہے حضرت سید محمد حسینی المشہور خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بن سید یوسف عرف شاہ راجو قتال مدفن خلد آباد روضہ بن سید علی بن سید محمد بن سید یوسف بن سید حسین بن سید محمد بن سید علی بن سید حمزہ بن سید داؤد بن سید ابی الحسن زید المجندی بن ابی عبد اللہ الحسین الشدان بن ابی المنصور محمد اکبر بن سید عمر بن سید یحیٰی بن سید حسین بن زید الشہید بن سیدنا حضرت امام زین العابدین قدس اسرارہم * آپ مشاہیر اولیائے کرام و علمائے عظام ملک دکن سے ہیں۔ آپ حضرت قطب العارفین شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کے خلفائے کاملین سے ہیں صاحب توحید وعرفان عارف باللہ بزرگ وقت عالم اور شیخ واصل بحق تھے بحر المعانی و شرح مشارق الانوار فی الحدیث وغیرہ کتابیں آپکی تصانیف سے یادگار ہیں۔ عمر آپکی دراز تھی۔ ابتدائے سلطنت تغلقیہ سے زمان سلطنت سلطان بہلول لودھی تک آپ حیات تھے۔ اجداد کرام آپکے مکہ معظمہ سے تشریف لائے اور دہلی میں قیام کیا۔ اور سرہند میں مدفون ہیں اور والد ماجد آپکے شاہ راجو قتال چشتی قدس سرہ جو عارف باللہ تھے خلد آباد عرف روضہ میں قریب اورنگ آباد دکن کے آسودہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ بسبب حادثہ مغل کے دکن کی جانب آئے سلطان فیروز شاہ بہمنی کے عہد سلطنت ۸۰۰ھ میں گلبرگہ آئے اور بہت کچھ اعزاز پایا بادشاہ نے آپکے لئے جاگیرات وغیرہ انعام دیا غرض حضرت خواجہ بندہ نواز کی ذات بابرکات نے ملک دکن میں ایسا فیض پہونچایا کہ سیکڑوں خلفا ہوئے اور آپ سے فیوضات ظاہری و باطنی حاصل کیا تمام ملک دکن آپکے فیض سے مملو ہے کسی بزرگ نے آپکی شان میں یہ تحریر کیا ہے ہر کو مرید سید گیسو دراز شد۔ واللہ خلاف نیست کہ او عشقباز شد۔ آپنے ۸۲۵ھ ہجری میں قبل از وفات سلطان بہلول شاہ لودھی کے رحلت فرمائی اور احسن آباد گلبرگہ میں آسودہ ہیں۔ سلطان ابراہیم قطب شاہ و سلطان علاؤ الدین نے آپکے گنبد مبارک کی تعمیر کی ہے۔ قطعہ رحلت

آنکہ سید محمدش نام است	ہمگاں پیر خاص ہم عام است
عالمے را کشید از چہ آز	برسن ہائے گیسواں دراز

شاہباز بلند پرواز است — آشیانش بذروۂ راز است
ماہ ذیقعد بود شانز دہم — کہ شدہ سیدے بچرخ نہم
سال نقلش کہ ہیچ بوی سفت — نقل مخدوم دین و دنیا گفت
مرقد عالیش بملک دکن — ہست چون در بقیعہ قبر حسن

آپکی اولاد میں ایک بزرگ صاحب کمال سید حسین نامی اوایل حال میں سلطان ابراہیم قطب شاہ کے پاس عہدہ امیر العسکری پر مامور تھے اور سلطان عبد اللہ قطب شاہ کے عہد سلطنت میں عہدہ ہفت ہزاری وہ ہزاری پر منصوب رہے سکتے ہیں کہ سلطان ابراہیم قطب شاہ نے اپنی لڑکی کو ۱۴ جمادی الثانی ۹۷۹ھ میں آپکے عقد نکاح میں دیا تھا - اور حضرت سید حسین قدس سرہ نے اپنی لڑکی مساۃ مانک بی بی کو حضرت سید شاہ صادق حسینی سرمست قدس سرہ کے عقد نکاح میں دیا ہے - نسب نامہ حضرت حسین ولی کا سلکلات النبوت میں یہ تحریر ہے سید حسین شاہ ولی بن سید صفی بن شاہ اسد اللہ بن شاہ عسکر اسد بن سید شاہ صفی کلاں بن سید محمد اکبر بن سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اسرارہم ۱۴ جمادی الثانی ۹۹۰ھ ہجری کو واقع ہوئی اور مدفن آپکا عقب قلعہ گولکنڈہ عرف محمد آباد میں زیارتگاہ عالم ہے -

دوسرا نسب نامہ - حضرت سید علی صاحب پیرزادہ مرحوم کا جو بمبئی میں سکونت رکھتے تھے اور راقم کے حال پر نظر الطاف فرماتے تھے یہ مرقوم ہے - سید علی بن سید عبد القادر بن سید حسین بن سید یعقوب بن سید مخدوم بن سید شاہ چندا حسینی بن سید علی جہاں گیر بن سید مصطفٰے ابن سید مرتضیٰ بن سید زین الدین بن سید اسد اللہ بن سید شاہ سفیر اللہ ثانی بن سید اسد اللہ بن سید عسکر اللہ بن سید سفیر اللہ بن سید محمد اصغر بن سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اسرارہم - الحال اس بزرگ کے خلف رشید سید محمود طال اللہ عمرہ بمبئی میں سکونت پذیر ہیں *

تیسرا نسب نامہ - حضرت شاہ راجی قدس سرہ - تاریخ گلزار آصفیہ میں یہ مرقوم ہے حضرت شاہ ولی اللہ عرف شاہ راجی بن شاہ برہان الدین بن شاہ بندگی حسینی بن شاہ ولی اللہ بن شاہ گیسو دراز ثانی بن شاہ حسن بن سید قبول اللہ حسینی بن سید اصغر حسینی

بن خواجہ بندہ نواز گیسو دراز سید محمد حسینی قدس سرہ - آپ کبرائے مشائخین دکن سے ہیں -
نعمت چشتیہ اپنے جد بزرگوار سے اور نعمت قادریہ حضرت شاہ جمال البحر سے حاصل کیا -
۱۶ - محرم کو سر حدار کاٹ میں آپنے رحلت فرمائی - جوہری کوچہ بلدہ حیدرآباد میں مدفون ہیں
آپکے تین فرزند تھے - شاہ درویش - شاہ محی الدین - شاہ فقیر ٭ (از گلزار آصفیہ)

چوتھا نسب نامہ - سید شاہ راجو حیدرآبادی قدس سرہ - نسب نامہ آپکا یہ ہے - سید شاہ راجو حسینی بن سید اسد اللہ بن سید صفی اللہ بن سید راجو بیجاپوری برادر خورد حسین شاہ ولی - حسینی قدس سرہ سید راجو بیجاپوری مشاہیر اولیاء اللہ سے ہیں - علی عادل شاہ کے وقت بیجاپور میں تشریف لائے بادشاہ وقت آپکا مرید ہوا - اور آپکے لئے انعام مقرر کیا - انکی اولاد میں سید شاہ راجو حیدرآباد میں سلطان عبداللہ قطب شاہ کے عہد حکومت میں حیدرآباد تشریف لائے اور بڑا اعزاز پایا - ابوالحسن تانا شاہ آپکا مرید ہے - مرقد آپ کا حیدرآباد دکن میں ہے ٭ (از گلزار آصفیہ)

حضرت سید شاہ چندا حسینی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا سید محی الدین قادری بیجاپوری مرحوم نے کتاب مجمع الانساب میں یہ تحریر کیا ہے سید جلال الدین عرف شاہ چندا حسینی بن سید علی بن سید خضر بن سید محمد بن سید احمد بن سید یحیی بن سید زید بن سید حسین بن سید سراج الدین بن سید شرف الدین بن سید زین الدین بن سید ابوالحسین بن سید عبداللہ بن سید محمد بن سید عمر اسرار الدین بن سید یحیی بن سید حسین الدمع بن سید ابوالحسین بن سید حسین اصغر بن سید علی اصغر بن سید زید الشہید المظلوم بن سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہم - آپ کبرائے مشایخ کرام اور اولیائے عالیمقام سے ہیں - آپکی بزرگی و عظمت ملک دکن میں مشہور ہے صاحب تصرفات ظاہری و باطنی تھے - رسالہ جلال نامہ ملفوظ کسی مرید نے آپکے حالات میں لکھا ہے - یوسف عادل شاہ بادشاہ بیجاپور آپکا مرید تھا - اور بادشاہان عادلشاہیہ نے آپکے لیے جاگیرات وغیرہ انعام مقرر کئے ہیں - آپکے مرشد کا نام مخدوم شیخ عارف بن ضیا چشتی ہے

مشائخین عصر کے درمیان آپ بڑے عالی منزلت تھے۔ دسویں شعبان ۹۰۸ھ ہجری میں وفات پائی اور قصبہ گوگی میں مدفون ہیں۔ اور سلطان اسماعیل عادل شاہ اور یوسف عادلشاہ و ابراہیم عادلشاہ سلاطین بیجاپور کی قبریں آپکے پائنداز میں ہیں۔ (تاریخ خورشید جاہی)

حضرت میراں سید شاہ بھیک چشتی قدس سرہ صاحب گھرام

حافظ محمد حسین مراد آبادی نے کتاب انوار العارفین میں سلسلہ جدید آپکا یہ تحریر کیا ہے سید محمد سعید عرف میراں سید شاہ بھیک چشتی بن سید یوسف ترمذی بن سید قطب الدین سید عبدالواحد بن سید احمد بن سید محمد سعید بن شاہ نظام الدین بن سید عزیز الدین بن سید تاج الدین بن سید عز الدین بن شاہ عثمان بن سید سلیمان کفا رکش بن سید مخدوم سالار لشکر بن سید احمد زاہد بن سید حمزہ بن سید ابا بکر علی بن سید عمر علی بن سید محمد بن سید احمد بن سید علی زہیر کاکی بن سید حسین ثانی بن سید محمد مدنی بن سید ناصر ترمذی بن سید یوسف محیص بن سید حسین اصغر بن سید علی اوسط بن سیدنا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہم آباد اجداد اس بزرگ کے گھرام شریف میں جو مضافات سرہند سے ہے سکونت پذیر تھے۔ والد آپکے کافروں کی جنگ میں شہید ہوئے۔ آپنے علم ظاہری کو بزرگان عصر سے حاصل کیا پندرہ برس کی عمر میں حضرت شاہ قاسم درویش کے پاس موضع ملوی میں رہے اور ایک برس کامل اُنکی خدمت میں رہکر نعمت اور فیض باطنی سے سرفراز ہوئے۔ پھر حضرت شاہ ابو المعالی قدس سرہ کی خدمت میں انبٹھی پہونچے اور اُن سے نعمت باطنی حاصل کرکے گھرام شریف کو تشریف لائے اور جامع علوم و خدمت کو نوش فرماکر ریاضت اور یاد حق میں مشغول ہوئے۔ کرامات و خوارق عادات آپ سے بہت ظاہر ہوئے۔ چنانچہ حالات آپکے کتاب جلد سیوم تاریخ الاولیاء میں مرقوم ہیں۔ سید لطف اللہ جالندھری فوائد الفواد میں ارقام کرتے ہیں کہ آپ کے خلفائے کاملین سے مشہور یہ ہیں شاہ محمد باقر فرزند حضرت شاہ ابو المعالی انبٹھوی سید فاضل شاہ اورنگ سید محمد سالم ترمذی۔ روز دوشنبہ ۵ رمضان ۱۱۳۱ھ ہجری میں رحلت فرماکے عالم جاودانی ہوئے

قصبہ کہرام میں آسودہ ہیں۔ (از ریاض العارفین)

حضرت پیر سید خلیل اللہ بُت شکن قدس سرہ صاحب بیدر۔ دکن

نسب نامہ آپکا کتاب مجمع الانساب میں یہ تحریر ہے۔ پیر سید خلیل اللہ بت شکن بن سید نور اللہ بن سید شاہ نعمت اللہ بن سید عبداللہ بن سید محمد بن سید کمال الدین کاشانی بن سید ابو ہاشم داؤد بن سید ابو احمد قاسم بن سید ابو حاتم عبداللہ بن سید طاہر بن سید یحیی نسابہ بن سید حسین المیسری بن سید ابی محمد جعفر الحجہ بن سید عبداللہ اعرج بن سید حسین اصغر بن حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہم۔ آپ مشاہیر کبرائے اولیائے متصرفین سے ہیں۔ آپکا خطاب سلطان المشائخ ہے۔ آپ خلف ارشد سید نور اللہ کے ہیں۔ تاریخ فرشتہ میں مرقوم ہے کہ جب سلطان احمد شاہ بہمنی بسبب خوف و ہراس سلطان فیروز شاہ کے آوارہ اور پریشان پھرتا تھا۔ ایک خواب دیکھا کہ ایک فقیر تاج دوازدہ ترکی ہاتھ میں لئے ہوئے آیا ہے۔ اور کہہ رہا ہے کہ سلطنت تجھے مبارک ہو نعمت اللہ ولی نے یہ تاج تجھکو بھیجا ہے اور مژدہ سلطنت کا تجھکو دیا ہے۔ جب سلطان موصوف نے فتح پائی اور تخت دکن پر کامروا ہوا۔ حضرت خواجہ بندہ نواز حسینی سے بہت کچھ اعتقاد رکھتا تھا۔ ملک بدار میں سلطان مذکور تین برس تک رہا۔ اسی عرصہ میں خواجہ بندہ نواز نے رحلت فرمائی۔ سلطان یہ خبر سنکر بہت رنجیدہ خاطر ہوا۔ کہ اب ایسا مرشد کامل ہمکو کہاں ملیگا۔ مقرب درگاہ سلطان نے عرض کی کہ ان دنوں میں سید نعمت اللہ ولی کرمانی کرمان میں بڑے ولی کامل ہیں۔ طلب کیا جائے۔ جب اُنکی خدمت میں بادشاہ نے تشریف آوری کی درخواست بھیجی۔ آپ بذات خود تو نہ آسکے۔ مگر تاج دوازدہ ترکی ملا قطب الدین کے حوالہ کیا۔ اور کہا یہ امانت سلطان احمد شاہ بہمنی کی ہے۔ انہیں پہنچادو غرض ملا مذکور چند روز کے بعد بادشاہ کے حضور میں آیا اور تاج دوازدہ ترکی مرسلہ شاہ نعمت اللہ کرمانی اور ایک خط جس میں خطاب اعظم السلاطین شہاب الدین احمد شاہ ولی بہمنی لکھا تھا بادشاہ کے ہاتھ میں دیا۔ بادشاہ نے بڑی تعظیم و آداب سے اُسکو لیا اور پڑھا

اور نہایت خوش ہوکر اسی سال ارسال ولد امجد کی التماس کی - چونکہ سوائے ایک فرزند سید شاہ نور اللہ کے آپکے دوسرا فرزند نہ تھا جدائی کو انکی شاق جانکر سید خلیل اللہ بن شاہ نور اللہ کو روانہ دکن کیا جب وہ آکر کنارہ پر باصری ندی کے ٹھیرے - بادشاہ مع جمیع شاہزادگان اور امرا استقبال کو آپکے گئے اور انکو بصد اعزاز و تکریم بیدر میں لایا - اور جہاں کہ آپ سے ملاقات ہوئی تھی - وہاں ایک قریہ آباد کرکے ایک مسجد بنوائی اور نعمت آباد اسکا نام رکھا اور سید خلیل اللہ کو اپنی لڑکی بیاہ دی - اور بعد رحلت سید نعمت اللہ ولی کے ۸۳۴ھ ہجری میں وفات پائی - شاہ نور اللہ بھی ہمراہ مخدوم زادہ اپنے شاہ حبیب اللہ کے اور شاہ حبیب اللہ ثانی کے وارد دکن ہوئے - عجیب اتفاق ہوئی کہ اسی روز شاہ سید خلیل اللہ نے انتقال فرمایا بادشاہ بنابر تجہیز و تکفین کے باہر شہر کے آیا - اور شاہ نور اللہ کو بڑی عزت و حرمت سے ہمراہ اپنے شہر میں لایا - اور انکا مرید ہوا - شاہ حبیب اللہ کو اپنی دامادی میں قبول کرلیا اور حبیب اللہ کو دامادی سے شاہزادہ علاء الدین کے مختص فرمایا - اور چاہا کہ جاگیر واسطے صرف شاہ نور اللہ کے مقرر کرے - آپنے قبول نہ کیا - مگر چند قطعات زمین قصبہ سُرم میں انعام دیئے ہیں - زمینداری وہاں کی اب تک تصرف میں آپکی اولاد کے ہے وفات آپکی ۲۹ رجب ۸۵۲ھ ہجری میں واقع ہوئی - اور سلطان علاء الدین نے زر کثیر سے آپکے مرقد عالی کو تعمیر کیا روضہ آپکا بیدر ملک دکن میں مشہور و معروف ہے + (از خورشید جاہی)

حضرت سید شاہ جلال الدین عبد اللہ الحسینی الصفوی قدس سرہ صاحب بیجاپور

نسب نامہ آپکا مجمع الانساب میں حضرت سید شاہ محی الدین قادری بیجاپوری نے یہ لکھا ہے - سید شاہ جلال الدین عبد اللہ الحسینی ابن سید احمد بن سید زین الدین بن سید شہاب الدین بن سید جلال الدین بن سید قطب الدین بن سید جلال الدین بن سید قطب الدین بن سید جلال الدین بن سید قطب الدین بن سید معین الدین بن سید ہادی بن سید محمد بن سید حسن بن سید ابو الفتح بن سید حسان بن سید حسن المعیوف بن سید ادریس بن سید حسن بن سید عبد اللہ بن سید موسی بن سید عباس بن سید علی بن سید ابی عبد اللہ بن

سید حسین المظفر بن سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہم + آپ بڑے بزرگ سادات کرام و مشائخین اوذی الاحترام بلدہ دارالظفر بیجاپور سے ہیں - آپکے جد ششم سید قطب الدین محمد بڑے عالم ربانی تھے - حضرت حافظ شمس الدین شیرازی قدس سرہ نے آپ سے خرقہ خلافت فقر کو حاصل کیا تھا چنانچہ آپ روضہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو تشریف لے گئے جب آپنے السلام علیکم یا جدی روضہ منورہ پر جاکر فرمایا اندرون روضہ سے آواز آئی وعلیک السلام یا ولدی - چنانچہ اس مضمون کو حضرت غیب اللسان قدس سرہ نے اشعار مدحیہ سید قطب الدین محمد قدس سرہ کے تحریر کیا ہے - ابیات

صفوی سیدی و معتمدی	قطب دیں المہیمن الصمدی
الذی قال فیہ ذو السندی	وعلیک السلام یا ولدی
مصطفےٰ احترام او فرمود	خلد رضوان مقام او فرمود
در جواب سلام او فرمود	وعلیک السلام یا ولدی
آنکہ را لطف از خدا آید	مرضی طبع مصطفےٰ آید
در جوابش چنیں ندا آید	وعلیک السلام یا ولدی
حافظ از جاں غلام ایشان ہست	خطبۂ دیں بنام ایشان است
دیں ہدایت بنام ایشان ہست	وعلیک السلام یا ولدی

ملفوظ جلالیہ میں تحریر ہے کہ آپ شاہ اسمٰعیل صفوی بادشاہ کے نبیرہ اور خواہرزادہ سلطان طہماسپ کے ہیں اور شاہ اسمٰعیل صفوی سید السادات حضرت صفی الدین اردبیلی کے نبیرہ ہیں اس لئے صفوی مشہور ہیں اور تمام ملک ایران پر حکومت کرتے تھے - چنانچہ سلسلہ انکا یہ ہے سلطان شاہ اسمٰعیل صفوی بن سلطان حیدر بن سلطان جنید بن سلطان صدر الدین بن سید خواجہ علی بن سید صدر الدین موسیٰ بن سید صفی الدین ابواسحاق اردبیلی بن سید امین الدین بن سید صالح بن سید قطب الدین بن سید صلاح الدین رشید بن سید محمد حافظ بن سید عوض الخواص بن سید فیروز بن سید محمد بن سید شرف بن سید محمد بن سید حسن بن سید محمد بن سید ابراہیم بن سید جعفر بن سید محمد

بن سید اسماعیل بن سید محمد بن سید ابو محمد قاسم بن سید ابوالقاسم حمزہ بن حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم۔ غرض حضرت سید جلال الدین صفوی اپنے خالو سلطان طہماسپ کے عہد سلطنت میں شہر تبریز سے بیجاپور دکن کی جانب علی عادلشاہ بادشاہ دکن کے عہد سلطنت میں تشریف لائے۔ بادشاہ و اعیان شہر نے آپکی بڑی قدر کی اور انعام کثیر آپکے اخراجات خانقاہ کے لئے مقرر کیا تھا۔ آپکی ذات فیض آیات سے ملک دکن میں اسلام نے بڑی رونق پائی۔ آپکی اولاد میں سید مصطفےٰ حسینی پیرزادہ شہر پونہ میں سکونت رکھتے ہیں۔ سنہ وفات حضرت سید جلال الدین صفوی کی معلوم نہیں مزار آپ کا بیجاپور میں ہے ✤ (از روضۃ الاولیاء)

حضرت سید حسن جیو قدس سرہ صاحب سورت

سلسلہ آپکا مولوی عبدالحکیم سورتی نے سیر الاولیا میں یہ لکھا ہے۔ حضرت سید حسن جیو بن سید فتح اللہ بن سید عبد الغنی بن سید نعمت اللہ بن سید محمد بن سید شمس الدین بن سید برہان الدین بن سید مبارک بن سید علی بن سید رضی الدین بن سید مجتبیٰ بن سید سیف الدین بن سید قیس بن سید احنف بن سید محمد بن سید قاسم بن سید علی بن بن سید عمر اشرف بن حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہم۔ آپ سادات صحیح النسب و مشاہیر مشائخین متصرفین سورت سے ہیں۔ آپ مرید و خلیفہ سلطان الواصلین حضرت سید محمد عیدروس کے تھے اور فیوضات کاملہ شطاریہ حضرت عین العرفا شاہ عیسیٰ جند اللہ برہانپوری خلیفہ شاہ لشکر محمد عارف باللہ شطاری قدس سرہ سے اخذ کئے اور حقایق و معارف توحید و اشغال و اذکار میں یگانۂ آفاق ہوئے اور حضرت مولانا محمد بن شاہ فضل اللہ برہانپوری سے فیض بزرگوں کا جو امانت تھا حاصل کیا آپ صاحب تصانیف ہیں علم ظاہری میں بھی آپ کو کمال تھا اور سید محمد غوث گوالیری اور شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی نے اُن سے فیض باطنی اخذ کیا ہے۔ شہر سورت میں اکثر اسلام کی رونق آپکی ذات مبارک سے ہوئی ہے۔ پانچویں ذیقعدہ ۱۰۶۰ھ ہجری میں انتقال فرمایا اور شہر سورت میں آپکا

مزار پر انوار ہے ✤ (از سیر الاولیاء)

بیان اولاد حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

آپ حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے فرزند اور امام پنجم ایمہ اہلبیت سے ہیں روز جمعہ تیرھویں صفر ۵۷ھ ہجری میں آپ تولد ہوئے عمر آپکی معرکہ کربلا کے وقت میں ۳ برس کی تھی نام آپکا ابو جعفر محمد لقب باقر ہے - آپ بڑے فقیہہ و محدث تھے ۱۱۴ھ ہجری میں چودھویں صفر کو زہر سے شہادت پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے - صاحبزادے آپکے چھ ہیں - حضرت سیدنا امام جعفر صادق - حضرت سید محمد مثنیٰ المشہور عبید اللہ حضرت سید علی اصغر - حضرت سید عبد اللہ الحسین حضرت سید حسن ملقب ابراہیم - حضرت سید زید الفتاح رضی اللہ عنہم

تاریخ رحلت

آں امامے کہ باقرش نام است	ہادی خاص و مرشد عام است
عمدۂ خاندان سادات است	صاحب خارق وکرامات است
ہفت ذیحجہ و دوشنبہ بود	کہ سوے عدن شاہ عزم نمود
سال شنقار آں شہ دوراں	ہاتف غیب گفت باز جناں
در بقیعہ مزار او زفضا است	بر مزارش ہمیشہ فیض خدا است

حضرت سید ابو الفرح الواسطی قدس سرہ جد سادات بارہ

سلسلۂ جدیہ آپکا رسالہ سلسلۃ السادات میں یہ مرقوم ہے - سید ابو الفرح الواسطی بن سید علی بن سید محمد بن سید عیسیٰ بن سید عبد الملک بن سید اسحاق بن سید طاہر بن سید عبد اللہ بن سید قاسم بن سید لیٰسین بن سید احمد بن سید محمد کریم بن سید زید الفتاح بن سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہم - یہ بڑے متقدمین سادات کرام سے ہیں - زاہد - عابد - عارف باللہ تھے - سادات بارہ آپکی اولاد میں ہیں ✤

فائدہ - از پیسہ اخبار لاہور مطبوعہ ۲ - فروری ۱۹۰۱ء مرقومہ سید مظفر علی رئیس جانسٹھ

ضلع مظفرنگر۔ سادات بارہ کے مورث اعلی سید ابوالفرح الواسطی نسل حضرت زید الشہید ابن سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ انکی اولاد ضلع مظفرنگر میں آباد ہے۔ اور سید ابوالفرح کے دوسرے فرزند کی اولاد بلگرام ضلع فرخ آباد میں ہے۔ سادات بارہ اور سادات بلگرام ایک جدی ہیں سید ابوالفرح سلطان محمود غزنوی کے پاس عہدہ امیر لشکری پر ممتاز تھے۔ اور تمام معرکوں اور جنگ وجدال میں شریک رہے اسلئے سلطان نے انکے کارناموں سے خوش ہوکر کلانور مع مضافات آپکو انعام دیا۔ موضع تہن پور۔ چھت بنور موضع کنڈلی میں آپکی اولاد رہتی ہے۔ اور راجہ سنبھل سادات کی کوشش سے مغلوب ہوا۔ اسکا ملک سادات کو عطا ہوا۔ سادات نے یہاں بھی سکونت کی جو اب بارہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور سادات بارہ چند بستیوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ جو ضلع مظفرنگر میں واقع ہے۔ زمانہ سلطنت مغلیہ میں سادات بارہ کو ایسا رسوخ ہوگیا تھا۔ کہ جا بجا انہیں کی امداد سے کارنمایاں زبان زد خلایق ہیں۔ اور سلطنت میں معزز وممتاز تھے

(از پیسہ اخبار لاہور)

انکی اولاد میں ایک بزرگ کا نسب نامہ ہاتھ آیا ہے جو ذیل میں درج ہے۔ **نسب نامہ**

سید شاہ یحییٰ علی بن مظفر علی بن سید احسن بن سید وجہ الدین بن سید حسن بن سید قطب الدین بن سید قاسم بن سید عالم بن سید مسعود بن سید علاؤالدین بن سید محمد ناصر ہانسوی۔ بن سید فیض اللہ بن سید معزالدین بن سید علی ظہیر جاجنیری بن سید ابو الفتح بن سید ابوالفوارس بن سید ابوالفرح الواسطی قدس اسرارہم ۔ (کنزالانساب)

حضرت میر سید محمد کالپوی قدس سرہ

سلسلۂ جدیہ آپکا کتاب کیفیت العارفین میں اس طرح مرقوم ہے۔ میر سید محمد کالپوی بن سید جمال الدین بن سید علاؤالدین بن سید تاج الدین بن سید اسمعیل بن سید محمد اسحاق بن سید داؤد بن سید محمد یعقوب بن سید محمد یوسف بن سید عبداللہ ثانی بن سید حسین بن سید ابوالقاسم بن سید محمد ابراہیم بن سید اسمعیل اعلی بن سید حسین اعلی بن سید علی رضا بن سید محمد جعفر بن سید محمد محسن بن سید ہاشم بن امام عبداللہ بن سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہم۔ آپ مشاہیر

کبرائے اولیائے متصرفین سے ہیں - ہادی شریعت و طریقت تھے - آپنے خرقہ خلافت چشتیہ
کو حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلی سے حاصل کیا - شہر کالپی اور اطراف میں اُس کے
آپکی ذات سے انوار اسلام کے لامع و درخشاں ہوئے - پہلی شہر رمضان ۸۶۲ھ ہجری میں
رحلت فرمائی اور کالپی میں مدفون ہیں * نسب نامہ - اس بزرگ کی اولاد میں حضرت
عمدۃ المشائخین سید عبد الرزاق عرف سید عطا حسین صاحب ابو العلائی سلمہ ربہ صاحب گنج
ملک گیا میں حیات ہیں مریدوں کی تعلیم و تربیت میں مصروف رہتے ہیں - بزرگ وقت
اور ہندوستان میں فرد و مستثنیٰ ہیں - حق سبحانہ تعالیٰ انکو تا دیر گاہ مریدوں کے سر پر قایم و دایم
رکھے - میرے والد ماجد مفتی سید عبد الفتاح المشہور بہ مولوی سید اشرف علی وجدِّ بزرگ سید
عبد اللہ حسینی رحمۃ اللہ علیہ راقم نے آپ سے خرقہ خلافت ابو العلائیہ کو ۱۲۹۶ھ ہجری
شہر بمبئی میں اخذ کیا ہے اور انکے مریدین وغیرہ شہر بمبئی و ناسک وغیرہ میں بہت ہیں
سلسلۂ جدیہ آپکا یہ ہے سید عبد الرزاق ابو العلائی بن سید شاہ سلطان احمد بن سید شاہ
غلام حسین بن سید شاہ ولی اللہ بن سید محمد امین بن سید محمد ناصر حسین بن سید حسین
ثانی بن سید اولیا بن میر سید صدر جہاں بن میر سید قطب الدین احمد بن میر سید تقی الدین
بن میر سید جلال الدین بن حضرت میر سید محمد کالپوی قدس اسرارہم - اس خاندان کا حال
مفصل کتاب کیفیت العارفین میں مرقوم ہے ؀

حضرت سید محمد سالم ترمذی قدس سرہ

انوار العارفین میں حضرت حافظ محمد حسین سلمہ نے سلسلۂ جدیہ آپکا یہ تحریر کیا ہے - سید
محمد سالم ترمذی بن سید محمد رضا بن سید ابو محمد بن سید فتح اللہ بن سید عبد الفتاح بن سید
عبد الجلیل بن سید عابد بن سید محمد حسین بن سید ابو سعید بن سید محمد عارف بن سید
امیر بڈھ بن سید محمود بن سید محمد بن سید احمد بن سید سعید بن سید صلاح الدین بن سید
جعفر بن سید جمال الدین بن سید عیسیٰ بن سید موسیٰ بن سید حامد بن سید محمد بن سید حسن
بن سید شہاب الدین بن سید موسیٰ بن سید جعفر بن امام عبد اللہ بن سیدنا امام محمد باقر

رضی اللہ عنہم - آپ مشاہیر اولیائے کبار سے ہیں - مخدوم سید شاہ میراں بھیک چشتی صاحب کہرام شریف کے مرید و خلیفہ تھے - بڑے بزرگ صاحب زہد و تقویٰ ہیں - کہتے ہیں کہ بارہ برس آپ ریاضت و عبادت کے درمیان کسی صحرا میں پوشیدہ رہے - آپکے خلفائے گرامی سے سید محمد اعظم و حاجی محمد حیات آہنگر ہیں - آپنے ۱۱۷۵ھ ہجری میں وفات پائی - مزار آپ کا قصبہ رودپٹر میں ہے - "تاریخ رحلت"

سید نیک ذات و پاک نہاد — از امورات دنیوی آزاد
عابد و زاہد و خجستہ جناب — عارف و کامل و سیادت مآب
بود ہفتاد و یازدہ صد و پنج — رخت بربست زین سرائے سپنج
مرقد پاک او ز دل بنگر — ہست مشہور قصبہ رودپٹر

(انوار اعظمی)

حضرت سید حاجی ہود چشتی قدس سرہ صاحب پیران پٹن گجرات

سلسلہ جدیہ آپکا رسالہ مقبول الاولیا میں یہ تحریر ہے - حضرت حاجی ہود چشتی بن میر سید عوان الملقب عبید اللہ الصیوحی بن سلطان سید زہیر بن سلطان سید فردہ بن سلطان سید حمزہ بن سلطان سید صفیان بن سلطان ربیعہ بن سلطان سید جلال الدین محمد بن میر طلحہ بن سلطان سید سداد بن سلطان سید سلیم بن عبید اللہ بن حضرت سید نا امام محمد باقر رضی اللہ عنہم - رسالہ خنفوریہ میں آپکا حال یہ لکھا ہے - آپ راجہ رائے کرن کے زمانہ میں دو سو مرید و فقراء کے ساتھ بشارت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ترویج دین اسلام کے شہر نہروالہ عرف پیران پٹن ملک گجرات میں تشریف لائے - اور اُس راجہ کے خاص بتخانہ کے سامنے کہ ایک میدان وسیع تھا فروکش ہوئے - جب وقت نماز آیا موذن نے اذان دی - آپ مع رفقا نماز میں مشغول ہوئے - یکایک ایک شیر درندہ جو اُس بتخانہ میں تھا - اور بیگانہ شخص کو وہاں آنے سے مانع ہوتا باہر نکل آیا اور آپکی جانب قصد کیا - یکایک عالم غیب سے ایک شیر اُسکے مقابل پیدا ہوا - اور اُسکو ہلاک کر ڈالا جب راجہ کو یہ خبر پہونچی اُس نے فوج جرار آپکے گرفتار کرنے کے لئے بھجوائی جسکی طرف آپ آنکھ اُٹھا کر دیکھتے وہ اُسی وقت مشرف باسلام ہو جاتا - جب ہزاروں

آدمی ایک روز میں مسلمان ہوگئے راجہ گھبرایا شب بیقراری سے گذاری اثنائے خواب میں راجہ کو بھی کسی نے پلنگ پر سے زمین پر دے مارا۔ صبحکو راجہ مع رفقاو امرار خدمت میں آپ کی بکمال اعتقاد حاضر ہوا۔ اور اسلام قبول کیا۔ اور اُس تبخانہ کو مسجد بنا دیا۔ چنانچہ کرنا مسجد آجتک مشہور ہے۔ اور اُس راجہ رائے کرن نے سنہ ۸۲۵ ہجری میں وفات پائی اور اُسی مسجد کے صحن میں مدفون ہے۔ آپکی ذات بابرکات سے اسلام نے اس شہر اور اُسکے اطراف میں خوب رونق پائی ہے۔ ایتلاف قلوب کی تاثیر آپکی نگاہ میں ایسی خدا نے دی تھی کہ جو دشمن خونخوار سفاک آپکے حضور میں قتل کرنے کے ارادے سے آتا۔ آپکو دیکھتے ہی دوست اور تابع بنجاتا گویا شمشیر شاہان اسلام سے زیادہ کارگر آپکی تیغ ابرو کا اشارہ تھا۔ وفات آپکی بقول صاحب رسالہ خنفور یہ پندرھویں رجب سنہ ۸۳۶ ہجری میں واقع ہوئی قبر آپکی پیران پٹن گجرات میں ہے۔ آپکا مذہب حنفی تھا۔ اسلئے تمام ملک گجرات و کاٹھیاوار حنفی المذہب ہے ایک قطعہ تاریخ مصنفہ سید حاجی حسین نہروالہ کا جس میں آپکی تشریف آوری اور وفات کی تاریخ مندرج ہے۔ واسطے ملاحظہ ناظرین کے ذیل میں درج ہے۔

تاریخ وفات

المدد یا قطب اقطاب دو عالم شاہ ہود	شاہ شاہاں ماہ دوراں پیر عالم شاہ ہود
قرۃ العین محمد جلدۂ کبد البتول۔	ابن عثمان الحسینی صدر عالم شاہ ہود
آنکہ او را شد بشارت از امام مرسلاں	رفتہ او خوش در مدینہ نصر عالم شاہ ہود
بعد ازاں از حکم احمد سوئے ہندوستان شد	دین النصرت براوہ نور عالم شاہ ہود
دید چوں راجہ کرن آں شاہ را شد معتقد	از دل و جاں شد مسلماں صدر عالم شاہ ہود
سال تاریخش بلوح الشمس گفتہ ہاتفی	شد اقامت در ہمانجا بار عالم شاہ ہود
مہ رجب شد پانزدہ و یکصد و عشرین عمر	رفتہ زیں دار فنا ابرار عالم شاہ ہود
سال رحلت عشق ایسد مرقدش شد پٹن	جنت الماوی مقامش شد ز عالم شاہ ہود

(از تذکرہ بزرگان گجرات)

حضرت سید شاہ عنایت اللہ مجدّدی قدس سرہ صاحب بالاپور اکولہ

شجرہ جدیہ آپکا مشکوۃ النبوت میں یوں مرقوم ہے۔ سید عنایت اللہ بن سید محمد بن سید اللہ داد

بن سید موسیٰ بن سید ظہیر الدین خجندی سے مگر چند واسطے سے زید الفتاح بن حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہم کو پہنچتا ہے - آپ مشاہیر علمائے کاملین اور کبرائے مشائخین متصرفین دکن سے ہیں - اپنے زمانہ میں شیخ الوقت تھے - سید ظہیر الدین خجندی توران سے بسبب حوادث و تکالیف زمانہ اپنے سید موسیٰ فرزند کے ہمراہ احمد آباد میں تشریف لائے - چندے اقامت کی چنانچہ سید موسیٰ کے ہاں سید الہ داد وہیں پیدا ہوئے - پھر سید الہ داد کے فرزند سید محمد نے ہندوستان میں آکر برہانپور میں سکونت کی - سید شاہ عنایت اللہ وہیں تولد ہوئے - جب علم ظاہری سے فراغ حاصل کیا والد نے آپکے شیخ ابو المظفر برہانپوری جو خلیفہ کامل حضرت خواجہ محمد معصوم بن حضرت مجدد الف ثانی کے تھے - انکی خدمت میں حاضر کیا - غرض چند روز میں اشغال و اذکار و ریاضات شاقہ سے فیض وافر حاصل کیا اور ان سے خرقۂ خلافت فقر کو اخذ کرکے بحکم مرشد خجستہ بنیاد آئے اور مخلوق کی ہدایت میں مشغول ہوئے - اور وہاں سے بالاپور آکر سکونت اختیار کی - عالمگیر بادشاہ نے آپکے لئے جاگیریں عطا کی ہیں - روز پنجشنبہ ۲۵ صفر سنہ ۱۱۱۲ ہجری میں رحلت فرمائی اور بالاپور میں مدفون ہیں - **تاریخ رحلت** - مصنفہ سید غلام علی آزاد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ ؎

قبلہ اولیا امام ہدیٰ — آفتاب سپہر فضل و کرم
ثانی نقشبند فخر جہاں — بشگفتہ سید بنی آدم
نام پاکش عنایت اللہ است — ذات پاکش بروں ز وصف قلم
جد اعلاے او ز شہر خجند — سوئے ہند آمد و فشرد قدم
بعد ازاں در مقام بالاپور — آمد آں مرشد صنوف امم
گفت تاریخ رحلتش ہاتف — قطب اقطاب رفت زیں عالم
۱۱۱۲

نسب نامہ - اولاد میں اس بزرگ کی حضرت مولوی سید محمد معصوم صاحب مرحوم نقشبندی مجددی مشائخین متاخرین دکن میں مستثنیٰ تھے - اگرچہ راقم سے ملاقات جسمانی نہ تھی فقط رسل و رسائل کے ذریعہ سے ہمیشہ اتحاد قلبی ہو جاتا تھا سنہ ۱۲۹۹ ہجری میں انتقال فرمایا - اور بالاپور میں مدفون ہیں - انکے فرزند سید منتجب الدین عرف منتو میاں

طال اللہ عمرہ بالاپور میں اپنے بزرگوں کے سجادہ پر زینت بخش ہیں جنکا نسب نامہ یہ ہے
سید منتجب الدین بن مولوی سید محمد معصوم بن سید محمد خلیل اللہ بن سید محمد کلیم اللہ بن سید
مجدد الدین بن سید محمد محب اللہ بن حضرت سید شاہ عنایت اللہ مجددی بالاپوری قدس
اسرارہم ٭ (من خزانہ عامرہ)

حضرت سید عبد الملک مثنیٰ قدس سرہ صاحب ایلچپور

نسب نامہ آپکا یہ ہے سید عبد الملک مثنیٰ بن سید حسین بن سید حسن بن سید محمد بن سید عبد الملک
بن سید عبد اللہ بن سید قاسم بن سید علی اصغر بن حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہم
آپ عالم کامل صاحب شریعت اور غازی دین اسلام تھے ۳۹۲ ہجری کو شہر غزنی سے
حضرت شاہ عبد الرحمن غازی عرف شاہ دولہ رحمن کے ہمراہ ایلچپور آئے - جب یہاں اہل اسلام
نے کافروں پر فتح پائی - غیاث الدین تغلق کے عہد سلطنت میں عمادی الملک مشیر نے
مسجد جامع اور عیدگاہ ایلچپور میں تعمیر کروائی خدمت امامت مسجد و عیدگاہ آپکے سپرد ہوئی
آپکی ذات سے اسلام نے ملک برار میں اپنا قدم جمایا احکام شرع کے خوب جاری ہوئے
اور اکثر ملک برار کے اہل ہنود نے آپکی تلقین سے اسلام کو قبول کیا ہے - سنہ وفات
آپکا راقم کے ہاتھ نہ آیا - اس کتاب کے لکھنے کے وقت آپکی اولاد میں حضرت سید امجد حسین
صاحب خطیب سلمہ اللہ تعالیٰ ایلچپور میں حیات ہیں راقم کے والد ماجد سے ملاقات
ہے - ذات آپکی ملک برار میں بس غنیمت ہے - نسب نامہ - آپ کا یہ ہے -
سید امجد حسین خطیب بن حافظ سید اشرف بن سید محمد بن سید غلام حسین بن سید عبد الجبار
بن سید راجی بن سید محمد نعمت اللہ بن سید میراں بن حافظ سید عبد الجلیل بن سید
قمر الدین بن سید عبد الملک مثنیٰ قدس اسرارہم ٭ (تاریخ امجدی)

بیان اولاد حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

آپ امام ششم ایمہ اہلبیت سے ہیں - اور فرزند حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے ہیں

معتقد تھا علوم ظاہری و باطنی میں کامل اور عالم عامل تھے ۹۴۰ھ ہجری میں علم ارشاد و ہدایت
کا بلند کیا شیر خاں کی والدہ جو مرید آپکی تھی آپ سے اپنے حق میں بیٹے کی دعا چاہی برکت سے
آپکی دعا کی شیر خاں ہمایوں پر غالب آیا۔ شیر خاں کا شیر شاہ ہوا اور آخر عہد میں کسی سبب
سے فیما بین آپکے اور شیر شاہ کی رنجیدگی آئی۔ آپ جلا وطن ہو کر ملک گجرات کی طرف روانہ
ہوئے۔ مشہور ہے کہ اثنائے راہ میں فوج شاہی آپکی متعرض ہوئی جب قریب تھا کہ آپکو
زحمت اور تکلیف پہنچائیں۔ آپ آگے چل نکلے گجرات احمد آباد میں آکر آپنے صدہا کو
فیض باطنی پہونچایا۔ جب اکبر بادشاہ ہندوستان پر قابض ہوا پھر آپ گجرات سے گوالیار کی
جانب آئے۔ بادشاہ ۹۴۵ھ ہجری میں آپکا مرید ہوا۔ جواہر خمسہ معراج نامہ وغیرہ آپکی تصانیف
سے مشہور ہے ۱۴ رمضان ۹۷۰ھ ہجری میں رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے۔ اور گوالیار میں
آپکا مزار ہے۔ **تاریخ رحلت**

سید اولیاء محمد غوث ۔۔۔ سند الاتقیا محمد غوث
آنکہ از حق خطاب او شد غوث ۔۔۔ قطب دنیا و دین محمد غوث
اہل شطار را ازو رونق ۔۔۔ تا قیامت بلطف حضرت حق
کرد او را بلطف سبحانی ۔۔۔ تربیت روح غوث جیلانی
مرشد معینش بہمہ امداد ۔۔۔ ہست روح شہنشہ بغداد
رہنما شد بالتفات کمال ۔۔۔ جانب دعوت جلال و جمال
مرشد چاردہ سلاسل دست ۔۔۔ بہمہ راہ شیخ کامل اوست
اختر برج چرخ لم یزلی است ۔۔۔ گوہر درج قلزم ازلی است
جد عالی او بہ نیشاپور ۔۔۔ نعمت و فیض داد و رونق و نور
عمدۂ آل مرتضیٰ و بتول ۔۔۔ بود در دہر ذات او مقبول
از مہ صوم بود چار دہم ۔۔۔ کہ گذشت از زمانہ غوث امم
سال نقلش بتعمیہ رضواں ۔۔۔ غوث بے لوث زد رقم برخواں
مرقدش در گوالیار آمد ۔۔۔ دردو عالم خدایش یار آمد

ذات او بود محو ذات خدا	قدس بعد سرہ ابد

شطاریہ طریق کے بڑے بڑے اولیاء اللہ برہانپور تک خاندیس بیجاپور احمد آباد و ملک گجرات میں مشہور و معروف ہیں + ملفوظ بزرگان شطاریہ
نسب نامہ - اس بزرگ کی اولاد میں چند حضرات گوالیر اور بھوپال میں سکونت رکھتے ہیں سید فریدالدین نام
ایک بڑے رنگ صوفی صاحب کمال تھے، ۷ محرم ۱۲۸۹ھ ہجری میں انکا انتقال ہوا بھوپال میں مدفون ہیں + قطعہ تاریخ

مجمع فضل و کمالات فرید دوراں	ہادی اہل دلاں سید و طفور زماں
واقف نکتہ سربستہ جفر جامع	عالم و عامل اسرار حدیث و قرآن
معدن خلق اتم شاہ فریدالدین است	زیب سجادہ تقوی شہ اہل عرفاں
در محرم پس عاشورہ بروز ہفتم	ازجہاں کرد سفر سوے خیاباں جناں
فکر تاریخ رحلتش بدلم کرد حلول	مددے خواستم از رب معین یزداں
ہاتف غیب ندا داد لجباسس حزیں	رحمت داور دادار برو باد بخواں

نسب نامہ آپکا سید محمد غوث گوالیری کو اس طرح پہونچتا ہے - سید فریدالدین بن سید غفورالدین بن سید حمیدالدین بن سید وجیہہ الدین بن سید غلام علی اسد اللہ - بن سید جمال الدین بن سید دوست محمد بن سید محمد بن سید وجیہہ الدین بن سید عبداللہ بن سید محمد غوث گوالیری قدس اسرارہم - اب انکے فرزند سید سراج الحسن صاحب سلمہ بھوپال میں تشریف رکھتے ہیں + (منقول از نور چشم)

حضرت سخی سرور سلطان قدس سرہ صاحب کھری کوٹ

نسب نامہ آپکا کتاب تشریف الشرفا میں یہ مرقوم ہے - سید احمد مشہور بسخی سرور سلطان بن سید زین العابدین بن سید عمر بن سید عبداللطیف بن سید بہاؤالدین بن سید غیاث الدین بن سید صلاح الدین بن سید زین العابدین بن سید عیسیٰ بن سید صالح بن سید عبدالغنی بن سید جلیل بن سید خیرالدین بن سید ضیاءالدین بن سید داؤد بن سید عبدالجلیل رومی بن سید اسماعیل بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم آپ قدمائے مشائخین خطۂ ملتان سے ہیں - آپکے والد عرب سے بسبب کسی تفرقہ کے ہندوستان میں آئے اور مقام کھری کوٹ علاقہ ملتان میں مقیم ہوئے سخی سرور سلطان وہیں تولد ہوئے -

بعد وفات پانے والد کے آپکی ولایت کا شہرہ ہوا۔ اور لوگ خدمت میں حاضر ہونے لگے تو برادران خالہ زاد کو جنکے ساتھ بہ نصف گاؤں کے مالک تھے حسد پیدا ہوا اور طرح طرح کی ایذا دہی کے درپے ہوئے۔ اس واسطے حضرت نے وہاں سے ہجرت کی اور بغداد جاکر حضرت سیدنا غوث الاعظم اور شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی وغیرہ کئی بزرگوں سے فیض باطنی اخذ کیا اور پھر وہاں سے پنجاب میں تشریف لائے اور مقام دھونکل میں چندروز رہکر پھر کھرسی کوٹ کی جانب آئے۔ اور سکونت اختیار کی۔ خالہ زاد بھائیوں کو انکی بزرگی دیکھکر زیادہ حسد بڑھا۔ حضرت کو مع لواحقین ۵۶۶ھ ہجری میں شہید کیا۔ مزار آپ کا کھری کوٹ میں مشہور ہے۔ "تاریخ وفات"

سید و سرور سخی احمد	بود در ملک سروری والی
رفت چون از جہاں بخلد بریں	شد زمیں از وجود او خالی
سال تاریخ وصل آں سرور	گفت سرور کہ سرور عالی

(سرور عالی)

حضرت سید احمد اکبر آبادی قدس سرہ

سلسلہ جدیہ آپکا کتاب مخبر الواصلین میں یہ مرقوم ہے۔ سید احمد بن سید حسن بن سید قطب الدین بن سید عبداللہ بن سید میر محمود ترمذی بن سید حامد بن سید محمد بن سید میر احمد بن سید عصام الدین بن سید حسام الدین بن سید فقیہہ الدین بن سید وجیہہ الدین بن سید بوعلی بن سید محسن بن میر حسن بن سید حسین بن سید میر ابوالحسن بن سید ابوالخیر بن سید محی الدین بن سید جعفر بن سید ابراہیم بن سید علی بن سید محمد بن سید محمد اسمعیل بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم۔ یہ بزرگ بڑے عالم کامل صاحب ولایت تھے جد آپکی ترمذی اور مولد آپکا سیالکوٹ اور مسکن اکبر آباد تھا۔ آفتاب سپہر معرفت صاحب زہد و تقوی عارف باللہ تھے۔ آپکی ذات سے ہزارہا آدمیوں نے فیض ظاہری و باطنی پایا ہے ۲۵- ذی الحجہ ۱۰۶۲ ہجری میں آپنے رحلت فرمائی اور اکبر آباد میں مدفون ہیں۔ "تاریخ وفات"

بشنو از من ثنائے عمدۂ دیں | کہ مثالش نہ در زماں و زمیں
سرو بستان احمد مختار | گل گلزار حیدر کرار
دل پُر نور او بعلم و کمال | دست پُر فیض او بہ بِرّ و نوال
بست و پنجم زماہ ذی حجہ بود | کہ بیوم الخمیس نقل نمود
شد رقم سال نقل آں سید | آب و رونق بخلد از احمد
مرقد او باکبرآباد است | در جناں روحش از خدا شاد است

حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ صاحب کچھوچھہ

نسب نامہ آپکا کنز الانساب میں یہ تحریر ہے - سید سلطان اشرف جہانگیر بن سید شاہ ابراہیم بن سید عماد الدین نوربخش بن سید ظہیر الدین بن سید تاج الدین بن سید علی بن سید محمد بن سید کمال الدین بن سید مبارز الدین بن سید جمال الدین بن سید عبد اللہ بن سید حسین بن سید احمد بن سید حمزہ بن سید علی اکبر بن سید موسیٰ بن سید اسماعیل بن سید ابو الحسن محمد بن سید اسماعیل اعرج بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم - آپ مشاہیر سادات کرام و اولیائے عظام سے ہیں - والد آپکے سلطان ابراہیم سمنان کے بادشاہ تھے - کہتے ہیں کہ میر سید اشرف ولی مادر زاد ہفت سالہ میں آپنے قرآن کو حفظ کیا اور چودہ برس کی عمر میں جمیع علوم ظاہری کو سیکھا - جب والد نے آپکے وفات پائی ارکان دولت و سلطنت نے تخت سلطنت پر سمنان کے آپکو بٹھا دیا لیکن آپ دنیوی حشمت سے متنفر تھے - ایکبار خضر علیہ السلام سے ملاقات کی باشارہ خضر علیہ السلام اپنے تخت سلطنت کو چھوڑ دیا اور ہند کی جانب روانہ ہوئے - اور تخت سلطنت پر اپنے بھائی سید محمود کو بٹھا دیا - حضرت علاء الدین بنگالی کے مرید و خلیفہ ہوئے - اور پیر نے آپکو صاحب ولایت جونپور پر مامور کر دیا - آپکے قدوم سے اس دیار میں اسلام نے خوب رونق پائی - چنانچہ بابا کمال جوگی وغیرہ نے آپکے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اکثر بزرگان وقت حضرت شاہ بدیع الدین مدار و شیخ عبد الرزاق کاشی و خواجہ بہاء الدین نقشبند وغیرہ سے ملاقات کی اور ان سے

فیض باطنیہ حاصل کیا - اور میر سید علی ہمدانی کے ہمراہ دنیا کی سیر کی اور سید محمد حسینی گیسو دراز سے دکن جاکر فیض حاصل کیا - چنانچہ ملفوظ میں تحریر ہے کہ چار سو اولیائے کامل سے اپنے فیض اخذ کیا - اور بنارس میں آکر ایک بت سنگین کو زندہ کر دیا - چنانچہ اس کرامت سے ہزارہا ہنود نے اسلام قبول کیا ۲۸ - ماہ محرم ششہ ہجری سلطان ابراہیم کے زمان سلطنت میں رحلت فرمائی اور مزار آپکا روح آباد عرف کچھوچھہ میں ہے - اس بزرگ کی اولاد میں ملک دکن میں قاضی میر احمد علی صاحب مالی گاؤں - ضلع ناسک میں سکونت رکھتے ہیں جنکا نسب نامہ یہ ہے - نسب نامہ قاضی میر احمد علی بن میر یوسف بن میر حیدر - بن میر یوسف بن سید یعقوب بن سید غلام حسین بن سید ارزانی خلد مکانی بن سید یوسف بن سید ولی بن سید محمود بن سید عبدالکریم بن سید پیارے بن سید درویش بن سید ارزانی بن سید مخدوم بن سید اسد الدین بن سید مخدوم بن سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس اسرارہم سنا گیا ہے کہ دھندوقہ ملک گجرات اور قصبہ نظام آباد سرکار جونپور میں بھی اس بزرگ کی اولاد موجود ہے

حضرت سید عثمان لعل شاہباز قلندر قدس سرہٗ صاحب سیوہان سندھ

سلسلۂ جدیہ آپکا کتاب سلسلۃ السادات میں یہ مرقوم ہے - لعل شاہباز قلندر سید عثمان سیوہانی بن سید حسن کبیر الدین بن سید شمس الدین بن سید صلاح الدین بن سید شاہ بن سید خالد بن سید محب بن سید مشتاق بن سید نور الدین بن سید اسماعیل بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم آپ صاحب کمالات ظاہری و باطنی تھے کرامات و خوارق عادات بے اختیار آپ سے سرزد ہوئے - اصل آپکی ملک سندھ سے ہے آپ کبرائے سادات کرام سے ہیں نام آپکا سید عثمان مرید و خلیفہ حضرت شیخ الاسلام بہاؤالدین زکریا ملتانی کے ہیں - جذبہ اور مستی آپکے مزاج پر غالب تھی اکثر اوقات مستی کی حالت میں دو دو مہینے جنگل میں پھرتے تھے - اور خطاب شہباز کا آپ کو پیر سے عنایت ہوا ہے اور بسبب ہونے طریقہ ملامتیہ کے آپ قلندر کے نام سے مخاطب ہوئے ہزارہا مخلوق آپکی ذات سے فیضیاب ہوئی - اور حضرت شیخ جمال مجرد سے بھی آپکو نعمت ملی ہے - چنانچہ تاریخ الاولیا جلد دوم میں آپکا حال مندرج ہوا ہے

۲۰ شعبان ۷۲۴ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور مزار آپکا سیوہان ملک سندھ میں ہے قطعہ تاریخ وفات

شاہباز نشیمن لاہوت
شاہ اورنگ خطۂ ملکوت

اہل دل عارف معارف حق
صاحب وجد و تارکِ مطلق

شاہ عثمان شاہباز لقب
اشرف الذات ہم شریف نسب

بحر عرفاں کنوز دانائی
مہر ایقان چراغ بینائی

مست خمخانۂ محبت شوق
بلبل گلستاں عالم ذوق

صاحب حال و کامل ابدال
محرم خلوت حریم وصال

در سنہ ہفصد و بست و چہار
بست شعبان بود فصل بہار

چند از روضہ اش بسیوستاں
عطر افزا چو روضۂ رضواں

فیض افزائے گنبد پر نور
چوں جہانے ز چشمۂ کافور

خاک آں آستاں قبلہ نشاں
سرمۂ بینش عیون شہاں

(۱۱۳ ہجری)

حضرت شاہ کریم اللہ مکی قدس سرہ

سلسلۂ جدیہ آپکا کتاب تذکرۃ المشائخ میں یہ مرقوم ہے۔ شاہ کریم اللہ حسینی مکی بن سید عبدالسلام بن سید محمد بن سید نور محمد بن سید امان اللہ بن سید عبدالکبیر بن سید حسین بن سید حمزہ بن سید ابی بکر بن سید اہدل بن سید عبدالملک بن سید سلیمان بن سید موسیٰ بن سید عبدالجلیل بن سید عبدالرحمن بن سید عبداللہ بن سید محمد بن اسماعیل بن سیدنا امام جعفر صادق قدس اسرارہم۔ آپ کبرائے مشائخین کاملین سے ہیں۔ مکہ معظمہ سے اپنے ہجرت کرکے دکن کی طرف واسطے ارشاد خلایق کے تشریف لائے امتیاز گڑھ عرف ادھونی میں سکونت اختیار کی بادشاہان وقت سے آپکے اخراجات خانقاہ کے لئے جاگیر انعام عطا ہوئی ہے۔ چنانچہ آجتک آپکی اولاد میں جاری ہے۔ اور اُسی گاؤں میں سکونت پذیر ہے۔ سنہ وفات آپکی معلوم نہیں + (من تذکرہ اولیائے دکن)

نسب نامہ حضرت سید شاہ ابوالحسن۔ نسب آپکا یوں محفوظ شرح حزب البحر

مطبوعہ میں یہ تحریر ہے۔ سید شاہ ابوالحسن بن سید بہادر علی بن سید محمد واصل بن سید نعمت اللہ بن سید عبداللہ بن قاضی احمد بن قاضی مبارک بن قاضی محمود بن قاضی عیسیٰ بن قاضی سید حسین بن قاضی ابوالحسن بن سید فیض اللہ بن سید داؤد بن سید محمد باقر بن سید جعفر بن سید جنید بن سید مبارک بن سید محمود بن سید احمد بن سید اسماعیل بن سید محمد بن سید جلال الدین بن سید جمال الدین بن سید بہاؤ الدین بن سید رکن الدین بن سید بدر الدین بن سید نور الدین بن سید قمر الدین بن سید رکن الدین بن سید حسن بن سید درویش بن سید محمد بن سید قطب الدین بن سید جہانگیر بن سید باقر بن سید عالم بن سید فتح اللہ بن سید محمد بن سید جنید بن سید بدر الدین بن سید شمس الدین بن سید حسین بن سید مبارک بن سید نصیر الدین بن سید محمد بن سید کمال الدین بن سید ابوالفتح بن سید احمد بن سید ظہیر الدین بن محمد یوسف بن سیف الدین بن سید حسین بن جعفر علی بن ماموں دیباج بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم۔ آپ مشاہیر سادات عظام سے ہیں۔ موضع حاجی چک ضلع گیا میں رہتے تھے۔ مزار آپکا وہیں ہے۔ انکے فرزند مولوی محمد محفوظ الحق عظیم آبادی سلمہ وہیں سکونت رکھتے ہیں۔ اور اپنے بزرگوں کے طریقہ کو اختیار رکھتے ہیں *

حضرت سید محمد عیدروس قدس سرہ صاحب عرت

سلسلہ جدیہ آپکا کتاب سیر الاولیا میں یہ تحریر ہے حضرت سید محمد عیدروس بن سید عبداللہ بن سید شیخ بن سید عبداللہ بن سید شیخ بن سید عبداللہ عیدروس قبر در حضر موت بن سید ابوبکر سکران بن سید عبدالرحمن سقاف بن سید محمد بن سید علی بن سید علوی بن سید محمد فقیہہ المقدم بن سید علی بن سید محمد بن سید علی بن سید علوی بن سید محمد بن سید علوی بن سید عبداللہ بن سید احمد مہاجر بن سید عیسیٰ بن سید محمد نقیب الاشراف بن حضرت علی العریضی بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم۔ آپ بڑے بزرگ عالم ربانی تھے آپکا خطاب شمس الشموس ہے۔ آپکے والد سید الکبیر الشریف شیخ عبداللہ عیدروس مرید و خلیفہ امام العصر شہاب الدین احمد بن محمد السہمی کے ہیں۔ ان سے فیوضات ظاہری و باطنی

اخذ کئے چنانچہ کتاب المشرع المروی فی مناقب آل باعلوی میں آپکا حال بہت مندرج ہے۔
۹۵۸ سنہ ہجری میں بلاد گجرات میں تشریف لائے سلطان محمود بادشاہ والی گجرات آپ کا
معتقد ہوا بعد ۹۶۶ سنہ ہجری میں ازراہ بھڑوچ شہر سورت میں تشریف لائے اُس وقت تمام
ہندوستان کے مسلمان حج کے جانے کے واسطے فقط بندر مبارک سورت میں آتے اور یہاں سے
جہاز پہ سوار ہوکر عربستان کو جاتے تھے۔ مگر دریا کا طوفان اور راہ پُرخطر اہل فرنگ قوم فرانس
ڈچ پرتگیز و انگلش کے باہم محاربات شور و فساد جاری تھے۔ آپ کو بشارت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے دی کہ سورت میں رہیں اور توجہ باطنی سے اہل جہاز و حجاج کی سلامتی کے لئے
امداد کریں اور قطب الزماں سید محمد العیدروس صاحب العدن بھی اسی کام پر مامور ہوئے تھے بلکہ
اب تک اہل جہازات آپکے خرق عادات معلوم کرتے ہیں۔ اور طوفان کے وقت آپکی امداد سے سلامتی
و نجات پاتے ہیں۔ آپکے فرزند چار تھے۔ چاروں ہی عالم فاضل ولی کامل ہوئے ہیں۔ اور ہر ایک
کو ایک لقب خاص عنایت ہوا ہے۔ سید عبداللہ العیدروس محی النفوس سید احمد مجلّی کل بوس
سید مصطفٰے تریاق المجرب اور سید محمد شمس الشموس یہ سورت میں آسودہ ہیں۔ کتاب عقد العروس
فی مناقب عیدروس میں آپکے خاندان کا حال مفصلاً تحریر ہے۔ آپکے خاندان سے اکثر علماء و فضلا
سورت و بیجاپور و احمد آباد گجرات میں بادشاہوں کے زمانہ میں تھے۔ اور اُنکے مزارات
اُنہیں شہروں میں مشہور و موجود ہیں۔ بلکہ بادشاہوں کی جانب سے اُنہیں عطایات سلطانی
مقرر ہیں۔ غرض سید محمد شمس الشموس ۱۲۔ ربیع الاول ۱۰۲۵ سنہ ہجری میں رحلت فرمائی۔
اور سورت میں مدفون ہیں۔ **نسب نامہ** اس خاندان میں حضرت سید شاہ ابوالحسن
قادری بیجاپوری پیرزادہ بمبئی میں سکونت رکھتے تھے جو سنہ ۱۲۰۹ھ ۱۸ ماہ رجب کو رحلت
فرما ہوئے۔ اور بمبئی میں دریا کے کنارے جدید سوناپور میں مدفون ہیں۔ اُن کا نسب نامہ
یہ ہے۔ سید شاہ ابوالحسن باشیبان بن سید احمد باشیبان بن سید عبدالقادر بن سید عبدالوہاب
بن سید عبدالرزاق بن سید عبدالرحمن بن سید عمر باشیبان مدفن بلگاؤں بن سید عبداللہ
بن سید عمر بن سید محمد بن سید احمد بن سید ابوبکر بن سید اسداللہ محمد بن سید حسن بن
سید علی فقیہ مقدم بن سید محمد ملقب بالفقیہ المقدم بن سید علی بن سید محمد مرباط بن

بن سید علی بن سید عبداللہ بن سید احمد بن سید عیسیٰ بن سید محمد بن سید علی العریضی بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم ✦

حضرت سید یعقوب حسینی چشتی قدس سرہ صاحب احمد آباد

سلسلۂ جدیہ آپکا ملفوظ قادریہ اہل گجرات میں یہ تحریر اً لکھا ہے۔ حضرت سید یعقوب بن سید محمود عرف اخوند میر بن سید بڈہ بن سید یعقوب چشتی نہروالی بن سید محمود بن سید کبیر عرف سید شادی بن سید محمد بن سید علی بن سید محمد بن سید احمد بن سید علی بن سید محمد صاحب المرباط بن سید علی بن سید علوی بن سید محمد بن سید علوی بن سید عبداللہ بن سید احمد بن سید عیسیٰ بن سید محمد بن سید علی العریضی بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم۔ آپ مشاہیر کبرائے مشائخین چشتیہ گجرات سے ہیں۔ عالم فاضل ولی کامل جامع تصرفات ظاہری و باطنی تھے مشائخین ہمعصر میں سے اولوالعزم اور اکثر بزرگان کبار مثل حضرت شاہ کبیر الدین قادری احمد آبادی و حضرت شاہ وجیہ الدین گجراتی سے نعمت باطنیہ کو اخذ کیا۔ اور اپنے والد خوند میر سے خلافت سلسلہ چشتیہ کی حاصل کی اور مسند ارشاد و ہدایت کو خوب زیب و زینت بخشی وفات آپکی ۹۲۷ھ ہجری میں واقع ہوئی قبر آپکی احمد آباد میں ہے۔ شیخ ابدی آپکی رحلت کی تاریخ ہے ✦ تاریخ رحلت

زبدۂ اولیائے اہل قلوب	نام مشہور سید یعقوب
فیض بردہ زخاندان چشت	یافتہ جائے در مکان بہشت
بود بے شبہہ آن ولی کامل	صاحب زہد عالم و فاضل
نہصد و بست و ہفت رحلت کرد	رفت و منزل بسوئے جنت کرد
مرقد او باحمد آباد است	دل مردم زفیض او شاد است

حضرت سید علوی بروم قدس سرہ

نسب نامہ آپکا تذکرۃ المشائخ میں یہ مرقوم ہے سید علوی بروم بن سید عبداللہ بروم

بن سید احمد برودم بن سید حسن برودم بن سید محمد برودم بن سید احمد برودم بن سید حسن برودم الذی ہو الملقب برودم دفن الی بعض بنادر حضرموت یسمی برودم بن سید محمد بن سید علوی بن سید عبداللہ بن سید علی بن سید عبداللہ باعلوی بن سید علوی بن سید محمد المشہور الفقیہ المقدم بن سید علی بن شیخ الکبیر سید محمد المشہور لصاحب مرباط بن سید علی المشہور بآل علوی بن سید عبداللہ بن سید احمد المہاجر الی اللہ بن سید عیسیٰ بن سید محمد بن سید علی العریضی بن سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم آپ کملائے مشائخین بیجاپور سے ہیں۔ بڑے عامل اور عالم کامل تھے۔ آپ مع والد ماجد حضرموت تریم سے سلطنت عادل شاہیہ میں بیجاپور کو تشریف لائے اور سکونت کی چند سال کے بعد سید عبداللہ برودم پندرہ شعبان سنہ ۱۰۱۵ ہجری کو انتقال فرمایا اور بیجاپور میں آسودہ ہیں۔ غرض سید علوی برودم نے اپنے والد کی وفات کے بعد مسند مشیخت کو زینت دی ہزارہا لوگ آپکی خدمت بابرکت سے مستفیض ہوئے۔ سنہ ۱۰۴۵ ہجری میں رحلت فرمائی اور بیجاپور میں مدفون ہیں +

حضرت سید احمد نظیر تریمی قدس سرہ

سلسلہ جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے سید احمد نظیر تریمی بن سید علی بن سید محمد وہو صاحب نظیر بن سید عبداللہ بن سید عمر السہنجیہ بن سید عبدالرحمن بن سید احمد بن سید علوی بن سید احمد بن سید عبدالرحمن بن سید علوی بن سید محمد المرباط بن سید علی وہو المشہور عند آل حضرموت بخالع قسم قدس اسرارہم۔ آپ اکابر سادات و مشائخ کاملین دکن سے ہیں۔ عالم کامل صاحب زہد و تقویٰ تھے۔ حضرموت سے محمد عادل شاہ کے زمان سلطنت میں بیجاپور آئے اور وہاں سکونت کی ہزارہا طلبہ آپکے مدرسے سے فیضیاب ہوئے۔ سنہ ۱۰۵۹ ہجری میں رحلت فرمائی اور بیجاپور میں بیرون حصار مدفون ہیں +

حضرت سید زین مقبل قدس سرہ

سلسلہ جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے۔ سید زین مقبل بن سید عبداللہ باعلوی بن سید احمد بن

سید عبدالرحمن بن سید احمد بن سید علوی الاعیان بن سید عبداللہ بن سید علوی بن سید محمد المشہور بمولی الدولہ بن سید علی بن سید علوی بن سید محمد المخاطب بالفقیہ المقدم قدس اسرارہم آپ زمرۂ سادات عرب اور مشاہیر بزرگان دکن سے ہیں۔ صاحب دعوات عالیہ درجات تھے۔ آپ حضرموت تریم سے سلطان محمد عادل شاہ کے زمانہ میں بیجاپور آئے اور اپنے قدوم سے ملک دکن کو فیض بخشا۔ ۱۰۵۷ھ ہجری ۲۵۔ ربیع الاول کو رحلت فرمائی۔ اور بیجاپور میں مدفون ہیں + (من روضۃ الاولیا)

حضرت سید ابوبکر بالفقیہ قدس سرہٗ

نسب نامہ آپکا تذکرۃ المشایخ میں یہ مرقوم ہے۔ سید ابوبکر بالفقیہ بن سید حسین بن سید عبدالرحمن بن سید فقیہ محمد ثانی بن سید عبدالرحمن آسقع بن سید عبداللہ بن سید احمد بن سید علوی بن سید محمد بن سید فقیہ الاحمد بن سید فقیہ المقدم العارف باللہ محمد وہو متصل نسباً بوسیلۃ الاسمار المسلسلۃ المذکورۃ الاولی الی حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ آپ مشاہیر علمائے کبار اور سادات عالی وقار سے ہیں۔ زمان سلطنت عادل شاہیہ میں آپ بیجاپور تشریف لائے اور سکونت کی علوم ظاہری و باطنی میں آپ کو کمال تھا۔ ہزارہا لوگ آپ سے فیض یافتہ ہیں۔ ۲۲۔ شعبان سنہ نامعلوم اور محلہ درنیبہ متصل آثار محل بیجاپور میں آسودہ ہیں ‹‹ (من روضۃ الاولیا) کہتے ہیں کہ زمان عادلشاہیہ میں اکثر خاندان بزرگان سادات عرب حضرموت باعلوی آل حامد آل خلیفہ آل باشیبان آل نظیر آل سہل آل سقاف آل مقبل بالفقیہ وغیرہ بیجاپور میں آکر مقیم ہوئے جنکی اولاد آجتک وہاں سکونت رکھتی ہے ‹‹

حضرت سید جعفر سقاف قدس سرہٗ

نسب نامہ آپکا کتاب روضۃ الاولیا میں اس طرح مرقوم ہے۔ حضرت سید جعفر سقاف بن سید عبداللہ بن سید احمد بن سید حسین الہاشم بن سید علی بکی بن سید حسین بن سید عبدالرحمن سقاف بن سید محمد مولی الدولہ بن سید علی بن سید محمد المرباط بن سید علی المشہور عینال حضرموت

بخاتع قسم بن سید علوی بن سید محمد بن سید علوی الشہیر اولادہ بآل علوی بن سید عبد اللہ بن سید احمد المہاجر الی اللہ بن سید عیسٰی بن سید محمد بن سید علی العریضی بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم - آپ اکابر سادات عرب و مشاہیر بزرگواران بیجاپور سے ہیں صاحب شریعت و طریقت و صلاح و تقویٰ تھے تصرفات و خوارق عادات از حد آپ سے ظاہر ہوئے - اور عہد سلطنت میں سلطان محمد عادل شاہ بیجاپور کے بلدۂ حضرموت سے بیجاپور تشریف لائے اور شہر بیجاپور کہ اُس وقت مرجع علماء و فضلا ہو رہا تھا آپ نے بڑا اعزاز و اکرام پایا اور صدہا لوگوں نے آپکے قدوم سے فیض حاصل کیا - بیسویں ذیقعدہ ۱۰۵۰ھ ہجری میں وفات پائی - اور نوباغ بیجاپور میں آسودہ ہیں +

حضرت سید شاہ عبد الرزاق قدس سرہٗ صاحب بانسہ

سلسلہ جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے - حضرت سید شاہ عبد الرزاق بانسوی بن میر عبد الرحیم بن میر یسین بن شاہ عالم بن شاہ طٰہٰ بن میر داؤد بن سید عبد الرحیم بن سید میر داؤد بن میر اردو بن سید نظام الدین بن سید مرتضی بن میر داؤد بن سید حسن بن سید حسین بن سید مبارک بن سید حمزہ بن میر ابو القاسم بن شاہ کلال بن سید شاہ میاز بن سید میر داؤد بن سید شاہ نجم الدین بن سید محمد باقر بن سید شاہ حمزہ بن سید عبد الوہاب بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم یہ بزرگ بڑے صاحب کمال عالم فاضل صاحب تصرفات ظاہری و باطنی تھے صدہا مرید آپکے ہندوستان کی سرزمین میں فیض یافتہ ہیں چنانچہ حالات آپکے بڑی شرح و بسط کے ساتھ ملفوظ رزاقیہ میں مرقوم ہیں - وفات آپکی چہارشنبہ ۵ ماہ شوال ۱۱۳۶ھ ہجری میں واقع ہوئی اور مزار آپکا بانسہ میں مشہور و معروف ہے +

حضرت سید محمد مدنی قدس سرہٗ صاحب منجھر

نسب نامہ آپکا یہ مسطور ہے - سید محمد مدنی بن سید ابو طالب بن سید قاسم بن سید حسین بن سید اسحاق بن سید جعفر مدنی بن سید مرتضی بن سید نور اللہ بن سید جمال اللہ بن

سید عبداللہ بن سید حسام اللہ بن سید حسین بن سید صفی بن سید عباس بن سید احمد بن سید باقر بن سید نصیر الدین بن سید شمس الدین اسحاق بن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم - یہ بزرگ سادات عظام سے ہیں - عالم علوم ظاہری و باطنی تھے - مدینہ طیبہ سے ہندوستان کی جانب آئے اور منیچر میں سکونت کی حاکم وقت نے آپکی بزرگی کی اور آپ کے اخراجات کے لئے انعام و وظائف مقرر کئے ۱۰۱۵ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور منیچر میں آسودہ ہیں + **نسب نامہ** - اس بزرگ کی اولاد میں قاضی میر سجن علی صاحب مرحوم ناسک میں سکونت رکھتے ہیں ۱۲۷۳ھ ہجری میں انتقال فرمایا ناسک میں مدفون ہیں نسب نامہ انکا یہ ہے - قاضی میر سجن علی صاحب بن میر احمد علی بن سید حسین بن سید صادق بن سید جعفر بن سید حسین بن سید قاسم بن سید محمد مدنی قدس اسرارہم - اور اس خاندان کے دوسرے حضرات احمد نگر - منیچر - بمبئی وغیرہ میں سکونت رکھتے ہیں +

بیان اولاد حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ

آپ امام ہفتم ایمہ اہلبیت سے ہیں - کنیت آپکی ابو ابراہیم و ابوالحسن اور لقب کاظم ہے - حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے فرزند ہیں - روز یکشنبہ ۱۲۸ھ ہجری بمقام ابوا میان ما بین مکہ مدینہ تولد ہوئے - اور روز دوشنبہ ۲۵ - رجب ۱۸۳ھ ہجری کو بعمر چوپن سال کے جس ہارون رشید میں رحلت فرمائی - اور مدینۃ السلام مقابرہ خویش بغداد میں مدفون ہوئے - صاحبزادے آپکے یہ ہیں - حضرت سیدنا امام علی موسیٰ رضا رض حضرت ادریس - حضرت ابراہیم - حضرت اسماعیل - حضرت سید ہارون - حضرت سید حسن حضرت سید عبداللہ - حضرت سید عبیداللہ - حضرت سید یونس - حضرت علی ثانی - حضرت سید یحییٰ - حضرت سید جعفر - حضرت سید زید - حضرت سید اسحاق - حضرت سید حسن خاطب - حضرت سید حمزہ - حضرت سید موسیٰ + **تاریخ رحلت**

آنکہ موسیٰ کاظمش نام است | قدوۂ روزگار ایام است

ذات او را کلیم ثانی داں | در شرف بہ چو عقل اول خواں

روز جمعہ امام نقل نمود	از رجب ماہ بست و پنجم بود
ملک العرش و حور خلد بریں	سال نقلش بگفت عمدۂ دیں
مرقد آں امام در بغداد	ہست بے شبہہ اسے بلند نژاد

حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ صاحب اجمیر شریف

نسب نامہ آپکا حضرت شاہ ضیاء اللہ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جمع کردہ نسب نامہ کلاں مطبوعہ لاہور میں یہ لکھا ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی بن خواجہ غیاث الدین حسن سنجری بن خواجہ کمال الدین طاہر بن خواجہ عبدالعزیز مظہر بن خواجہ سید ابراہیم بن خواجہ سید الیاس بن سید ادریس بن سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم۔ آپ مشاہیر عظمائے اولیاء و کبرائے مشائخین چشتیہ سے ہیں۔ امام شریعت و طریقت پیشوائے معرفت و حقیقت صاحب تصرفات ظاہری و باطنی ہیں۔ کرامات اور ریاضت میں معروف ولایت میں موصوف شان عظیم اور درجہ عالی رکھتے۔ خرقۂ فقر و ارادت کو حضرت سلطان الکاملین حضرت خواجہ عثمان ہارونی سے حاصل کیا۔ ہندوستان کے مشائخین میں قاسم ولایت اور امام الطریق آپ کی ذات ہے۔ آپکے قدوم کی برکت سے ہندوستان میں آفتاب اسلام کا چمکا اور اسی سبب ہند الولی عطائے رسول آپ کو خطاب ملا۔ سید غیاث الدین والد آپکے عراق میں آسودہ ہیں۔ مولد شریف آپکا بلدہ اصفہان اور خراسان میں نشو و نما پائی سمرقند میں علم ظاہری کو بزرگان وقت سے حاصل کیا اور بعد تحصیل علوم کی۔ قصبہ ہارون کی جانب آئے اور خدمت میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی کی خرقۂ خلافت فقر کو حاصل کیا اور قصبہ سنجان میں حضرت خواجہ نجم الدین کبریٰ سے فیض کبریہ اخذ کیا اور حضرت غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی سے بغداد میں آکر فیض قادریہ اخذ کئے اور اکثر بزرگان عصر سے فیض حاصل کرتے ہوئے ہندوستان کی جانب آئے اور بحکم حق سبحانہ تعالیٰ ہند کے ملک پر مامور ہوئے آپکا فیض ظاہری باطنی آجتک ملک ہند میں بکثرت جاری ہے۔ آپکے سلسلہ میں بڑے بڑے اولیاء صاحب تصرفات ظاہری و باطنی ہوئے۔ جن کے جا بجا فیوضات جاری ہیں۔ تمام ہند و دکن و گجرات میں

دین اسلام نے آپکے سلسلہ کے بزرگوں سے بڑی رونق پائی - چنانچہ راقم نے اکثر بزرگان چشتیہ کا حال جو دکن و گجرات میں مشہور ہیں - مفصلاً تاریخ الاولیا - جلد دویم و جلد سوم میں تحریر کیا ہے روز دوشنبہ چھٹی رجب ۶۳۳ہجری میں سلطان شمس الدین التمش کے زمان سلطنت میں آپنے رحلت فرمائی عالم بقا ہوئے - روضہ آپکا دارالخیر اجمیر میں زیارت گاہ عالمیاں ہے قطعہ تاریخ وفات

فیض بخش جہاں بعلم و یقین	خواجہ حق نما معین الدین
رونق خاندان چشت از وست	زینت روضۂ بہشت از وست
سنجری چشتی است آں فیاض	ہادی و مہدی است آں مرتاض
آفتاب ممالکِ ہند است	نور شمعِ سالکِ ہند است
جمعہ و ششم رجب بودہ	کز جہاں خواجہ نقل فرمودہ
نود و ہفت سال عمرش بود	کا نزماں نقل از جہاں فرمود
سال نقلش بزنت و تمکیں	کو سراج جہاں معین الدین
روضۂ پاک اوست در اجمیر	زائرش جن و انس از دور و نزدیک

حضرت سید ابو تراب المشہور شاہ گدا حسینی شطاری قدس سرہ

سلسلہ جدیہ آپکا مفتی غلام سرور مرحوم لاہوری نے حدیقۃ الاولیا میں یہ لکھا ہے - سید ابو تراب شطاری بن سید نجم الدین بن سید شمس الدین بن سید اسد الدین بن سید زین الدین بن سید یونس بن سید عبدالوہاب بن سید عبدالہادی بن سید ابوالبرکات بن سید انور بن سید عبداللطیف بن سید محمد شریف بن سید ابوالمظفر بن سید عبدالباقی بن سید ابوالحسن بن سید عبدالعزیز بن سید عبداللہ بن سید محمد امین بن سید قدرت اللہ بن سید موسیٰ بن سید مسعود بن سید صادق بن سید احمد بن سید باقر بن سید حسن بن سید زید بن سید جعفر بن سید محمود بن سید ہارون بن سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم - یہ بزرگ شیراز سے ہندوستان میں آئے اور شاہ وجیہ الدین گجراتی الملقب باستاد البشر کی خدمت میں خرقہ ارادت و خلافت شطاریہ کو حاصل کیا بڑے صاحب برکت و فیض تھے - اور اکثر بزرگان وقت سے

فیض باطن اور نعمت خلافت جمیع سلاسل کی حاصل کیں۔ اور شہر لاہور میں علم ارشاد و ہدایت کو بلند کر کے صدہا کو فیض پہونچایا۔ چودھویں شوال ۱۰۸۱ھ ہجری میں رحلت فرمائے عالم بقا ہوئے۔ مرقد مبارک لاہور میں ہے + تاریخ رحلت

سید بوتراب شاہ و گدا	بودبے شبہہ و شک حبیب اللہ
صاحب مظہر کرامات است	منبع فیض و خرق عادات ست
شد مرید از وجیہہ شطاری	فیض او بود ہر طرف جاری
چاردہ بود از مہ شوال	رفتہ زیں دار محن و رنج و ملال
سال تاریخ نقل آں شہ دیں	زد رقم صاحب بہشت بریں
شہر لاہور زو منور شد	روح ہر انس و جن معطر شد

(۱۰۸۱ ہجری)

حضرت سید میرک میر قادری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا کتاب فتوحات قادریہ میں یہ مرقوم ہے۔ سید میرک میر بن میر شمس الدین اندرابی بن میر سید ابراہیم بن سید احمد بن سید محمود بن شمس الدین بن شرف الدین۔ بن سید جلال الدین بن سید عبد المطلب بن سید ابراہیم بن سید ابو الحارث بن سید ابو القاسم بن سید حسن بن سید مسلم بن سید ابو علی محمد بن سید اکبر بن سید عبد اللہ غالب بن سید علی اکبر مجذوب بن سید عبد اللہ بن سید ابو الحسن علی بن سید عبد اللہ۔ بن سید حسین صغر بن سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم۔ آپ مشاہیر سادات عظام اور اولیائے کرام کشمیر سے ہیں۔ سید شاہ نعمت اللہ قادری کے مرید و خلیفہ تھے۔ جب آپکے والد کا انتقال ہوا آپ صغیر سنی میں تھے۔ اور خضر علیہ السلام سے تعلیم پائی تحصیل علم ظاہری کو حاصل کیا طاعت اور عبادت میں ہمیشہ مشغول رہتے۔ والد آپکے میر شمس الدین شہر اندراب سے سلطان سکندر بت شکن کے حکومت میں کشمیر کو آئے۔ اور بادشاہ نے آپکے لئے خانقاہ وغیرہ تعمیر کرائی اور مدد معاش انعام وغیرہ صرف خانقاہ کے لئے مقرر کر دیا۔ حضرت میرک میر نے وہیں نشو و نما پا کر مسند ارشاد کو خوب زینت بخشی ہزارہا لوگ آپ سے مستفیض ہوئے

۱۰ صفر ۹۹۵ھ ہجری کو رحلت فرمائی کشمیر میں مدفون ہیں + تاریخ وفات

چو سید ز دنیائے دوں نقل کرد		ز ابدال و او تاد بودہ ہست فرو	
پئے سال تاریخ میرگ بگو		بگفتا خرد شیخ سید بگو	

آپکے تین فرزند تھے سید محمد سید قاسم سید محمد یوسف - سید محمد سادات ملارتی در تنی کے جد اعلیٰ ہیں سید قاسم سادات پوچھلی کے جد امجد ہیں - اور سید محمد یوسف سادات کیری کے جد مشہور ہیں +

حضرت سید حسین ظہیر الدین توکلی خنگ سوار صاحب موضع الاس

نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے - سید السادات میراں سید حسین ظہیر الدین توکلی خنگ سوار بن سید محمد ابو القاسم بن سید عبد اللہ مہدی بن سید حسین بن سید علی ابو القاسم بن سید حازم بن سید ثابت بن سید حسین بن سید احمد بن سید موسیٰ الثانی بن سید ابراہیم الملقب بالمرتضیٰ المشہور بالمہیب بن امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم - آپ ولی کامل رسیدہ حق صاحب تصرفات ظاہری و باطنی تھے - آپ اپنے مسقط الراس سے ہجرت کر کے ملک دکن میں تشریف لائے اور موضع آلاس تعلقہ مرتضیٰ آباد میں سکونت اختیار کی - ہزارہا لوگ آپکے مرید و معتقد ہوئے - بائیس جمادی الاول ۴۲۸ھ ہجری میں رحلت فرمائی - اور آپکا مزار موضع آلاس میں ہے - نسب نامہ - الحال آپکی اولاد میں سید کالا عرف باپو صاحب سجادہ نشین ہیں نسب نامہ آپکا یہ ہے - سید کالا عرف باپو صاحب حسینی بن سید حسین بن سید کالی بن سید محمد عرف میراں بن سید کالی بن سید عبد القادر بن سید کالی بن سید حسین بن سید محمد بن سید اسمٰعیل بن سید تاج الدین بن سید پیارے بن سید خوند میر بن سید بہاء الدین بن سید خوند میر بن سید نظام الدین بن سید السادات میراں سید حسین ظہیر الدین توکلی خنگ سوار قدس اسرارہم منقول از مجمع الانساب - یہ بزرگ میراں سید حسین خنگ سوار جو تارا گڑھ پر قریب اجمیر کے مدفون ہیں - اُنکے ہمنام دکن میں مشہور ہیں + (من تذکرۃ المشائخ)

حضرت سید علاء الدین عرف سید السادات قدس سرہٗ صاحب بندر بار ضلع خاندیس

نسب نامہ آپکا ملفوظ صحائف السادات میں یہ مرقوم ہے ۔ حضرت سید السادات سید علاؤالدین
نذر باری بن سید ابوالقاسم عبداللہ بن سید محمد حسین بن سید محمد طاہر بن سید شریف موسیٰ ثانی
بن سید ابراہیم المشہور بالمجاب بن سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم ۔ آپ مشاہیر
متقدمین اولیائے کاملین متصرفین سے ہیں ۔ صاحب ریاضت و ولایت تھے ۔ کہتے ہیں کہ
آپ سید حسین خنگ سوار قدس سرہ کے برادر حقیقی ہیں ۔ ایک روز آپ حضرت خواجہ خواجگان
خواجہ معین الحق والدین چشتی اجمیری قدس سرہ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص سید مظلوم
مسافر آیا اور اپنے مظلوم ہونے کی حقیقت ظاہر کی اور کہا کہ ملک خاندیس میں ایک گاؤں
نذر بار ہے ۔ وہاں کا راجہ رائے نند گولی ہے ۔ جب میں اُس گاؤں میں گیا ۔ رائے مذکور نے جب
میرے آنے کی کیفیت سنی سپاہیوں کو اپنے حکم دیا کہ نئے مسافر مسلمان کو جو یہاں کل آیا ہے مار ڈالو
غرض سپاہیوں نے نہایت مجکو ایذا دی اور میرے اسباب سفر کو لوٹ لیا ۔ اور میری ہلاکت
کے درپے ہوئے اور میرے ہاتھ کو کاٹ ڈالا ہے ۔ اسلئے میں یہاں آپکی خدمت میں آیا ہوں اور
داد چاہتا ہوں ۔ اور حضرت خواجہ قطب الہند سے ملتجی ہوں کہ میری دادرسی کو پہونچیں ۔ حضرت
خواجہ نے یہ سنکر سید علاؤالدین کو ارشاد کیا کہ تم وہاں جاکر کافروں سے جہاد کرو ۔ اور دین اسلام
کو وہاں رونق دو ۔ غرض آپ مع چند مریدین و خدام کے نذر بار آئے اُن میں سے ایک بزرگ
شیر ابوالغازی ہیں ۔ جنہوں نے بڑی شجاعت و حمیت اسلام سے ہزارہا کافروں پر حملہ کیا
اور دشمنان دین کو تہ تیغ کرکے واصل جہنم کیا ۔ اور آخر کو آپ نے بھی جام شہادت نوش فرمایا
اور بیرون نذر بار مرقد عالی ہے ۔ غرض سید علاؤالدین نے وہاں آکر کافروں سے جہاد کیا ۔
اور سب معاندین اسلام کو واصل جہنم کرکے بقیہ کفار کو اسلام کی تلقین فرمائی اور خود بھی مع
ہمراہیان درجہ شہادت سے فائز ہوئے ۔ شہادت آپکی عاشورہ محرم ۶۱۲ھ ہجری میں واقع
ہوئی ۔ مزار آپکا نذر بار میں زیارتگاہ عالمیان ہے ۔ مبارک شاہ فاروقی والی خاندیس نے
چودھویں جمادی الثانی ۹۶۲ھ ہجری میں ایک مسجد پختہ آپکے مزار کے پاس تعمیر کرائی اور
ملک ناصر گجراتی نے آپکے گنبد کی تعمیر کی ہے ۔ تمام ملک خاندیس آپکے قدوم فیض لزوم سے
مشرف باسلام ہے ۔ (رسالہ صحائف السادات ملفوظ حضرت)

حضرت سید بدرالدین المشہور شاہ جہاں رفاعی قدس سرہٗ

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے۔ سید بدرالدین بن سید علی زین العابدین بن سید عبدالرفاعی احمد اللہ بن سید یوسف بن سید عبدالرحیم بن سید محمد امین اللہ بن سید صالح بن سید علی بن سید عبداللہ بن سید حسین بن سید قاسم بن سید یوسف الدین بن سید علی بن سید احمد حجۃ اللہ بن سید عبدالرحمن بن سید عمر جیش اللہ بن سید ابراہیم کنز معرفۃ اللہ بن سید محمد معدن محبۃ اللہ المکنی بابی البلاع بن سلطان سیدنا احمد الکبیر معشوق اللہ بن سید ابوالحسن علی بن سید یحییٰ بن سید ثابت بن سید حازم بن سید علی بن سید حسن بن سید ابی القاسم محمد بن سید حسین بن سید موسیٰ الثانی بن ابراہیم المشہور بالمجاب بن سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم آپ بڑے بزرگ صاحب عظمت و جلال تھے۔ آپکے جد امجد حضرت سید عبدالرحیم عرب سے ہندوستان میں تشریف لائے اور شہر سورت میں آکر قیام کیا۔ صدہا لوگ آپکے قدوم فیض لزوم سے بہرہ اندوز ہوئے۔ اور یہ بزرگ وہیں مدفون ہیں۔ سجادہ رفاعیہ احمدیہ کو ملک گجرات و کوکن میں خوب زینت بخشی۔ ہزارہا لوگ مرید و معتقد اس سلسلہ کے ہیں۔ حضرت سید بدرالدین ابوصالح محمد باقر ۱۲۰۰ہجری میں تولد ہوئے اور ۱۲۵۵ہجری میں پندرھویں رمضان کو انتقال فرمایا آپکی اولاد میں حضرت مولانا سید عمادالدین رفاعی اور سید حسام الدین رفاعی ہیں۔ سید عمادالدین رفاعی مرحوم شہر بمبئی میں اپنے بزرگوں کے طریقہ کو احیا رکھتے تھے۔ اور ذات آپکی اس شہر میں مشائخین کے درمیان بس غنیمت تھی۔ پانچویں ماہ صفر ۱۳۱۰ہجری میں رحلت فرمائی اور بمبئی میں آسودہ ہیں۔ **تاریخ وفات۔**

چوں عمادالدین رفاعی رفتہ زیں دار فنا ٭ دستانش را بہ بحر غم فگندہ موت او
گفت اشرف با دل اندہ ہگیں تاریخ سال ٭ ہمن و غیرت قدر و رفعت کردہ پی سر موت او

آپکے فرزند سید غلام محمد صاحب رفاعی سلمہ الحال اپنے والد ماجد کی مسند کو زینت بخش ہیں حضرت سید حسام الدین رفاعی سلمہ کے دو فرزند ہیں۔ سید زین العابدین اور سید نورالدین یہ دونوں صاحبزادے اپنے بزرگوں کے طریقہ کو احیا رکھتے ہیں **تاریخ وفات**

سید بدرالدین مصنفہ عمدۃ الشعرا منشی غلام محمد صاحب عرف میاں بھجو سورتی۔

سید پاک ذات شاہ جہاں	کہ باقلیم فخر بود او شاہ	(تاریخ ۱۱۱۱ھ ہجری)
در رفاعیہ بود ذی رفعت	چوں پدر ذی شرافت و ذیجاہ	
بود او پیر مردم کوکن	طالب آں جواں قضا شد آہ	
دائرہ گشت حلقۂ ماتم	غلغلش گشت نالۂ جانکاہ	
سر بجیب ملال ہمچو ہلال	بود بھجو بفکر بس ناگاہ	
گفت گوینده از سر افلاک	سال تاریخ او غروب ماہ	

نسب نامہ شاہ علیجیو گانوں دہنی قدس سرہ۔آپ سادات موسوی سے ہیں۔صاحب کشف وکرامات عالیہ درجات تھے۔نسب جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے۔شاہ علیجیو گانوں دہنی بن سید ابراہیم بن سید عمر بن سید علی بن سید عبدالرحیم بن سید شریف شاہ عمر بن سید شریف شاہ ابراہیم بن سید شریف شاہ محمد بن سید شریف السید احمد کبیر الرفاعی قدس اسرارہم وفات آپکی ۹۰۰ھ ہجری میں واقع ہوئی احمد آباد گجرات میں آپکا مزار ہے۔(تاریخ اولیائے گجرات)

حضرت سید حسن خدانواز ستنا گش قدس سرہ

سلسلہ جدیہ آپکا کتاب مجمع الانساب میں یہ تحریر ہے سید حسن خدانواز ستنا گش بن قاضی سید برہان بن قاضی سید ابراہیم بن سید عبداللہ بن سید تاج الدین بن سید عبدالرحمن بن سید عبداللہ بن سید عبدالواحد بن سید احمد بن سید اسمعیل بن سید عبدالرزاق بن سید عبدالفتاح بن سید عبدالکریم بن سید محمد بن سید نعمت اللہ بن سید خلیل اللہ بن سید عبدالوہاب بن سید جامع العلوم نصیرالدین بن سید عبدالواسع بن سید احمد بن سید حسن بن سید عبدالقادر بن سید عبدالصمد بن سید فخرالدین بن سید محمد علی بن سید محمد احمد بن سید عارف باللہ سید منصور بن سید ابراہیم بن سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم۔آپ مشاہیر ارباب شریعت وطریقت و اکابر بزرگوار اہل دعوت بیجاپور سے ہیں۔والد آپکے قاضی شہر بیجاپور تھے۔سلطان محمد عادل شاہ بادشاہ بیجاپور آپ کا مرید تھا۔

بساتین السلاطین مصنفہ فضل العلماء مولانا غلام مرتضیٰ زبیری بیجاپوری میں تحریر ہے کہ
جب عالمگیر بادشاہ نے بیجاپور وغیرہ ملک دکن کی تسخیر سے فراغت پائی راجہ سنباجی ولد
سیواجی بھوسلہ جو سرغنہ افواج مرہٹہ تھا۔ ملک دکن میں بغاوت شروع کی اور عالمگیر کے ممالک
مفتوحہ میں دست اندازی کرنے لگا۔ عالمگیر نے افواج قاہرہ کو اُسپر روانہ کیا اور وہ مارا گیا۔
حوالی رانی بدنور میں سنتاجی ولد سیواجی نے پھر شورش و فساد کیا اور مسلمانوں کی ایذا رسانی میں
کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ اور ممالک مفتوحہ عالمگیر میں غارت کرنا شروع کیا۔ چنانچہ سردار خانزاد خاں
و مراد خاں و قاسم خاں جو بڑے مسلمانوں کی فوج کے سردار تھے۔ اُسکے ہاتھ سے شکست کھائی
عالمگیر بادشاہ کو نہایت تشویش ہوگئی۔ اکثر اہل عزایم و ارباب دعوت و مشائخین وقت سے
درخواست کرنا کہ اس کام کا بندوبست کیجیے چنانچہ سید محمد حسن خدانواز کا جب کمال سنا آپکی
خدمت میں آیا اور عرض کی سنتاجی نے ملک میں بڑی شورش مچا رکھی ہے۔ آپ دعا کیجئے۔
غرض سید محمد حسن کی دعا کی برکت سے سنتاجی مارا گیا۔ اُسکے مارے جانے کی دوسری صبح کو
سید محمد حسن نے ایک شمشیر خون آلود حجرے سے نکالی اور عالمگیر کو دی۔ کہ اسی شمشیر سے اُس
دشمن دین کا کام تمام ہوا ہے۔ عالمگیر بہت خوش ہوا۔ اور سید محمد حسن خدانواز سنتا کُش
کے لقب سے مشہور ہوئے۔ جاگیرات مبلغ کثیرہ آپ کو بادشاہ سے عنایت ہوئے۔
اولاد آپکی قریہ انعام اور شہر بیجاپور میں سکونت گزیں ہے۔ تیسری رجب سنہ ۱۱۳۰ ہجری
میں رحلت فرمائی اور بیجاپور میں مدفون ہیں ✦ (تذکرۃ المشائخ دکن)

حضرت حاجی مخدوم سرور سیاح بیابانی قدس سرہٗ صاحب قندھار دکن

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے۔ سید سعید الدین عرف حاجی مخدوم سرور سیاح بن سید
نجم الدین ابراہیم بن سید محمد بن سید عبدالسمیع بن سید عثمان بن سید علی سکران بن سید احمد کبیر
رفاعی بن سید ابوالحسن مکی بن سید یحییٰ مکی بن سید ثابت بن سید خادم بن سید علی بن سید حسن
بن سید مہدی بن سید شریف ابوالقاسم بن سید شریف حسین بن سید شریف احمد اسد اللہ
بن سید شریف موسیٰ ثانی بن سید ابراہیم بن سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم ✦

آپ کبرائے اولیائے کاملین سے ہیں۔ رفاعیہ احمدیہ سے فیض کامل آپنے اخذ کیا اکثر اوقات عالم جذبہ آپ پر طاری ہوتا۔ ملک نظام قصبہ قندھار کے اطراف میں آپکی ذات سے اسلام نے رونق پائی۔ صدہا ہنود مشرف باسلام ہوئے۔ ۱۹۔ شہر ذیحجہ ۷۴۲ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور قصبہ قندھار ملک نظام قریب ناندیر بسونت کے ہے۔ تاریخ رحلت

حاجی مخدوم سرور سیاح	بود عارف ولی خدا آگاہ	[illegible]
نوزدہم ز شہر ذیحجہ	آں شہ واقف رموز اللہ	
رفت سرور ازیں سرائے سپنج	در سنہ ہفت صد و چہل آں شاہ	

حضرت سید سکندر بن سید مسعود ترمذی قدس سرہ صاحب بنگلور بلاد کچھ

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے مخدوم سید سکندر ترمذی بن سید مسعود بن سید عمر بن سید قاسم بن سید شاہجی بن سید علی بن سید موسیٰ بن سید علی بن سید حسن بن سید علی بن سید ابراہیم بن سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم۔ آپ عارف باللہ قطب الوقت تھے۔ مرید و خلیفہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے ہیں۔ خورد سالی سے حضرت مخدوم اور اُنکی والدہ بی بی مریم کی خدمت میں رہا کرتے۔ ایک شب حضرت مخدوم نے خواب میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں۔ اے مخدوم تونے عہد کیا ہے کہ سید زادہ سے خدمت نہ لونگا پھر تونے کیوں سید زادہ کو اپنی خدمت میں رکھا ہے۔ مخدوم نے عرض کی کون سید زادہ میری خدمت میں ہے اُسکا نام کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا نام سید سکندر بن سید مسعود ترمذی ہے جب صبح ہوئی اپنے خادموں سے ڈھونڈ کر سید سکندر کو پایا پوچھا کہ تم نے کیوں اپنی سیادت ظاہر نہ کی۔ آپنے کہا کہ مرشد کے حضور میں اپنے خاندان کا فخر کرنا بے ادبی و گستاخی سمجھا تھا۔ حضرت مخدوم بہت خوش ہوئے اور بکمال محبت سے آپکی تربیت کرنے لگے۔ عرصہ قلیل میں توجہات ظاہری و باطنی سے فیوضات صوری و معنوی میں ممتاز ہوئے درجہ ولایت کو پہونچے۔ حضرت مخدوم نے آپکو اجازت خلافت نعمت بزرگان کبار کی عطا کی اور تمام تبرکات بزرگوں کے آپکو عنایت فرمائے اور اپنا تاج و

خرقہ فقر پہنا کر تمام قصبہ اوچ کے محلوں میں پھرایا۔ اور زبان سے فرمایا کہ میں بھی جہانیاں جہاں گشت ہوں اور تو بھی جہانیاں جہاں گشت ہے اُس دن سے لقب آپکا جہانیاں جہاں گشت ہوا۔ اور شہر دہلی کو سلطان فیروزشاہ کے پاس بھجوایا اور تاکید کی کہ شہر منگلور ملک کاٹھیاواڑ کو جا۔ وہاں کا راجہ کنور پال دشمن اسلام ہے۔ اُسکو دعوت اسلام کی کرو۔ اگر اُس نے قبول نہ کیا تو اُس سے لڑائی کرو حق تعالیٰ تمکو فتح و نصرت دیگا۔ وہاں رہکر ہدایت مخلوق میں مشغول رہو۔ چند مرید خاص آپکے ہمراہ دہلی میں آئے۔ سلطان فیروز بادشاہ دہلی نے آداب مریدانہ بجالایا اور سردار عزیز الدین کو بڑا لشکر دیکر آپکے ہمراہ بلاد گجرات کی راہ سے منگلور کو جو دریائے تنور کے کنارے پر ملک سورٹھہ میں ہے روانہ کیا۔ وہاں کے راجہ نے اسلام قبول نہ کیا بلکہ جنگ کے لئے مستعد ہوا۔ بہت آپکے رفیق مریدین شہید ہوئے۔ آخر وہ راجہ مقتول ہوا اور فتح و نصرت خدا نے اہل اسلام کو دی۔ شہداؤں میں سے ضیاء الدین ولی اور کئی بزرگ ایک مقبرہ میں شہر منگلور کے بازار میں دروازہ غربی کے قریب مدفون ہیں۔ سردار عزیز الدین نے عرض کی کہ حکم سلطان فیروز کا ایسا ہوا ہے۔ کہ حکومت اس ملک کی آپ کریں حضرت نے فرمایا۔ کہ فقیر کو حکمرانی سے کچھ نسبت نہیں فقط مرشد کا حکم بجالایا ہوں۔ اور واسطے ترویج اسلام کے آیا ہوں۔ الحمد للہ والمنہ خدا نے وہ کام سرانجام کو پہونچایا۔ غرض سردار عزیز الدین نے ایک گاؤں بنام دیول پور آپکی خانقاہ کے خرچ کے واسطے مقرر کر دیا۔ اور بادشاہی فرمان جاگیر معافی آپکے نام سے نسلاً بعد نسلاً کے لئے بادشاہ سے منگوا دیا اور ایک حاکم بادشاہ کی جانب سے وہاں مقرر کر کے واپس دہلی کو چلا گیا۔ آپ نے اُس انعامی گاؤں کا نام مخدوم پور رکھا اُس میں ایک مسجد بنوائی۔ ہزاروں مخلوق وہاں کی آپ سے فیضیاب ہوئی۔ ابھی تک وہ معاش انعام آپکی اولاد کے قبضہ تصرف میں چلا آتا ہے۔ آپ کی وفات دسویں ربیع الثانی ۸۲۵ہجری کو واقع ہوئی اور منگلور میں آسودہ ہیں **نسب نامہ**۔ اس بزرگ کی اولاد میں مولوی سید سلطان میاں مرحوم واعظ جو بمبئی میں تشریف رکھتے تھے بزرگ عالم زاہد تھے۔ ۱۲۹۵ہجری میں رحلت فرمائی۔ بمبئی میں مدفون ہیں۔ انکا نسب نامہ ذیل میں مندرج ہے۔ مولوی سید سلطان میاں واعظ بن سید عمر بن سید باقر بن سید ہاشم بن سید ابراہیم بن

سید سکندر ثانی بن سید شیخ جیو بن سید راجو - بن سید آدم بن سید سکندر بن سید مسعود ترمذی صاحب ولایت منگلور کاٹھیاواڑ قدس اسرارہم + (من کتاب ریاض الاولیا)

حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ بھروچی قدس سرہ صاحب بیجاپور

نسب نامہ آپکا کتاب مجمع الانساب میں یہ تحریر ہے حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ بن شاہ روح اللہ بن سید احمد بن سید فتح اللہ بغدادی بن سید محمود بن سید سادات برکت اللہ بن سید طٰہٰ بن سید قیام الدین بن سید محسن الدین بن سید عبدالسلام بن سید خالد بن سید محمد بن سید محمود بن سید فضل الدین بن سید عیسیٰ بن سید حسن خاطب بن حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم آپ مشاہیر علمائے کرام وکبرائے اولیائے عظام سے ہیں - آپ شہر بھروچ سے احمد آباد تشریف لائے اور خدمت میں مولانا شاہ وجیہ الدین گجراتی کی علم ظاہری و باطنی کو اخذ کیا اور خرقہ خلافت قادریہ وچشتیہ کو اُن سے حاصل کیا - اور مشائخین کرام ہمعصر سے ملاقات کرکے فیوضات جمیع سلاسل کے اخذ کئے اور پھر بھروچ آکر علم ارشاد و ہدایت کو بلند کرکے صدہا کو اسلام سے بہرہ ور کر دیا - عالم ربّانی بزرگ وقت صاحب تصرفات تھے کتاب روضۃ الاولیاء میں آپکا حال مفصل لکھا ہے - آپکے خلفائے کاملین سے مولانا شاہ حبیب اللہ صبغۃ اللٰہی مشہور ومعروف ہیں جو اپنے عصر میں بڑے عارف باللہ اور شیخ الوقت تھے - وفات حضرت شاہ صبغۃ اللہ کی ۲۷ - جمادی الاول ۱۰۱۵ھ مدینہ منورہ میں واقع ہوئی اور وہاں مدفون ہیں - تاریخ وفات

صبغۃ اللہ عامل کامل ہیچ شک نیست در ولایت او رفت در یکہزار و پانزدہ سال		رونق بزم دین رسول اللہ خلق ہا فیضیاب از درگاہ زین سرائے سپنج پر غم و آہ	[illegible]

حضرت سید محمد مدرس بیجاپوری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا روضۃ الاولیا میں یہ مرقوم ہے - سید محمد مدرس بن سید عبدالرحمن قادری

برادر حقیقی شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ بن شاہ روح اللہ بن سید احمد بن سید فتح اللہ بغدادی سے حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم کو پہونچتا ہے۔ بڑے بزرگ عالم ربانی فاضل اجل تھے۔ شب و روز علوم ظاہری کا درس دیا کرتے انوار فیضان علوم آپکے تمام ملک دکن میں جاری تھے۔ ۲۳۔ شوال سنہ ۱۰۸۴ ہجری میں وفات پائی اور مدینہ منورہ میں مدفون ہیں۔ تاریخ وفات

وفات السید محمد الولی فی بلد ابیہ محمد النبی

اُنکے فرزند سید زین الدین جو عالم کامل اور مشاہیر علمائے دکن سے ہیں۔ ۲۲۔ صفر سنہ ۱۱۲۴ ہجری میں وفات پائی مدفن یمن ساحل دریا۔ اُنکے فرزند شاہ صبغۃ اللہ فضائل علوم سے آراستہ تمام عمر درس و تدریس و اشاعت علوم دینیہ میں صرف کی اور ارکاٹ میں سکونت پذیر تھے۔ اُنکے فرزند چار تھے۔ حاجی سید حسن مشاہیر مشائخین سے تھے مدفن اندرون حصار بیجاپور اولاد آپکی ملک ارکاٹ میں رہتی ہے۔ شاہ پیر محمد کملائے مشائخین احمد آباد سے ہیں۔ مدفن احمد آباد گجرات قوم بواہیر آپکے تمام معتقد ہیں۔ سید عبد الرحمن شیخ الوقت تھے۔ متوفی ۱۱۔ ربیع الثانی سنہ ۱۱۹ھ مصنف نفس رحمانی مدفن بیجاپور متصل جامع مسجد۔ سید کریم محمد ولی کامل مظہر تجلیات ربانی تھے فیض و ارشاد آپکا مشہور ہے۔ متوفی ۲۴۔ جمادی الآخر سنہ ۱۱۰۱ ہجری مدفن اندرون حصار بیجاپور قریب مسجد جامع ۔ (از روضۃ الاولیا مصنفہ محمد ابراہیم زبیری)

نسب نامہ ۔ سید شاہ برہان الدین قادری شطاری ساکن ارکاٹ ملک مدراس۔ سید شاہ برہان الدین بن سید علی بن ثانی شاہ صبغۃ اللہ بن سید محمد ثانی بن سید علی محمد بن سید عبد الرحمن بن سید محمد مدرس بن شاہ صبغۃ اللہ بن سید روح اللہ بن سید احمد سید فتح اللہ بن سید محمود بن سید سادات برکات بن سید سادات قایم بن سید سادات محسن بن سید سادات محمد بن سید سادات عبد السلام بن سید خالد بن سید محمد بن سید محمود بن سید فضل الدین بن سید علی بن سید حسن خاطب بن حضرت سیدنا موسیٰ کاظم قدس سرہ ۔ آپ مشاہیر کملائے مشائخین ارکاٹ سے ہیں۔ صاحب کشف و کرامات اور جامع حالات تھے۔ روز پنجشنبہ بوقت صبح ۱۸۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۱ ہجری میں انتقال فرمایا۔ مقام تاجپور ملک ارکاٹ میں مدفون ہیں۔

(رسالہ اولیائے بیجاپور)

حضرت سید شرف الدین مشہدی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ ہے - سید شرف الدین بن سید علی بن سید عالم بن سید راجو بن سید احمد بن سید شاہ میر بن سید شہاب الدین بن سید قطب الدین بن سید شرف الدین بن سید اسحاق بن سید اسمٰعیل بن سید حسین بن سید علی بن سید حسین بن سید عبد الصمد بن سید محمد بن سید عبد الرحیم بن سید عبد الصمد بن سید عبد الرحیم بن سید حسن بن سید علی بن سید اسماعیل بن سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم - آپ بڑے عالم کامل و اصل باللہ تھے ۷۲۴ھ ہجری میں تولد ہوئے - ملک گجرات میں آپنے چشمۂ فیوضات ظاہری و باطنی کا جاری کر رکھا تھا - ہزارہا لوگ تشنگان علوم سیراب ہوئے ۸۰۰ھ ہجری ۱۸ - رجب کو انتقال فرمایا - اور قصبہ مخدوم پور میں قریب بھڑوچ کے مدفون ہیں - الحال احمد آباد میں آپکی اولاد موجود ہے - نسب نامہ مولوی شرف الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا یہاں لکھا جاتا ہے - مولوی شرف الدین بن سید مرتضیٰ بن سید غلام محمد بن سید مصطفےٰ بن سید غلام محمد بن سید مصطفےٰ بن حضرت مخدوم سید شرف الدین مشہدی قدس اسرارہم - مولوی صاحب مذکور اپنے آباو اجداد کے طریقہ کو احیا رکھتے ہیں اور ہمیشہ شاگردوں کی تعلیم میں مشغول ہیں +

حضرت سید حسام الدین قتال زنجانی قدس سرہ

آپ مشاہیر اولیائے کرام دکن سے ہیں - مرید و خلیفہ حضرت سید میراں اشرف جہانگیر سمنانی صاحب کچھوچھہ کے ہیں - نسب نامہ آپکا یہ ہے - سید حسام الدین قتال زنجانی عرف سید السادات بن سید علی اکبر بن سید نجم الدین بن سید ضیاء الدین بن سید نجیب اللہ بن سید حسن زنجانی بن سید احمد بن سید محمد بن سید عیسیٰ بن سید سلیمان بن سید یوسف بن سید مجاہد الدین بن سید منصور بن سید عبد العزیز بن سید طاہر - بن سید اسحاق بن سید مظفر بن سید سالم بن سید عبد اللہ بن سید اسماعیل بن حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم - ہزارہا لوگوں نے آپ سے فیض پایا - اسلام آپکی ذات سے دکن میں پھیلا - بڑے کامل درویش صاحب ولایت تھے

سنہ ۸۳۲ ہجری میں انتقال فرمایا - اور محی آباد عرف پونہ میں آپکا مزار پرانوار ہے - اس بزرگ کی اولاد پونہ میں سکونت پذیر ہے - حق سبحانہ تعالیٰ اُنکو اپنے بزرگوں کے طریقہ پر چلنے کی توفیق نیک عطا فرمائے ؎

حضرت مخدوم سید احمد چرمپوش قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے - مخدوم سید احمد چرمپوش بن سید موسی ہمدانی بن سید مبارک بن سید جعفر بن سید ابراہیم بن سید سلیمان بن سید عبدالکریم بن سید عبدالحکیم بن سید عبدالشکور بن سید نعمت اللہ بن سید عبدالمجید بن سید عبدالرحیم بن سید اسحاق بن سید احمد بن سید محمود بن سید اسماعیل بن سید عبدالرحمن بن سید قاسم بن سید نور بن سید یوسف بن سید رکن الدین بن سید علاء الدین بن سید یحیی بن سید زکریا بن سید حسن بن سید قشری بن سید عمر بن سید عبداللہ بن سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہم - یہ بزرگ جامع کشف وکرامات و خوارق عادات مشاہیر اولیائے کاملین سے ہیں - مخدوم سید شہاب الدین پیر جگجوت کے نواسہ ہوتے ہیں - بڑے بزرگ عارف باللہ تھے ؎ (منقول از کنز الانساب)

بیان اولاد سیدنا حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ

آپ امام ہشتم ایمہ اہلبیت سے ہیں - فرزند حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم کے تھے مقام مدینہ شریف گیارھویں ربیع الاول روز پنجشنبہ سنہ ۱۵۳ ہجری میں تولد ہوئے اور نویں صفر روز جمعہ سنہ ۲۰۳ ہجری امیر المومنین مامون عباس کے زمانہ میں وفات پائی - اور سناباد یعنے مشہد مقدس میں مدفون ہوئے صاحبزادے آپکے یہ ہیں - حضرت سیدنا امام محمد تقی الجواد - سید احمد القراح - سید حسن لعاب - سید جعفر - سید اعلی - سید ابراہیم - **تاریخ وفات**

آں امام زماں علی رضا	ہادی و مہدی رجال و نسا
ذات او را امام ضامن داں	بہر ما روز حشر ضامن داں
بادشاہ جہانیاں است او	مہر عدن و مہر جناں است او
بود آدینہ و نہم ز صفر	کہ ز دنیا امام کرد سفر

سال ترحیل آں امام زماں	خردم گفت صاحب ایماں
روضۂ او بمشہد ہست عیاں	ہمچو خورشید بر فلک رخشاں

حضرت مخدوم خواجہ سید زین الدین شیرازی قدس سرہ صاحب دولتاباد

نسب نامہ آپکا رسالہ سلسلۃ السادات میں یہ مرقوم ہے سید زین الدین شیرازی بن سید داؤد بن سید حسین بن سید حامد الدین بن سید طاہر بن سید علاء الدین بن سید احمد رونده بن سید قطب الدین بن سید داؤد بن سید کبیر الدین بن سید شمس الدین بن سید احمد بن سید علی قدوعی بن سید حسن بن سید احمد الحراج بن سیدنا حضرت امام علی موسی رضا رضی اللہ عنہم - آپ مشاہیر علمائے ربانی اور کبرائے اولیائے دکن سے ہیں - بس عظیم القدر بزرگ عصر اکمل خلفائے حضرت قطب الاولیا برہان الدین کے ہیں - عمر عزیز کو آپنے صرف یاد الٰہی اور درس و تدریس میں ہمیشہ گذاری بعد رحلت پانے پیر کے مسند ارشاد کو زینت بخشی - سلطان محمد شاہ بہمنی بن سلطان علاء الدین حسن کانکوئی اور نصیر خاں فاروقی والئے خاندیس وغیرہ آپکے معتقد تھے حسب الارشاد کنارۂ رود تپتی پر ۸۰۰ھ ہجری میں نصیر خاں فاروقی نے دو شہر آباد کئے ایک کا زین آباد اور دوسرے کا نام برہانپور رکھا - چوبیسویں ربیع الاول ۸۰۳ھ میں رحلت فرمائے ملک جاوداں ہوئے - مزار آپکا خلد آباد عرف روضہ میں مشہور ہے +

حضرت مولانا احمد خواجگی کاشانی قدس سرہ

سلسلہ جدیہ آپکا یہ ہے مولانا احمد خواجگی کاشانی بن سید جلال الدین ثانی بن سلطان جلال الدین بن سید کمال الدین بن سید برہان الدین بن سید محمد دیوانہ بن سید برہان الدین قلجی بن سید کمال الدین بن سید جلال الدین بن سید حسین بن سید حسن بن سید محمد بن سید احمد بن سید عبد اللہ افضل بن سید حسن طالب بن سیدنا حضرت امام علی موسی رضا رضی اللہ عنہم - آپ اولیائے کاملین ملک بخارا سے ہیں - سکندر خاں والئے بخارا آپکا مرید تھا - بیٹا اُسکا جوان عبد اللہ خاں نام جوانی اور دولت کی مستی میں خراب و بدرفتار ہوگیا کسی کی نصیحت مانتا تھا - سکندر خاں نے

آپ سے اُسکی بدرفتاری کی شکایت کی اور اُسکے حق میں دعائے خیر کی التجا کی۔ مولانا نے دعا
کی۔ دعا جناب باری میں قبول ہوئی۔ اُس وقت خواجہ دیوانہ بخارا سے سو کوس کے فاصلہ
پر کوہستان میں تھے۔ بحکم الٰہی ایک قدم میں بخارا کو تشریف لائے۔ اور محل شاہی میں داخل
ہوئے دربانوں نے آپکی ہیبت ناک صورت دیکھکے منع نہ کیا۔ آپ محل سرا میں جس جگہ
سکندر خاں تھا چلے گئے وہ دیکھکر گھبرایا۔ اور پوچھا آپ کون ہیں۔ کہاں سے تشریف لائے
آپنے فرمایا میں محتسب ہوں۔ تیرے بیٹے کی تنبیہ کے لیئے آیا ہوں۔ بیت

منم آں محتسب حق کہ ہم از جانب حق	پئے ساغر شکنی سنگ بدست آمدہ ام

عبداللہ خاں آپکی آواز سنکر اپنے حجرے سے نکل بھاگا۔ آپنے ایک لکڑی اُسکی پشت پر
ماری اور شیشہ و ساغر و آلات لہو و لعب توڑ ڈالے اور چلے گئے۔ کہتے ہیں کہ اُس نے
اُسی روز سے شراب ترک کردی۔ اور برکت سے اُس لکڑی کی قزلباشوں کی جنگ میں
سلطان اسماعیل صفوی سے انتقام لیا اور فتح و نصرت حاصل کی۔ مولانا کے اکثر رسائل
سلوک و تصوف میں یادگار زمانہ ہیں سنہ ۹۴۸ ہجری میں آپنے انتقال فرمایا۔

حضرت حاجی سید وارث علی شاہ قدس سرہٗ

ملفوظ مطبوعہ میں آپکا یہ نسب نامہ مرقوم ہے۔ حاجی سید وارث علی بن سید قربان علی بن سید
سلامت علی بن سید کرم اللہ بن سید میراں سید احمد بن سید عبدالاحد بن سید عمر بن سید
زین العابدین بن سید عمر بن سید عبدالواحد بن سید عبدالاحد بن سید اعلی الدین بن سیدنا
حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہم آپ مشائخین متاخرین ہندوستان سے ہیں۔ شیخ کامل
عابد زاہد۔ قانع تھے۔ حاجی خادم علی شاہ سے نعمت خلافت قادریہ کی اخذ کی۔ صدہا لوگ
آپ سے فیضیاب و بہرہ مند ہوئے ملک عرب وغیرہ کی خوب سیاحت کی۔ ہر ایک بزرگ
سے فیض حاصل کیا اور حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کی روح مبارک سے فیض اویسہ آپکو
پہونچا ہے۔ خوارق عادات آپ سے بہت سرزد ہوئے ہیں۔ سنہ ۱۲۳۳ ہجری کو دیوی شریف
میں تولد ہوئے اور تیرھویں صدی کے آخر میں ملک جاودانی کی جانب راہی ہوئے۔

حضرت سید محمد شاہ دولہ برہانپوری قدس سرہٗ

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے - سید محمد شاہ دولہ بن سید محمد ہاشم بن سید صالح الدین بن سید سعید الدین بن سید نور علی محمد بن شاہ امام الدین مدفن گجرات - بن کبیر الدین بن صدر الدین - بن سید شمس الدین بن شہاب الدین بن پیر نصیر الدین - مدفن لاہور سے ملکر حضرت سیدنا امام علی موسیٰ رضا کو پہونچتا ہے - آپ بڑے بزرگ صاحب کشف و کرامات و جذبات و حالات تھے برہانپور میں سکونت پذیر تھے - اکثر ہنود ملک گجرات و کاٹھیاواڑ کے آپکے معتقد ہیں - کہتے ہیں کہ آپنے اُنکے دوارکا و کاشی کے معابد کو یہاں دکھلا دیا - راقم نے اس بزرگ کا حال جلد سوم تاریخ الاولیا میں مفصلاً تحریر کیا ہے - غرض آجتک ہنود گجرات کے آپکی خدمت کیا کرتے ہیں - اور بڑے اعتقاد سے اس بزرگ کی اولاد کی عزت و حرمت کرتے ہیں - آپکا مزار پُر انوار برہانپور کے قریب بہادر پورہ میں مشہور ہے - ۲۵ - رجب ۱۰۹۶ھ ہجری میں رحلت فرمائی ۔ الحال آپکی اولاد میں حضرت سید شاہ اشرف علی و سید شاہ عابد علی سلمہما اللہ تعالیٰ اپنے بزرگ کے سجادہ کو زینت بخش ہیں - راقم سے اگرچہ ملاقات جسمانی نہیں - لیکن مراسلات سے کبھی کبھی دل کی محبت بڑھجاتی ہے ۔ (من تذکرہ برہانپور)

حضرت سید داؤد کرمانی چونی دال قدس سرہٗ

خزینۃ الاصفیا میں نسب نامہ آپکا یہ تحریر ہے - سید داؤد کرمانی بن سید فتح اللہ بن سید مبارک بن سید فیض اللہ بن سید صفی الدین آدم بن سید تقی الدین بن سید عبد المجید بن سید عبد الحفیظ بن سید عبد الرشید بن سید ابو الغنائم بن سید ابو المکارم بن سید ابو المحاسن بن سید ابو الفیض بن سید ابو الفضل بن سید عبد الباقی بن سید ابو المعانی بن سید ابو الواہب بن سید ابو الحیات بن سید محمد بن سید محمد شاہ بن شاہ محمد میر بن سید مسعود بن سید محمود بن سید ابو احمد - بن سید داؤد بن سید ابراہیم بن سید محمد بن موسیٰ مبرقع بن سیدنا امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہم آپ مشاہیر سادات عظام اور کبرائے اولیائے کرام سے ہیں صاحب تصرفات ظاہری و باطنی -

جامع حالات وجذبات تھے۔ مدتوں تک ریاضت کشی میں مشغول رہے۔ وفات آپکی ۹۸۲ھ سنہ ہجری میں واقع ہوئی اور مزار آپکا تنبر گڑھ میں ہے۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا کنز الانساب میں یوں مرقوم ہے۔ خواجہ قطب الدین بختیار اوشی بن خواجہ کمال الدین بن خواجہ سید محمد بن سید احمد بن سید حسام الدین بن سید رشید الدین بن سید رضی الدین بن سید حسن معروف بن سید محمد اسحاق بن سید محمد جواد بن سید علی سجاد بن سید جعفر ثانی بن سیدنا حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہم ۔ آپ اکابر اولیاء و اجلہ اصفیائے ہند سے ہیں مستجاب الدعوات تھے۔ اصل آپکی خاندان اوشی سادات سے ہے۔ جو ماورار النہر کے قریب ایک مشہور قصبہ ہے۔ خرقہ فقر و ارادات کو حضرت خواجۂ خواجگاں خواجہ معین الحق والدین چشتی سے حاصل کیا۔ آپکے والد نے ایام طفلی میں رحلت فرمائی۔ والدہ نے آپکی پرورش میں سعی بلیغ کی کہتے ہیں۔ کہ حضر علیہ السلام نے آپکو حضرت شیخ ابوحفص اوشی کی خدمت میں لے گئے۔ اور تعلیم ظاہری کے لئے اُنہیں سپرد کیا۔ چنانچہ تھوڑے دنوں میں آپنے علم ظاہری کو کمال درجہ حاصل کیا۔ اور پھر چند روز سے خدمت میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی آئے۔ اور خرقۂ فقر خلافت چشتیہ کو حاصل کرکے دہلی کے درجہ قطبیت پر مامور ہوئے۔ اور خلق کی ہدایت میں مصروف رہے۔ ہزارہا لوگ آپکے فیوضات باطنی سے مالا مال ہوئے۔ سلطان شمس الدین التمش بادشاہ دہلی آپکا مرید ہوا۔ ایک وقت آپنے اُسکو اپنی آستین سے گرم روٹیاں جسکو کاک کہتے ہیں نکالکر کھلائیں۔ اس لئے آپ کاکی مشہور ہوئے۔ وفات آپکی چودھویں ربیع الاول ۶۳۴ سنہ ہجری میں واقع ہوئی۔ مزار آپکا دہلی میں مشہور ہے۔ **تاریخ وفات**

فیض بخش جہاں بصدق ویقیں	قطب آفاق خواجہ قطب دیں
عقل تاریخ نقل آں محمود	آپ جنت بقطب دیں فرمود

حضرت سید میٹھا لاہوری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا حدیقۃ الاولیاء میں اس طرح مرقوم ہے۔ سید میٹھا ابن سید جمال الدین بن

سید محمد بن سید کریم الدین بن سید نور الدین بن سید آدم بن سید علی جعفر بن سید محمد بن سید یوسف
بن سید محمود بن سید احمد بن سید عبد اللہ اشقری بن سید جعفر بن سید محمد الجواد بن سیدنا امام
علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہم - یہ بزرگ بڑے صاحب کمال تھے والد آپکے خوارزم سے ہندوستان
کی جانب آئے اور لاہور میں سکونت کی - علوم ظاہری و باطنی اپنے والد بزرگ سے حاصل کیا -
بعد انتقال فرمانے والد ماجد کے آپنے سجادہ مشیخت کو زیب و زینت بخشی - آپ شیریں زبان اور
اور خوش مقال تھے - اس لئے آپ سید میٹھا مشہور ہیں - ۱۰۶۶ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور
لاہور میں آسودہ ہیں ☆ (من حدیقۃ الاولیا)

حضرت سید شاہ ابو العلی مشہدی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا کنز الانساب میں یہ تحریر ہے - سید شاہ ابو العلی بن سید محمد حیات بن سید محمد برکات
بن سید مبارک بن سید جعفر بن سید مظفر بن سید حیدر بن سید شاہ ابو الحیات بن ابو البرکات
بن سید احمد بن سید محمد بن سید عبد اللہ ثانی بن سید عبد الجلیل بن سید محمد خلیل بن سید جمیل
بن سید علی بزرگ بن سید مصطفےٰ بن سید عبد اللہ اکبر بن سید مجتبیٰ بن سید ابراہیم مرتضیٰ بن
سیدنا امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہم ☆ (منقول از کنز الانساب)

سید شاہ احسان اللہ بن سید امیر اللہ بن سید عنایت اللہ بن سید مسعود بن سید محبوب
بن سید منصور بن سید مظفر بن سید سلطان بن سید نصیر الدین بن سید معین الدین بن
سید فرید الدین بن سید ابراہیم - بن سید نظام الدین بن سید احمد بداونی بن سید علی ابیال بخاری
بن سید عبد اللہ بخاری بن سید حسین بخاری بن سید علی بخاری بن سید احمد بخاری - بن سید
آل عبد اللہ بخاری بن امام جعفر مدنی بن امام جعفر مدنی بن امام ہادی مدنی بن امام جواد مدنی بن
امام علی موسیٰ رضا مشہدی رضی اللہ عنہم ☆

بیان اولاد سیدنا حضرت امام تقی الجواد رضی اللہ عنہ

آپ امام نہم ائمہ اہلبیت سے ہیں - فرزند دلبند حضرت سیدنا امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں تقی اور جواد آپکا لقب ہے - ولادت آپکی روز جمعہ دسویں رجب ۱۹۵ھ ہجری مدینہ منورہ میں ہوئی - اور سلخ ذیقعدہ ۲۲۰ھ ہجری سہ شنبہ کو معتصم باللہ کے عہد خلافت میں زہر سے شہادت پائی اور بغداد میں آسودہ ہیں - صاحبزادے آپکے یہ ہیں - حضرت امام علی النقی العسکری حضرت موسیٰ مرقعی - حضرت جعفر المشہور بعلی - حضرت عبداللہ - "تاریخ رحلت"

آں امام تقی جواد زماں	لقب او زکی و قانع داں	
متقی بود ذات والایش	پاک بود از جمیع آلایش	
سلخ ذیقعدہ و سہ شنبہ بود -	کہ تقی سوئے خلد عزم نمود	
سال سم دادن تقی زماں	دیں زہر دم ہروں شدہ برخواں	
مرقد پاک اوست در بغداد	رحمت حق ہمیشہ برے یاد	

حضرت سید شاہ وجیہ الدین گجراتی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے سید شاہ وجیہہ الدین گجراتی بن قاضی سید نصر الدین قاضی سید عماد الدین بن سید عطاء الدین بن سید معین الدین بن سید بہاؤالدین تکی بن سید کبیر الدین بن سید ظہیر الدین بن سید شمس الدین بن سید بدر الدین بن سید علم الدین بن سید بہاؤالدین بن سید جمال الدین بن سید احمد بن سید مجتبیٰ بن سید منتجب الدین بن سید مرتضیٰ بن سید محمد عریضی بن سید احمد بن سید موسیٰ مرقعی بن حضرت سیدنا امام محمد تقی الجواد رضی اللہ عنہم -

آپ علمائے ربانی اور اولیائے کبار گجرات سے ہیں - غوث العالم حضرت محمد غوث گوالیری کے خلفائے کاملین سے ہیں - اُستاد البشر اور علی الثانی آپکا خطاب تھا - تمام ملک گجرات ودکن آپکے فیوضات ظاہری و باطنی سے مملو ہے - آپکے خاندان میں اکثر علما و فضلا گذرے ہیں - چنانچہ اکثر بزرگوں کا حال کتاب تاریخ الاولیا جلد دوم وسوم میں مرقوم ہوا ہے - سلخ محرم ۹۹۸ھ ہجری کو آپنے رحلت فرمائی اور احمد آباد گجرات میں آسودہ ہیں تاریخ وفات

قدوۃ الاصفیا وجیہ الدین	عالم حق نما وجیہ الدین	
علوی بود آں ستودہ صفات	مسقط الراس و مدفنش گجرات	

عقل تاریخ سال آں بنوشت — علوی صاحب جمال بہشت
گفتہ ام سال نقل او بہ یقیں — خلد مسکن عجیب وجیہ الدین

آپکی اولاد احمدآباد گجرات میں سکونت رکھتی ہے۔ اور بادشاہی جاگیرات و انعام موجود ہیں چنانچہ الحال میرے محب سید عبدالحق عرف بڑامیاں صاحب سلمہ ربہ احمدآباد میں بزرگوں کے سجادہ مشیخت پر زینت بخش ہیں جنکا نسب نامہ یہ ہے۔ سید عبدالحق عرف بڑامیاں بن سید عبداللہ بن سید شجاع الدین بن سید فیض اللہ بن سید اسداللہ ثانی بن سید رحمت اللہ بن سید حسین الدین بن سید غلام علی بن سید شاہ اسداللہ بن سید عبداللہ بن سید شاہ وجیہ الدین گجراتی قدس اسرارہم سید شاہ وجیہ الدین کے دوسرے برادر حقیقی شاہ برہان الدین کی اولاد میں حضرت قطب الوقت مخدوم سید ہاشم علوی بیجاپوری ہیں۔ آپ مشاہیر اولیائے کاملین سے ہیں صاحب تصرفات ظاہری و باطنی تھے متوفی ۹۔ ماہ رمضان سنہ ۱۰۵۶ ہجری بیجاپور میں آپکا مزار ہے

نسب نامہ۔ سید ہاشم علوی بن شاہ برہان الدین بن قاضی نصر اللہ احمدآبادی قدس اسرارہم الحال اولاد آپکی وہیں سکونت رکھتی ہے۔ **نسب نامہ** شاہ وجیہ الدین پیرزادہ بیجاپوری کا ذیل میں مرقوم ہے۔ حضرت شاہ وجیہ الدین پیرزادہ بن شاہ برہان الدین متوفی ۳ صفر سنہ ۱۲۶۱ ہجری بن وجیہ الدین متوفی ۹۔ ربیع الاول سنہ ۱۲۳۲ ہجری بن سید شاہ عبداللہ حسینی متوفی سنہ ۱۲۴۶ ہجری بن شاہ وجیہ الدین بن شاہ مرتضی بن شاہ برہان بن شاہ مرتضی بن قطب الافراد حضرت سید شاہ ہاشم حسینی العلوی قدس سرہ۔ (از رسالۂ ہاشمیہ نوشتہ سید غلام جیلانی مرحوم پیرزادہ گومرسی) ضلع خاندیس میں شاہ برہان الدین کی اولاد موجود ہے چنانچہ قاضی سید مرتضی عرف بچو میاں صاحب مرحوم خاندیس میں مستثنا تھے اور تاریخ الاولیا کے لکھنے میں راقم کو احمدآباد گجرات کی سیاحت میں بڑی مدد دی ہے۔ الحال انکے فرزند سید مقبول علی زاد عمرہ اندول میں حیات ہیں۔ تاریخ رحلت طبعزاد والد ماجد جامع اوراق ہذا۔

بچو میاں چوں قضا کرد از جہاں — خویش و بیگانہ شدہ غمگین حال
بود سید متقی صابر خلیق — قانع و شاکر عجب شیریں مقال

رفت سید متقی تاریخ سال ۱۳۰۴ھ	گفت ہاتف بہر فوت آں عزیز

حضرت سید شاہ طٰہٰ شطاری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے۔ سید شاہ طٰہٰ بن سید قیصر اللہ بن سید میر ہزاری بن سید قاسم بن سید برہان بن سید ہادی بن سید حسین بن سید مرتضی بن سید مصطفے بن سید احمد ہیابانی بن سید معزالدین بن سید مظفر بن سید شہاب الدین بن سید جلال الدین بن سید نصر اللہ بن سید حسین جنگ جوی بن سید سراج الدین بن سید محمود موسیٰ بن سید عبد القدوس رومی بن سید عبد اللہ رومی بن سید قیام الدین بن سید موسیٰ بلخی بن سید جعفر ثانی بن سیدنا حضرت امام محمد نقی رضی اللہ عنہم۔ یہ بزرگ بڑے عارف باللہ تھے۔ شاہ علی الدین شطاری کے مرید و خلیفہ ہیں اور وہ حضرت سید شاہ محمد سعید شطاری ٹلہیری قدس سرہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ گجرات و دکن آپکے فیض سے مملو ہے۔ ۲۴۔ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۶ ہجری کو نقل مکان کیا۔ اور پیپلنار میں آپکا مزار ہے۔ تاریخ رحلت مصنفہ بختو میاں عرف غلام احمد سورتی مرحوم۔

پیشوائے طریقۂ شطار	شد ز دنیا بطرف دار قرار
بست و چہارم ربیع اول بود	روز پنجشنبہ چونکہ نقل نمود
از جہاں شد چو داخل جنات	از سر صدق و جود سال وفات
گفت ہاتف چو او برحمت شد	شاہ سید طٰہٰ بجنت شد
مرقد پاک او بہ پیپلنار	جن و انس اند روز و شب زوار

الحال آپکے فرزند حضرت سید بابا میاں صاحب سلمہ ربہ۔ پیری مریدی میں مصروف رہتے ہیں۔ اپنے بزرگوں کے طریقہ کو احیا رکھتے ہیں اور راقم کے حال پر نظر عنایت رکھتے ہیں۔ (من کتاب ریاض الاولیاء)

حضرت میراں سید حسام الدین تیغ برہنہ قدس سرہ

آپ اولیائے متصرفین مشاہیر متقدمین سے ہیں۔ آپکا سلسلہ حضرت موسیٰ مبرقع بن حضرت

امام محمد تقی رضی اللہ عنہ کو پہونچتا رہے - دہلی سے ملک دکن میں آکر احسن آباد گلبرگہ میں قیام فرمایا اور وہاں علم ارشاد و ہدایت بلند کیا - دکن میں آپکے قدوم کی برکت سے اسلام نے بڑی رونق پائی - انوار مقامات و خوارق عادات زبان زد خلایق ہیں - حضرت مخدوم شیخ سراج جنیدی و میر سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہما - آپکے کئی سال بعد تشریف لائے - شمشیر ولایت جلال آپکی ہمیشہ برہنہ رہتی اس لیئے تیغ برہنہ مشہور ہیں ۲۷ ربیع الاول ۸۰۶ھ ہجری میں رحلت فرمائی - گلبرگہ میں آسودہ ہیں - آپکے فرزند حضرت سید اعزالدین حسینی جامع حالات وبرکات صاحب کشف وکرامات تھے - استفادات صوری ومعنوی اپنے والد ماجد سے حاصل کیا - اور خرقہ خلافت وارادت اُن سے اخذ کیا - بعد وفات پانے والد کے مسند ارشاد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوکر ہدایت خلق میں مشغول ہوئے - صدہا لوگوں کو راہ ظاہری و باطنی پر لاکر چراغ ہدایت سے راستہ وصول الی اللہ کا دکھایا - سنہ وفات آپکے معلوم نہیں - آپکی اولاد میں اکثر صاحب علم وفضل گذرے ہیں - الحال اولاد آپکی گلبرگہ میں سکونت پذیر ہے - حق تعالیٰ اُنکو اپنے بزرگوں کے طریقہ پر چلنے کی توفیق نیک عطا فرمائے - آمین ۱۰ (مجمع الانساب)

بیان اولاد حضرت سیدنا امام علی النقی العسکری رضی اللہ عنہ

ولادت آپکی ۱۳ رجب ۲۱۴ھ ہجری مدینہ طیبہ میں واقع ہوئی - آپ حضرت امام محمد تقی کے فرزند رشید ہیں - اور ایمہ اہلبیت میں امام دہم کہلاتے ہیں - کنیت آپکی ابوالحسن اور لقب ہادی ذکی عسکری اور نقی ہے - والدہ آپکی ثمامہ امام الفضل مامون خلیفہ بغداد کی صاحبزادی تھیں - وفات آپکی روز دوشنبہ آخر ماہ رجب ۲۵۴ھ ہجری میں واقع ہوئی - عمر شریف چالیس سال کی تھی - اور مستنصر باللہ خلیفۂ بغداد کے زمانۂ سلطنت میں سرّمن رای کے درمیان سامرہ میں مدفون ہوئے - کتاب بحر الانساب وتحفہ عظمیہ میں تحریر ہے کہ آپ کے چار صاحبزادے تھے - حضرت سیدنا امام حسن عسکری - حضرت حسین اصغر - حضرت جعفر ثانی - حضرت محمد المشہور حیدر رضی اللہ عنہم - تاریخ رحلت

آن نقی زماں امام ہمام	ہادی خلق و رہنمائے انام

بود ذاتش خلاصۂ عالم	قبلہ و کعبۂ بنی آدم
بود دوشنبہ و سیوم ز رجب	کہ نقی شد بسوئے حضرت رب
سال نقلش باتفاق جہاں	گو نقی بود زیب دیں بر خواں
مرقد پاک او بستر من رائے	عالمے راشد است کارکشائے

حضرت خواجہ مودود چشتی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا رسالہ سلسلۂ السادات میں یہ تحریر ہے۔ حضرت سید قطب الدین المشہور خواجہ مودود چشتی بن خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی بن خواجہ سمعان بن خواجہ سید ابراہیم بن خواجہ سید حسین بن خواجہ سید عبداللہ بن خواجہ سید حسین اصغر بن سیدنا حضرت امام علی النقی العسکری رضی اللہ عنہم۔ آپ ولی مادر زاد قطب الاقطاب شمع صوفیاں چراغ چشتیاں صاحب الاسرار مخزن الانوار تھے۔ خرقۂ ارادت و خلافت کو اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا۔ اور سولہ برس کی عمر میں علم ظاہری کو حاصل کرکے علوم باطن کی طرف توجہ کی۔ تھوڑے عرصہ میں مدارج علیا پر پہونچے اور نواح چشت و بلخ و بخارا میں صدہا خلفا آپکے ہیں۔ ہرات اور خطہ پاک چشت میں آپکی اولاد سکونت رکھتی ہے ہوا میں طیراں ہوتے اور کعبہ کا طواف کرکے واپس آتے تھے غرہ رجب ۵۲۷ھ ہجری میں آپنے نقل مکان کیا اور قصبہ چشت میں آسودہ ہیں۔ **تاریخ وفات**

آنکہ مودود چشتیش نام است	گلشن چار باغ اسلام است
عمدہ خانداں چشت آمد	ہادی جانب بہشت آمد
ہست تاریخ نقل آں مسعود	کہ بجنات آب از مودود

نسب نامہ۔ اس بزرگ کی اولاد میں مولانا محمد بن فضل اللہ برہانپوری کا نسب نامہ جو آپکی اولاد میں مشہور ہیں دستیاب ہوا ہے۔ مولانا سید محمد بن سید فضل اللہ نایب رسول اللہ بن خواجہ سید محمد صدر بن خواجہ سید حسین بن خواجہ سید احمد تاج بن خواجہ سید تاج عیسی بن سید فتح اللہ بن سید محمد تاج بن سید محمد بن سید حسین بن سید محمد بن خواجہ سید مودود چشتی قدس اسرارہم۔ حضرت مولانا سید محمد بن سید فضل اللہ بڑے عالم ربانی تھے برہانپور

میں مدرسہ رکھتے تھے۔ اکثر طلبا کو درس علوم ظاہری و باطنی کا دیا کرتے حضرت ابو محمد خضر یمنی آسیری و حضرت شیخ المشایخ محمد ماہ سے فیض نعمت خلافت قادریہ و چشتیہ کو اخذ کیا الحال اس بزرگ کی اولاد میں قاضی حضرت خواجہ سید بدیع الدین صاحب ملکاپور میں عہدہ قضات پر مامور و جانشین ہیں۔ وفات حضرت مولانا سید محمد کی شب دوشنبہ دوسری رمضان سنہ ۱۰۲۴ھ میں واقع ہوئی اور دارالسرور برہانپور میں آسودہ ہیں۔ نسب نامہ

حضرت خواجہ قاضی بدیع الدین صاحب سلمہ اللہ تعالٰے کا یہ ہے خواجہ سید بدیع الدین بن خواجہ سید محمد بن خواجہ سید مظفر بن خواجہ سید محمد بن خواجہ سید محمد اشرف بن خواجہ سید محمد طاہر بن خواجہ سید حسن بن خواجہ سید فضیل بن مولانا سید محمد بن فضل اللہ نائب رسول اللہ قدس اللہ اسرارہم اور آپکے بھائی خواجہ اکرام الدین ہیں۔ اور قاضی خواجہ احمد مرحوم کی اولاد میں خواجہ بدر الدین خواجہ امین الدین خواجہ علیم الدین وغیرہ موجود ہیں۔ ملکاپور۔ برہانپور۔ حیدرآباد دکن میں اس بزرگ کی اولاد میں سے اکثر حضرات رہتے ہیں + تاریخ برہانپور

حضرت قطب العالم سید برہان الدین بخاری قدس سرہ صاحب احمد آباد

نسب نامہ آپکا ملفوظ بخاری میں یہ مرقوم ہے سید برہان الدین قطب عالم بخاری بن سیدنا ناصر الدین محبوب عالم بن سید جلال الدین مخدوم جہانیاں بن سید احمد کبیر بخاری بن سید جلال الدین حسین بخاری بن سید ابو المویدعلی بن سید جعفر بن سید محمد بن سید محمود بن سید احمد بن سید عبداللہ بن سید علی اصغر بن جعفر ثانی بن سیدنا امام علی النقی العسکری رضی اللہ عنہم۔ آپکے جد امجد حضرت سید جلال الدین بخاری حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی کے مرید و خلیفہ میں شیخ عصر تھے ۱۹۔ جمادی الثانی سنہ ۶۹۰ھ ہجری کو رحلت فرمائی اور اوچ میں مدفون ہیں۔ اُن کے فرزند سیدنا صرالدین محبوب عالم بخاری ہیں۔ جو عالم کامل اپنے عصر میں شیخ المشایخ تھے ہزارہا لوگ آپ سے فیضیاب ہیں۔ متوفی سنہ ۷۴۲ھ ہجری۔ اُنکے فرزند حضرت سید برہان الدین قطب عالم بخاری ہیں جو مشاہیر سادات کرام اور اولیائے عظام شہرہ دہر سے ہیں۔ سلطان احمد بن تاتارخاں والئے احمد آباد کے عہد سلطنت میں اوچ سے احمد آباد آئے اور ارشاد

ہدایت کے علم کو کھڑا کر دیا ہزارہا لوگوں نے آپکی ذات بابرکات سے فیض کامل حاصل کیا۔ مشائخین کے درمیان بڑا اعزاز پایا ۸۵۶ھ ہجری کو دار فنا سے رحلت فرمائی اور قصبہ بٹوہ میں قریب احمد آباد گجرات کے آسودہ ہیں۔ اُنکے فرزند سید محمد عرف شاہ عالم بخاری ہیں۔ جو مشاہیر اولیائے گجرات سے مشہور ہیں اور عوام آپکو شاہ منجھن بخاری بھی کہتے ہیں۔ علم ظاہری و باطنی میں کامل اور صاحب ولایت اُس ملک کے ہیں۔ حلیہ آپکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا تھا۔ مرید و خلیفہ سہروردیہ میں اپنے والد ماجد کے اور حضرت قطب الوقت شیخ احمد کھٹو مغربی سے بھی بہت فیض قادریہ مغربیہ باطنیہ حاصل کئے۔ ترویج دین محمدی و تعلیم و تربیت میں مریدوں کی مشغول رہے۔ ملک گجرات و دکن آپکے فیوضات ظاہری و باطنی سے مملو ہے۔ جمادی الاول ۸۸۰ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور احمد آباد میں آسودہ ہیں۔ "تاریخ رحلت حضرت قطب العالم بخاری"

حضرت برہان دیں شیخ کبیر
ہست تولیدش سنحی سید ولی
نیز مخدوم اہل دیں آمد عیاں
سال ترحیلش عیاں شد از خرد
نیز مہدی قطب عالم مقتدا۔
سید مہتاب برہاں الولی۔
باز سرور گفت وصل آں جناب

قطب عالم شاہ قطب الاکرمین
ہم ولی کشاف قطب العالمین
سال تولیدش بقول صالحیں
کاشف دیں اہل دل برہاں دیں
انتقالش ہست از روے یقیں
ہست سال انتقالش ایں چنیں
طرفہ زاہد شمع حق برہاں دیں

نسب نامہ ۔ اس بزرگ کے سلسلہ میں ایک میرے الطاف فرما حکیم سید محمد شاہ کشمیری تخلص ضیا سلمہ اللہ تعالی شہر بمبئی میں سکونت پذیر ہیں۔ صاحب علم و فضل علم طب میں کمال دستگاہ رکھتے ہیں۔ الف نصایح و اخلاق ضیائی آپکی "تالیف" ہے۔ انکے والد ماجد حضرت سید احمد شاہ کشمیری مرحوم چند سال تک جماعت المسلمین کی جانب سے شہر بمبئی کے قاضی مقرر رہے ۱۳۲۸ھ ہجری میں انتقال فرمایا اور حیدر آباد دکن میں آسودہ ہیں۔ اس خاندان میں بڑے بڑے علماء و مشائخین نامی گرامی ملک کشمیر میں گذرے ہیں۔ جنکا حال تاریخ الاولیا جلد سوم

میں لکھا گیا ہے حکیم صاحب موصوف کا نسب نامہ یہ ہے۔ سید محمد شاہ ضیا بن قاضی سید احمد شاہ
بن سید بہاء الدین شاہ بن سید نجم الدین متقی بن سید عبد اللہ بن سید اسد اللہ بن سید محمد سعید
بن سید محمد امین بن سید محمد خورد بن سید محمد قاسم بن سید عبد الفتاح بن سید محمد بن سید حسین بن
سید علی بن سید محمد بن سید نعمت اللہ بن سید فضل اللہ بن سید حسن بن سید حسین بن سید
نور الدین بن سید تاج الدین بن سید احمد بن سید علی بن سید احمد کبیر ثانی بن سید جلال الدین
سرخ بخاری قدس اسرارہم **دوسرا نسب نامہ** النفع النامی میں سادات قنوج کا یہ لکھا ہے
مولوی سید صدیق حسن بن سید اولاد حسن بن سید اولاد علی بن سید لطف اللہ بن سید عزیز اللہ
بن سید لطف علی بن سید پچھے بن سید کبیر بن سید تاج الدین بن سید جلال الدین بن سید اجو شاہید
بن سید جلال بن سید رکن الدین بن سید حامد بن سید ناصر الدین محمود بن سید جلال الدین
قطب عالم بخاری قدس سرارہم۔ مولوی صاحب مرحوم بڑے علمائے گرامی اور مشاہیر سادات
کرام سے ہیں بھوپال میں بڑا اعزاز پایا اور علما و فضلا کا مجمع آپکی ذات سے وہاں چند روز تک
خوب رہا۔ تصانیف و تالیف آپکی سو سے زائد ہے۔ فرزند انکے مولوی سید علی حسن صاحب و
مولوی سید نور الحسن صاحب سلمہما اللہ تعالی بھوپال میں تشریف رکھتے ہیں۔ راقم ہذا سنہ ۱۸۹۳ء
کو حضرت مولوی سید علی حسن صاحب سے علی گڑھ میں ملاقات کرکے بہرہ اندوز ہوا ہے۔
تیسرا نسب نامہ حضرت مولوی سید عبید اللہ صاحب برہانپوری مرحوم کا یہ ہے۔ مولوی
سید عبید اللہ بن مولوی سید جلال الدین اللہ دولے بن سید نقی بن سید غلام محمد بن سید عبد الخالق
بن سید عبد الرحمن بن سید فتح محمد بن سید حسین بن سید احمد بن سید امام الدین بن سید محمد بن سید
ابو الحسن بن سید رشید بن سید سلیمان بن سید منصور بن سید میراں بن سید علیم الدین بن سید
رحمت اللہ بن سید علیم الدین بن سید ناصر الدین برادر قطب عالم بخاری احمد آبادی بن سید
ناصر الدین محمود بن سید جلال الدین مخدوم جہانیاں قدس اسرارہم۔ مولوی اللہ دولے برہانپوری
مرحوم شاگرد رشید مولانا مولوی عبد العزیز دہلوی محدث کے ہیں۔ بڑے بزرگ عارف باللہ زاہد
عابد تھے۔ انکے فرزند مولوی سید عبید اللہ مرحوم عالم کامل صاحب تصانیف کثیرہ ہیں صاعقۃ الرحمٰن
فی رد وہابیہ وغیرہ کتابیں آپکی تصانیف سے ہیں سنہ ۱۲۹۸ ہجری میں مدینہ طیبہ میں انتقال

فرمایا اور وہیں مدفون ہیں۔ راقم کے حال پر لطف عنایت رکھتے تھے آپکا حال تذکرہ حیات العلماء
میں مرقوم ہے ** **چوتھا نسب** - سید راجہ شہید قدس سرہ - مزار آپکا ناسک میں ہے
سید راجہ بن سید حسین بن سید مرتضی بن سید محمد بن سید اسد اللہ بن سید حسین بن سید علی
بن سید محمد بن سید حبیب اللہ بن سید صدر شہید بن سید حسین بن سید علی بن سید حبیب اللہ
بن سید حسین بن سید محمود بن سید محمد بن سید حسین بن سید احمد بن سید علی بن سید اسمعیل بن
سید صدرالدین بن سید علم الدین بن سید شہاب الدین بن سید علاؤالدین بن سید نظام الدین
بن سید محمد بخاری بن سید مجھن شاہ بن سید شاہ زر زری بن سید برہان الدین قطب العالم
بخاری قدس اسرارہم - آپ سادات کرام سے ہیں - بزرگ وقت صاحب عالی درجات تھے **
پانچواں نسب نامہ - سید علاؤالدین کنتانوی قدس سرہ - نسب جدیہ آپکا یہ ہے - سید
علاؤالدین بن سید جلال الدین بن سید فتح اللہ بن سید شمس الدین بن سید ظہیرالدین بن سید خان
بن سید عبدالرزاق بن سید ناصرالدین محمود بن سید جلال الدین مخدوم جہانیاں بخاری قدس سرہ
آپ سادات کرام سے ہیں - آپ مخدوم شیخ عبدالغفور اعظم پوری کے مرید و خلیفہ تھے -
کنتانہ میں رہا کرتے - ساری عمر مجاہدہ و ریاضات میں گذاری - تاریخ ۱۰ جمادی الثانی ۹۸۹ھ
ہجری میں انتقال فرمایا - اور کنتانہ میں مدفون ہیں ** (از تاریخ قادریہ مصنفہ عبدالرشید کرانوی)
نسب نامہ سید میراں آپ مشاہیر مشائخین سورت سے ہیں - بزرگ وقت اور اہل اللہ تھے
۱۹ - ربیع الثانی ۱۱۲۱ھ ہجری کو انتقال فرمایا - پرگنہ اوڑپار میں قریب سورت کے آپکا مزار ہے
نسب نامہ آپکا یہ ہے - سید میراں بن سید عبداللہ بن سید علی اکبر بن سید عبداللہ بن سید جہانگیر
بن سید عالم بخاری بن سید میراں بن سید حامد بن سید میراں متوفی ۹۰۸ھ ہجری بن سید مبارک
متوفی ۹۱۲ھ ہجری بن سید میراں بن سید علم الدین بن سید شہاب الدین بن سید علم الدین بن
سید ناصرالدین محمود بن سید جلال الدین مخدوم جہانیاں قدس اسرارہم - آپکے تین فرزند
تھے - سید میاں صاحب - سید قطب الدین صاحب - سید میر صاحب ** (منقول از تذکرہ سورت)

حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا بدایونی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے - حضرت سید نظام الدین اولیا بن سید محمد بن سید احمد بن سید علی بن سید عبد اللہ بن سید حسن بن سید احمد بن سید مقبول الدین بن سید عبد اللہ بن سید محمد بن سید علی اصغر بن سید نا جعفر ثانی بن سید نا امام علی النقی العسکری رضی اللہ عنہم - آپ مشاہیر اولیائے کرام دہلی سے ہیں - حضرت قطب العصر شیخ فرید الدین گنجشکر کے خلیفہ تھے محبوب الٰہی آپکا خطاب ہے - تمام ملک ہندوستان آپکے فیوضات ظاہری و باطنی سے مملو ہے جد مادری آپکے خواجہ عرب بخارا سے ہمراہی آپکے والد ماجد شیخ احمد دانیال کے ہندوستان کی جانب تشریف لائے اول لاہور میں سکونت کی اور چندے وہاں رہکر بدایوں میں سکونت پذیر ہوئے - محبوب الٰہی وہاں تولد ہوئے - علم ظاہری کو تحصیل کرکے شیخ نجیب الدین متوکل کے ہمراہ اجودھن آئے - اور خدمت میں حضرت بابا فرید گنجشکر کے پہونچکر مرید ہوئے - اور خرقہ خلافت کو حاصل کیا - اور خاندان چشت کو وہ رونق بخشی کہ تمام ملک دکن و گجرات اور ہندوستان آپکے خلفائے کبار کے فیوضات سے روشن ہے - روز چہار شنبہ ۱۸ ربیع الثانی ۷۲۵ھ ہجری میں كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ - کے جام کو نوش فرمایا - دہلی میں آسودہ ہیں ✤

افتخار زمان و اہل زمین	شیخ عالی نسب نظام الدین
اورع و افقہ و محدث بود	ہر دو دنیا نداشت گفت و شنود
چارشنبہ بخلد نقل نمود	ہژدہم از ربیع ثانی بود
نود و چار سال عمرش بود	کاں زماں شد بحضرت معبود
سال ترحیل آن خجستہ شیم	زد خرد زندۂ بہشت رقم
مرقد او بشہر دہلی داں ✤	فیض بخش لطفل و پیر و جوال

نسب نامہ - اس بزرگ کے نسب میں ایک سلسلہ ہاتھ آیا ہے - حضرت سید شاہ ابو الحسنات چشتی بڑے بزرگ عارف باللہ تھے سنہ [illegible] ہجری کو رحلت فرمائی - مولوی اللہ داد صاحب مرحوم کی مسجد کے صحن میں برہانپور میں آسودہ ہیں ✤ نسب نامہ - اُن کا یہ ہے - سید شاہ ابو الحسنات بن سید شاہ ابو البرکات بن سید فضل حق بن سید شاہ صفدر بن سید محمد یوسف بن سید سلام اللہ بن سید محمد یعقوب بن سید محمد منصور بن سید محمد مظفر

بن سید شاہ سلطان بن سید نصیر الدین بن سید معین الدین بن سید فرید الدین بن سید محمد ابراہیم بن سید جمال الدین اولیا برادر عمو زاد حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا بدایونی قدس اسرارہم - ایک بزرگ نے اُنکی تاریخ وفات یہ لکھی ہے - **تاریخ وفات**

رفت چوں زیں جہاں ابو الحسنات	شد بفردوس آں وحید العصر
نوجواں بود عارف و سالک	صالح و کامل فرید الدہر +
جُست تاریخ آں بدل صاحب	ہاتف غیب گفت شیخ العصر

حضرت خواجہ دانا نقشبندی قدس سرہٗ صاحب سورت

نسب نامہ آپکا ملفوظ مناقب الاخیار میں یہ مرقوم ہے - سید جمال الدین عرف خواجہ دانا نقشبندی بن سید خواجہ بادشاہ بن خواجہ سید اسمٰعیل بن سید قریش بن سید ولایت بن سید خواجہ عبد اللہ زر بخش بن سید احمد مشہور بخواجہ اتا بن سید حسن بن سید محمد بن سید سلیمان بن سید عبد اللہ بن سید اسمٰعیل بن سید علی صغر بن سید جعفر ثانی بن سیدنا حضرت امام علی النقی العسکری رضی اللہ عنہم + آپ مشاہیر علمائے کبار اور اولیائے عالی تبار سے ہیں - ۹۵۰ھ ہجری کو موضع خبوق ولایت خوارزم میں پیدا ہوئے - والد کا نام سید خواجہ بادشاہ پردہ پوش تھا - شاہ اسمٰعیل صفوی کے عہد حکومت میں شہید ہوئے - آپنے مولانا سعید ترکستانی سے علم ظاہری کو حاصل کیا - بعد بادشاہ بلخ پیر محمد خاں نے آپکی قدر و منزلت کی اور اپنی ہمشیرہ آپکے نکاح میں دی - وہ عصمت مآب سفر و حضر میں آپکے ہمراہ رہیں - سفر ہندوستان میں ساتھ تھیں - چنانچہ شہر سورت میں ان بی بی کا انتقال ہوا - آپنے سورت کے بندر مبارک میں اقامت کی اور زوار حجاج کے جہازوں کی حفاظت و مسافروں کی امداد میں خدا کی طرف سے کوشش کرتے رہے - چنانچہ یہ رباعی خاص اپنی زبان مبارک سے ہمیشہ فرمایا کرتے تھی رباعی

پئے امداد کشتیہائے ایں بحر	وطن داریم اندر کنج ایں شہر
بدیں خدمت زحق گشتیم مامور	بہ خوش گفتند المامور معذور

شہزادہ دانیال ابن اکبر بادشاہ آپکا مرید تھا - آپنے خواجہ بابا نقشبندی سے فیض

نقشبند حاصل کیا اور خواجہ عبید اللہ احرار کی روح مبارک سے آپکو فیض اویسیہ پہونچا ہے پانچویں صفر روز جمعہ ۱۰۱۵ھ ہجری میں رحلت فرما ہوئے - مزار آپکا شہر سورت میں زیارتگاہ عالم ہے - آپکے مناقب میں کئی کتابیں راقم ہذا کی نظر سے گذریں - مناقب الاخیار مصنفہ خواجہ ابوالقاسم - جامع المناقب مصنفہ اخوند درویش تاشقندی مقامات العارفین مصنفہ قاضی جان محمد بخاری - فتاوی فیض نقشبندیہ مصنفہ خواجہ فیض الحسن - کثیر الفوائد مصنفہ خواجہ نور الاعلیٰ -

قطعہ تاریخ وفات

خواجہ خواجگاں جمال الدین ۔۔۔ آں نمایندہ طریق ہدے
مرشد سالکاں خفیہ وجہر ۔۔۔ ہادی طالبان راہ خدا
صد وسی سال در جہاں می زد ۔۔۔ کوسی لا اشہ کوا بر آعدا
شب آدینہ پنج ماہ صفر ۔۔۔ ہاتف از رحلتش بداد ندا
ہر کہ تاریخ رحلتش پرسد ۔۔۔ خواہ شاہنشہ است و خواہ گدا
رو مکرر بگوے با دل زار ۔۔۔ روح اللہ روحہ ابدا ۱۰۱۵ھ

([illegible] از کتاب [illegible] الاولیا مصنفہ [illegible])

حضرت خواجہ سید محمد باریاب برہانپوری قدس سرہ

سلسلہ جدیہ آپکا اس طرح مرقوم ہے - خواجہ سید محمد باریاب بن سید محمد نصر یاب بن سید محمد وارباب بن سید خواجہ عبد المقتدر بن خواجہ سید حسن بن خواجہ سید حسین بن خواجہ سید فخر الدین بن سید جلال الدین بن سید عبد اللہ بخاری بن سید قطب الدین بن سید کبیر الدین بن سید اسمعیل بن سید محمود ناصر الدین بن سید مخدوم جہانیاں بن سید احمد کبیر بن سید جلال الدین سرخ بخاری بن سید علی سلطان الدین بن سید جعفر بن سید محمد بن سید محمود بن سید احمد بن سید عبد اللہ بن سید علی اصغر بن سید جعفر ثانی بن سیدنا حضرت امام علی النقی العسکری رضی اللہ عنہ یہ بزرگ متاخرین مشائخین دکن سے ہیں - بڑے صاحب عبادت وریاضت ذاکر وشاغل تھے اوقات معمور ہمیشہ مریدوں کی تعلیم اذکار واشغال میں مصروف رہے - جد راقم ہذا حضرت سید عبد اللہ حسینی رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت طریقت عالیہ چشتیہ کی آپ سے اخذ کی تھی -

آپنے تین بار حج کیا اور زیارت عتبات عالیات اور بغداد شریف سے فایض ہوئے تھے ہزاروں آپکے مرید تھے - چنانچہ حکیم عبد اسد شاہ المخاطب رئیس الخلفا رہا ال الدین - مولوی غلام محمد اکبر سلطان الواعظین سورتی - سید شجاعت میر - سید عبد اسد حسینی وغیرہ آپ کے خلفائے نامی گرامی سے ہیں - غرض آپکی ذات گویا تیرھویں صدی میں بس غنیمت تھی - آپنے چشتیہ ابوالعلائیہ نقشبندیہ قادریہ اور سہروردیہ وغیرہ سلاسل کی نعمت خلافت بزرگان عصر سے حاصل کی تھی - ۲۲ جمادی الثانی شب جمعہ ۱۱۹۱ھ ہجری میں تولد ہوئے اور ۱۲۶۴ھ ہجری میں آپنے رحلت فرمائی مزار آپکا برہانپور میں ہے + (تذکرہ اولیائے برہانپور)

حضرت سید شاہ محمد صادق حسینی سرمست قدس سرہ صاحب گلشن آباد ناسک

سلسلہ جدیہ آپکا جوہر الانساب میں یہ مرقوم ہے - سید شاہ صادق حسینی بن سید امین الدین شیر محمد بن سید علی اسد اللہ بن احمد راجو بن سید اسد اللہ بن سید محمد راجو بن سید امین الدین بن سید صفی ہمدانی بن سید محمد بن سید احمد اصغر بن سید علی اصغر بن سید حسین عسکری بن سیدنا حضرت امام علی النقی العسکری رضی اللہ عنہم - آپ مشاہیر اولیائے متصوفین ملک دکن سے ہیں - خرقہ خلافت قادریہ کو اپنے والد ماجد سید امین الدین شیر محمد مدنی سے حاصل کیا - اور بحکم بشارت حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہندوستان کی جانب تشریف لائے - اور حضرت خواجہ محمد مختار اللہ پال چشتی سے خرقہ خلافت چشتیہ اخذ کیا سیر الاولیا مصنفہ مولوی عبد الحکیم سورتی میں تحریر ہے - کہ آپ بعد از وفات والد ماجد کے ہند کی جانب آئے - اور کاٹھیاواڑ اضلاع دکن گجرات اور بیجاپور کی سیر و سیاحت کی اور اکثر بزرگان وقت سے فوائد باطنی حاصل کئے اور قدوۃ الواصلین حضرت شاہ سدھن سرمست شطاری کی خدمت میں چندروز رہکر فیض و اجازت اذکار و اشغال شطاریہ اخذ کئے اور مدت تک عالم استغراق و جذبہ میں پھرتے رہے اور دولت آباد میں چندروز رہکر ریاضت شاقہ کی جب افاقہ ہوا - وہاں سے بدر روانہ ہوئے - اور شیخ الوقت سید حسین نے جو اولاد میں حضرت گیسو دراز کی تھے - اپنی دختر کا نصاحبہ سے

آپکا عقد نکاح باندھا۔ پھر وہاں سے بحکم بشارۂ غیبی واسطے ترویج اسلام کے ناسک میں آکر سکونت گزیں ہوئے اور تاریکی شرک وکفر میں چراغ اسلام کا اپنے قدوم سے روشن کردیا اور جوگواڑہ جو خاص جوگیوں کے رہنے کا محلہ تھا۔ آپکی دعا سے خسف ہوگیا۔ شاہجہاں بادشاہ ایام شاہزادگی میں مع اپنی بی بی تاج محل کے چند روز ناسک میں مقیم رہا اور آپکا مرید ہوا۔ جب اُسنے تخت سلطنت پر جلوس کیا۔ آپکی خانقاہ و مسجد کے مصارف کے لئے چند گاؤں انعام مدد معاش کو دیئے۔ چنانچہ آج تک اُسکے دیئے ہوئے انعام وغیرہ آپکی اولاد کے قبضۂ تصرف میں بعض موجود ہیں۔ ۱۶۔ ذیحجہ سنہ ۱۰۶۹ ہجری میں آپنے دنیائے فانی سے بعمر یک صد و پنجاہ رحلت فرمائی۔ مزار آپکا گلشن آباد عرف ناسک میں مشہور ہے۔

قطعہ تاریخ وفات

شاہ صادق کہ مظہر رب بود — مرشد خلق راہ کشف و شہود
در ریاضت نبود مثل او — در کرامت چو مثل شان معدود
چہ بزرگ است درگہ عالی — سر نہادہ فرشتگان بہ سجود
سہروردی و قادری چشتی — گوئے نعمت زچار دہ بر بود
نعمت ہر طریق در جامش — خرقۂ ہفت رنگ را پدرود
حال درویش بود سلطنتش — فقر و شاہی بمہرۂ اندود
کفر را کاست لاتے نافیہ اش — ہم ز اثبات حق بدین افزود
بدکن ساخت نقش دین محکم — در ایمان باہل کفر کشود
کوس دین زد بعید ناسک — زنگ دلہائے جوگیاں بزدود
بریاضات و قوت باطن — ہمہ کس را رہ خدا بہ نمود
مسجد و خانقاہ کرد بپا — زائراں را بکف دُر مقصود
روز و شب در حوالی درگاہ — جن و انس اندر قیام و قعود
آلِ پاک محمدؐ عربی — باد بر روح او ہزار درود
عمر او بود یک صد و پنجاہ — جام شربت ز وصل حق پیمود
گشت ساکن بگلشن آباد — رحلتش یک ہزار و پنجاہ بود

آپ کے چار فرزند تھے - یہ راقم کا نسب نامہ - آپکے فرزند اکبر سے جا کر ملتا ہے - سید امام الدین احمد بن مولوی سید عبد الفتاح عرف میر اشرف علی بن سید عبد اللہ حسینی بن میر شمس الدین بن سید زین العابدین بن سید محی الدین بن سید عبد الفتاح بن سید شبیر محمد عرف سد اللہ حسینی - بن حضرت سید شاہ محمد صادق حسینی سرست قدس اسرارہم - دوسرا نسب نامہ آپ کے فرزند خورد سے جا کر ملتا ہے - مولوی سید نظام الدین بن میر ندر علی بن سید حسین علی بن سید میراں بن سید حسین بن سید عبدالرحیم سید عبدالرحیم بن حضرت سید شاہ صادق حسینی سرست قدس اسرارہم - دونو فرزندوں سے آپکی اولاد نرینہ جاری ہے - اور ناسک میں سکونت رکھتی ہے - مگر افسوس ہے کہ بسبب بے علمی کے ابتر اور خستہ حال ہیں - حق تعالےٰ انہیں توفیق نیک عطا فرمائے - اور شرک و بدعت سے بچائے علم و عمل میں برکت دے +

حضرت مولوی سید شاہ محی الدین ویلوری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا کتاب جواہر الحقایق میں یوں مرقوم ہے - مولوی سید عبد اللطیف عرف سید شاہ محی الدین قادری بن سید شاہ ابوالحسن قادری بن سید عبد اللطیف ذوقی بن سید رکن الدین ابوالحسن قرلی - بن سید عبد اللطیف بن سید میراں ولی اللہ بن سید عبد اللطیف بن سید محمد بن سید عبد الحق بن سید قطب الدین بن مولانا سید عبد الفتاح گجراتی شارح مثنوی شریف بن قاضی سید اسمعیل گجراتی بن سید برہان الدین بن سید حسین بن سید نور اللہ منصوری بن سید عبد الفتاح بن سید جلال شفقی بن سید حامد بن سید حمزہ اصغر خلیفہ حضرت غوث الاعظم بن سید اسد اللہ بن سید حسین اکبر بن سید محمد بن سید سیف اللہ ناصر بن سید ابوالقاسم بن سید حیدر کرار بن سیدنا حضرت امام علی النقی العسکری رضی اللہ عنہم - آپ مشاہیر علمائے ربانی و مشائخین کاملین سے ہیں + شنبہ چودھویں جمادی الآخر ۱۲۱۶ھ ہجری میں تولد ہوئے - پہلے ایک بزرگ مولانا سید عبد اللطیف بیجاپوری قادری اس سلسلہ میں کے ۱۱۱۲ھ ہجری میں ویلور تشریف لائے اور وہاں حاکم وقت نے آپکی بڑی قدر کی اور وہیں مدفون ہیں - اسی خاندان میں مولوی سید شاہ محی الدین صاحب ویلوری ہیں - آپ فاضل اجل مرشد وقت عارف باصد علوم ظاہری و باطنی

ہیں مستثنٰے تھے۔ تمام ملک مدراس دکن وغیرہ آپکے فیض ظاہری و باطنی سے مملوہے۔ آپ کی تصنیفات جواہر السلوک۔ جواہر الحقائق وغیرہ مشہور ہیں۔ جامع اوراق آپکی شرف خدمت سے سرفراز ہوا ہے۔ احوال خاندان کا آپکے بتصریح تمام راقم نے جلد سویم تاریخ الاولیا میں مندرج لیا ہے۔ آپنے تیسری محرم ۱۲۹۸ھ کو مدینہ طیبہ میں رحلت فرمائی اور اپنے جدامجد کے حضور میں مدفون ہوئے۔ **تاریخ وفات**

آہ جاتا رہا محی الدین۔	جس سے مشہور تھی صفات حق
چشم بد دور سال فوت سرش	کہا لے واسے محو ذات حق ۱۲۹۸

احوال آپکے صاحبزادے مولوی سید شاہ رکن الدین سلمہ ربہ ویلور میں اپنے بزرگوں کے طریقہ کو احیار کھتے ہیں خدا یتعالی انکی عمر وعلم میں ترقی عطا فرمائے۔ شعر

نہ مردہ است آنکہ از وے جانشینے خلف ماند خرد مندے حسینے

حضرت سید شریف محمد چشتی اورنگ آبادی قدس سرہ

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے۔ سید شریف محمد چشتی بن شاہ محمد بن راجو محمد بن سید ادریس بن سید محمد بن سید بدرالدین بدر عالم بن سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں بن سید احمد کبیر بن سید جلال الدین بن سید علی بن سید جعفر بن سید محمد بن سید محمود بن سید احمد بن سید عبداللہ بن سید علی اصغر بن سید جعفر ثانی بن سیدنا امام علی النقی قدس سرہ۔ آپ مشاہیر اولیائے کرام دکن سے ہیں۔ بڑے بزرگ عارف باللہ سے تھے۔ مرید و خلیفہ نظام الدین چشتی اورنگ آبادی کے ہیں ۲۰ رجب ۱۱۶۴ھ ہجری میں وفات پائی اورنگ آباد دکن میں آپکا مزار ہے + (ریاض الاولیا)

حضرت سید حمید بخاری بیجاپوری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے۔ سید حمید بخاری بن سید قطب الدین بن سید یوسف بخاری بن سید رکن الدین بن سید تاج الدین بن سید حامد بخاری بن سید ناصر الدین محمود۔ بن

سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں قدس اسرارہم ۔ آپ مشاہیر سادات کرام وفضلائے عظام سے ہیں ۔ فیض و ارشاد آپکا تمام ملک میں جاری ہے ۔ خلافت وارادت اجداد سے رکھتے ہیں ۔ ۱۵ ۔ ذیقعدہ ۱۱۰۰ھ ہجری میں رحلت فرمائی بیجاپور میں آسودہ ہیں ۔ آپ کے فرزند سید اشرف بخاری بڑے ولی کامل محقق فاضل تھے ۔ فیض آپکا اطراف بیجاپور میں جاری ہے (منقول از کتاب سلاسل بخاری مصنفہ غنی بن موسیٰ بیجاپوری) ۔

حضرت مخدوم سید احمد بخاری قدس سرہٗ

آپ بڑے اولیائے متقدمین اور فضلائے کاملین سے ہیں ۔ نسب نامہ آپکا یہ ہے ۔ مخدوم سید احمد بخاری بن سید علاء الدین بخاری بن بندگی الاسلام سید ناصر الدین محمود بخاری بن سید جلال الدین بخاری قدس سرہ ۔ ۵ ۔ ربیع الثانی ۸۰۲ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور مرتضیٰ آباد (میرج) میں آسودہ ہیں ۔ آپکی اولاد وہاں رہتی ہے ۔ اور بزرگوں کی جاگیر یافتہ اراضی پر زندگی بسر کرتی ہے ۔ اسی خاندان کے ایک بزرگ سید نعمت اللہ بخاری مرتضیٰ آبادی جو مشاہیر اولیائے کرام سے ہیں ۔ محمد عادل شاہ کے زمانہ سلطنت میں احمد آباد گجرات سے بیجاپور تشریف لائے اور وہاں بڑا اعزاز پایا ۔ مخدوم شیخ عبد الصمد کنعانی قادری خلیفہ شیخ لطیف اللہ قادری بیجاپوری سے خرقہ خلافت قادریہ حاصل کیا اور عرصہ تک بیجاپور میں رہکر لوگوں کو ارشاد وہدایت کرتے رہے ۔ پھر یہاں سے میرج کو تشریف لیجاکر وہاں سکونت اختیار کی علم ارشاد وہدایت بلند کر رکھا ۔ صدہا لوگ آپکے مرید و معتقد ہوئے ۔ سنہ وفات آپکے معلوم نہ ہوئے ۔ سلسلہ جدیہ آپکا یہ ہے سید نعمت اللہ بخاری بن سید عبد الرحیم بن سید مصطفےٰ بن سید احمد مرتضیٰ آبادی بن سید برہان الدین قطب عالم بخاری بن سید ناصر الدین محمود بن سید جلال الدین بخاری قدس اسرارہم ۔ مزار آپکا میرج مرتضیٰ آباد میں ندی دروازہ کی طرف ہے ۔ اولاد آپکی میرج بیجاپور میں سکونت رکھتی ہے ۔ اسی خاندان کے حضرات سادات بخاری سے مشہور ہیں ۔ احمد آباد ۔ بھوپال برہانپور ۔ بیجاپور ۔ گلبرگہ ۔ کشمیر ۔ میرج وغیرہ میں موجود ہیں ۔

حضرت سید ہاشم المعروف خداوند ہادی قدس سرہٗ

آپ مشاہیر اولیائے کرام سے ہیں۔ صاحب تصرفات عالیہ درجات تھے۔ مرید و خلیفہ حضرت امین الدین اعلائے بیجاپوری کے ہیں اور شاہ میرانجی خدانما سے حیدرآباد دکن میں آکر بہت فوائد باطنی حاصل کیا۔ بعد چند سال کے قصبہ چھولی میں آکر سکونت کی۔ ۵۔ ماہ شوال کو وفات پائی مقبرہ آپکی موضع چھولی ضلع بیجاپور میں ہے۔ نسب آپکا یہ ہے۔ سید ہاشم المشہور خداوند ہادی بن سید رستم بن سید علاؤالدین بن سید حسن بن سید کمال الدین بن سید محمد بن سید شاہ حاجی بن سید شاہ جمال اللہ بن سید شاہ حافظ بن شاہ جمال محمد بن سید محمد بن سید محمد اکبر المشہور ابوالفتح رکن عالم بن مخدوم جہانیاں جہاں گشت قدس سرہ۔ بعد وفات پانے آپکے فرزند سید محی الدین عرف صاحب اللہ نے سجادہ مشیخت کو زینت بخشی ہے + (منقول از تاریخ دکن)

حضرت حاجی سید شاہ حسین ہسوری قادری مدنی قدس سرہ

مجمع الانساب میں سلسلہ جدیہ آپکا یہ مرقوم ہے۔ حاجی سید شاہ حسین مدنی بن سید رکن الدین بن سید جلال الدین بن سید علاؤالدین بن سید عماد الدین بن سید قطب الدین بن سید تاج الدین بن سید قطب الدین بن سید شرف الدین بن سید جمال الدین بن سید برہان ابو محمد بن سید ضیاء الدین بن سید عین الدین بن سید سیف الدین بن سید حسام الدین بن سید معین الدین بن سید ابو صفا قاسم حسینی المدنی بن سید ادریس بن سید مرتضیٰ حسینی بن سید جعفر ثانی بن سیدنا امام علی نقی الہادی قدس سرہ۔ آپ مشاہیر اولیائے کرام سے ہیں۔ علی عادل شاہ کے زمان سلطنت میں آپ مدینہ سے تشریف لائے اور بیجاپور میں سکونت کی حضرت شیخ المشائخ شاہ عبدالحی خلیفہ حضرت شاہ نظام الدین قادری کے مرید و خلیفہ ہوئے۔ تعلیم و تربیت ظاہر و باطن پاکر موضع ہسور قریب رائچور اقامت کی تربیت و ارشاد مریدین میں مشغول رہے۔ فیض آپکا اطراف رائچور میں آجتک جاری ہے۔ ۱۰۸۲ھ ہجری میں آپنے رحلت فرمائی موضع ہسور میں آسودہ ہیں۔ فرزند آپکے تین تھے۔ سید مخدوم سید محی الدین۔ سید ابوالفتح بزرگ ولی کامل صاحب برکات اولاد آپکی وہاں رہتی ہے اور صاحبان کوٹ تلار سے مشہور ہیں + (از روضۃ الاولیاء مصنفہ مولوی محمد ابراہیم زبیری) +

حضرت اسد اللہ گجراتی قدس سرہ

مجمع الانساب میں سلسلہ جدیہ آپکا یہ لکھا ہے - سید اسد اللہ گجراتی بن سید نور اللہ بن سید نور اللہ بن سید عبد الفتاح بن سید اسماعیل گجراتی بن سید برہان بن سید حسین بن سید نور اللہ بن سید عبد الفتاح بن سید جلال متقی بن سید حامد بن سید حمزہ بن سید اسد اللہ بن سید حسین اکبر بن سید محمد بن سید ہاشم بن سید سیف اللہ بن سید ابوالقاسم بن حیدر کرار بن سیدنا امام علی النقی قدس اسرارہم - آپ مشاہیر علمائے کبار اور اولیائے نامدار سے ہیں - ملک گجرات میں سکونت رکھتے اور ہمیشہ درس و تدریس طلبا میں مشغول تھے - آپکے فرزند اُستاد البلد مولانا سید علی محمد زمان سلطنت ابراہیم عادل شاہ میں بیجاپور تشریف لائے اور وہاں درس و تدریس جاری فرمایا - آپکے قدوم کے برکت سے علم ظاہری و باطنی نے اُس ملک دکن میں کمال درجہ اظہار پایا - اور محمد عادل شاہ کے زمانہ میں آپ بیجاپور کے عہدۂ قضا پر مامور رہے - چوتھی ذیقعدہ ۱۰۶۰ھ ہجری میں رحلت فرمائی مزار شہر بیجاپور میں اسد پور دروازہ کی جانب ہے - **تاریخ رحلت** از افضل العلماء مولانا غلام مرتضی زبیری قدس سرہ

قاضی القضات عالم سید علی محمد -	ہم شرع را دلیلے ہم علم را نشاں بود
ہم در حدیث یکتا ہم فقہ ہست نعماں	در علم و فقہ معنی استاد انس و جاں بود
ہر جا ہلے ست عالم ہر طفلے ہست صالح	شہرے ز فیض عامش آراستہ جناں بود
تدریس قدسیاں را چوں ذوق گشت غالب	صد جاں اہل معنی دنبال او رواں بود
بہر حساب رحلت در گوش جاں خرد گفت	سید علی محمد از علم در فشاں بود

بیان اولاد سیدنا حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ

آپ امام یازدہم آئمۂ اہل بیت سے ہیں - کنیت آپکی ابو محمد اور لقب خالص و عسکری ہے اور نام حسن فرزند حضرت سیدنا امام علی النقی العسکری لکھے ہیں - روز پنجشنبہ ساتویں ربیع الاول ۲۳۲ھ کو مدینہ میں متولد ہوئے - اور روز یکشنبہ ۲۲ محرم ۲۶۰ھ ہجری کو معتمد باللہ کے زمان خلافت میں زہر سے شہادت پائی اور سرمن رائی میں آسودہ ہیں - صاحبزادے آپکے چار ہیں -

حضرت سیدنا امام محمد مہدی - حضرت علی اکبر - حضرت علی اصغر - حضرت محمد تقفی رضی اللہ عنہم

تاریخ رحلت

حسن عسکری کہ معصوم است — ہمچو آبائے خویش مسموم است
مصدر جود مظہر احساں — بود ذات مبارکش بہ جہاں
ذات او شاہباز اوج شرف — عمدۂ دودمان شاہ نجف
از محرم کہ بست و دویم بود — روز یکشنبہ اش سفر فرمود
سال نقلش ز راستی بر خواں — کہ شدہ حرف رہت از دوراں
مرقد پاک او قریب پدر — نور بخشد بجرم شمس و قمر

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ

نسب نامہ آپکا خزینۃ الاصفیا میں یہ مرقوم ہے خواجہ بہاؤالدین نقشبند بن خواجہ سید محمد بن سید محمد بن سید جلال الدین بن سید برہان الدین بن سید عبداللہ بن سید زین العابدین بن سید قاسم بن سید شعبان بن سید برہان بن سید محمود بن سید بلاق بن سید تقی صوفی خلوتی بن سید فخر الدین بن علی اکبر بن سیدنا حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہم - آپ علمائے اولیائے منصرفین و خلفائے کبرائے کاملین سے حضرت خواجہ امیر کلال قدس سرہ کے ہیں - امام طریقت پیر حقیقت و پیشوائے شریعت تھے - ایام طفلی سے خوارق عادات و کشف و کرامات آپ سے ظاہر ہوئے خواجہ عبدالخالق غجدوانی کی روح مبارک سے فیض اویسیہ حاصل کیا - رسالہ بہاویہ فی مقامات نقشبندیہ میں آپکا حال بہ تشریح مرقوم ہے - تیسری ربیع الاول ۷۹۱ھ ہجری میں رحلت فرمائی - مولد و مدفن آپکا قصر عارفاں بخارا سے ایک فرسنگ کے فاصلہ پر ہے - **تاریخ رحلت**

آنکہ خلوت در انجمن دارد — سفر و سیر در وطن دارد
پیشوائے طریق صدق و یقیں — نقشبند جہاں بہاؤالدین -
از ربیع نخست بود دوم — باز از روئے اختلاف نہم
شب دوشنبہ آں ولی زجہاں — شد بحکم الٰہ سوئے جناں

سال تاریخ نقل آں محمود
سال نقلش کہ بزرگو ہر سفت
شدہ تاریخ آن تکمیل حق
باز تاریخ آں خدا آگاہ

خردم خاص اہل دین فرمود
نقل ماہ بہشت والا گفت
آمدہ نقشبند واصل حق
زد رقم قطب اوج خلد آلہ

حضرت سید احمد البدوی قدس سرہ صاحب مصر

سلسلہ جدیہ آپکا رسالہ انساب میں یہ تحریر ہے - سید احمد البدوی بن سید علی بن سید ابراہیم بن سید محمد بن سید ابوبکر بن سید اسماعیل بن سید عمر بن سید علی بن سید عثمان بن سید حسین بن سید محمد بن سید موسیٰ بن سید یحییٰ بن سید عیسیٰ بن سید علی بن سید محمد تقفی بن سیدنا حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہم - یہ بزرگ بڑے اولیائے کاملین صاحب کشف و کرامات ہیں ﴿

بیان سیدنا حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ عنہ

آپ امام دوازدہم ائمہ اہلبیت سے ہیں - محمد نام کنیت آپکی ابوالقاسم اور لقب حجہ و مہدی ہے - آپ حضرت سیدنا امام حسن عسکری کے فرزند دلبند ہیں مقام سرمن رائی روز جمعہ نصف شعبان ۲۵۵ھ ہجری میں تولد ہوئے - اور ساتویں محرم ۲۶۵ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور اپنے والد ماجد کی وفات کے وقت آپکی عمر پانچ یا چھ برس کی تھی - اور یہی اعتقاد اہل سنت والجماعت کا ہے شیعہ نے جو دوسری روایت بیان کی ہے - کہ آپ غار جبل سامرہ میں غائب ہوگئے ہیں - اُسکی اصلی نہیں ﴿ تاریخ رحلت

آنکہ او ہادی است و مہدی خلق
سید فضل و امام ہمام
سال مولود آں امام زماں
جمعہ و ہفتم محرم بود
یافتم سال رحلتش بسند

ذات والائے اوست شادی خلق
شاہ امام و پیشوائے انام
دوّمی عیسیٰ آمد است بخواں
کہ ز آفاق رحلتش فرمود
مہدی صاحب زماں آمد

بیان چند بزرگان دین کا جو صحابہ کرام کی اولاد میں ہیں

حضرت مخدوم شیخ عین الدین گنج العلوم جنیدی بیجاپوری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا کتاب مجمع الانساب میں یہ تحریر ہے ۔ شیخ العالم مخدوم شیخ عین الدین محمد ابوالعون جنیدی بن شیخ شرف الدین محمد متقی لاہوری بن شیخ سعد الدین اسماعیل اواب جنیدی بن شیخ شرف الدین ہبتہ اللہ قانع بن امام سعد الدین اسماعیل بن امام معین الدین محمد زاہد بن امام منار الدین ابو محمد مہدی بن شیخ ازہد الدین ابوالحسن معلی یاسرجی بن ابوعبدالرحمن محمد سلمی بن ابوسعید حسین قریشی بن ابوالخیر اسماعیل بن ابوعمران محمد بن سید الطایفہ رئیس القوم ابوالقاسم خواجہ جنید بغدادی بن ابو محمد عمران کبیر بن ابوعبداللہ بناجی حبیب ثالث بن ابوصفا شیبان راعی بن ابوسلیم حبیب ثانی راعی بن ابو حبیب سلیم کوفی اُستاد امام شافعی بن ابوعبدالرحمن سلمی تابعی ۔ بن ابوعبداللہ حبیب صحابی معلم امام حسنؓ و امام حسینؓ بن سلیم ابو حبیب بن عبداللہ ابوسلیم بن سلیم ابوعبداللہ بن عبدالمناف جد کلاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مشاہیر علمائے کاملین اور اولیائے متصرفین سے ہیں ۔ سنہ ہجری میں قریب دہلی کے تولد ہوئے ۔ بیجاپور آکر درس و تدریس جاری فرمایا ۔ تمام اطراف بیجاپور آپکے فیوضات ظاہری و باطنی سے مملو ہے ۹۵ سنہ ہجری میں آپ نے انتقال فرمایا اور بیجاپور میں مدفون ہیں ۔ (از تذکرۃ المشائخ دکن)

حضرت مولانا محمد عبدالحلیم لکھنوی قدس سرہ

رسالہ حسرت العالم میں نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے ۔ مولانا محمد عبدالحلیم لکھنوی بن مولانا محمد امین اللہ بن محمد اکبر بن ابی الرحیم بن یعقوب بن عبدالعزیز بن احمد سعید بن مولانا قطب الدین شہید سہالوی بن عبدالحلیم بن عبدالکریم بن شیخ الاسلام احمد بن حافظ الدین محمد لاہوری بن شیخ فضل اللہ بن شیخ محی الدین بن شیخ نظام الدین بن شیخ علاء الدین انصاری بن مولانا اسماعیل بن مولانا اسحاق بن داؤد بن عزیز الدین بن جمال الدین بن خواجہ دوست محمد بن خواجہ غیاث الدین بن

معز الدین بن حبیب اللہ بن خواجہ شمس الدین بن جلال الدین بن ظہیر الدین بن سلطان محمد بن نظام الدین بن شہاب الدین محمود بن ایوب بن جابر بن مقری الباری عبداللہ انصاری بن ابی منصور محمد بن ابی معاذ بن محمد بن احمد بن علی بن جعفر بن منصور بن سیدنا ابی ایوب انصاری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ بزرگ بڑے عالم کامل فاضل اجل ہندوستان میں تھے ۱۲۳۹ھ ہجری میں تولد ہوئے۔ بڑے بڑے اساتذہ کرام سے علوم حاصل کیا۔ تمام عمر درس تدریس و تصنیف کتب میں مشغول رہے۔ ہزارہا طلبار کو آپکی خدمت سے فیض پہونچا ہے۔ چونکہ یہ کتاب نسب کے باب میں لکھی ہے۔ لہذا تراجم وغیرہ حال آپکا راقم نے تذکرۂ حیات العلماء میں لکھا ہے۔ (رسالہ دراحوال مولانا محمد عبدالحلیم لکھنوی)

حضرت مولوی محمد جمیل برہانپوری رحمۃ اللہ علیہ المشہور بسم اللہ صاحب قاضی بلدہ برہانپور

نسب نامہ آپکا اس طرح مرقوم ہے۔ مولوی محمد جمیل بن مولوی عبدالغفار بن مولوی محمد جمیل بن مولوی عبدالغفار بن مولوی محمد حسن بن قاضی حبیب احمد بن شریف محمد بن جمیل محمد بن شریف محمد بن عبدالحلیم بن خضر بن نصیر الدین بن برہان الدین بن خضر بن عیسی بن الیاس بن حسن بن محمد بن علی بن یعقوب بن محمد بن علی بن ابراہیم بن محمد بن ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن علی بن احمد بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف رضی اللہ عنہم یہ بزرگ بڑے مشاہیر علمائے دکن سے ہیں۔ تمام عمر آپنے درس و تدریس میں طلباء کے صرف کی ابتدائی اجرائے مدرسہ دارالعلوم حیدرآباد دکن میں مدرس اول علوم عربی کے مقرر رہے۔ اور حضرت شاہ ابوسعید خلیفہ حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب نقشبندی کے مرید ہوئے بتاریخ ۲۳ جمادی الاول ۱۲۸۴ھ ہجری کو انتقال فرمایا۔ اور حیدرآباد میں محلہ تسکر گنج کے درمیان صفدر نواز جنگ کی مسجد کے صحن میں مدفون ہوئے۔ اُنکے فرزند مولوی محمد عزیز الرحمن صاحب مرحوم جو بمبئی میں حضرت مولانا مولوی محمد اکبر صاحب کشمیری مرحوم کی خدمت میں رہکر علوم معقول و منقول کو تحصیل کیا اور مدت تک بدرجہ اعلے مجسٹریٹی شہر برہانپور رہے اور ۱۲۸۹ھ ہجری میں وارد حیدرآباد دکن ہوئے۔ محکمۂ عدالت تصفیہ ساہوان کے رکن و

منصب عالی سے سرفراز رہے - ۱۹- جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۵ ہجری کو شہر برہانپور میں رحلت فرمائی اور وہیں اپنے بزرگوں کے مقبرہ میں قریب شیخپورہ کے مدفون ہیں - الحال اُنکے فرزند برخوردار قاضی محمد سراج الرحمن طول عمرہ - برہانپور میں رونق افزائے مسند قضا ہیں - خدا اُنکو علم و عمل عطا فرمائے

تاریخ وفات - مصنفہ مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ -

جبکہ قاضی عزیز رحمن کا — دار فانی سے انتقال ہوا
سارے پس ماندگاں ہوئے غمگیں — شہر برہانپور غم سے بھرا
صاحب علم و فضل حامیٔ دیں — زیب مسند شریعت غرّا
اہل اسلام سب ہوئے مغموم — کہ ہوا نور گم ہدایت کا
اس سبب سے یہ سال غم کا خلیل — ہوگیا مہ غروب میں نے کہا

[illegible]

حضرت شیخ مخدوم رکن الدین احسنابادی قدس سرہ

اور آپکو شیخ سراج الدین محمد جنیدی بھی کہتے ہیں - نسب نامہ آپکا یہ ہے - مخدوم شیخ سراج الدین محمد جنیدی بن شیخ سراج الدین مظفر بن شیخ شرف الدین ملک داؤد بن شیخ حمید الدین حامد مشفق بن سعد الدین اسماعیل مشتہد بن امام معین الدین محمد زاہد بن امام منار الدین ابو محمد مہتدی بن ابوالحسن علی ناسرجی بن شیخ ابو عبد الرحمن سلمی نیشاپوری بن شیخ حسین القرشی بن شیخ ابو عمر اسماعیل بن شیخ ابو عمران نجید شعار الدین بن سید الطائفہ رئیس القوام ابوالقاسم خواجہ جنید بغدادی قدس اسرارہم -

آپ اکابرین متقدمین اولیائے دکن اور مشاہیر مشایخین متصرفین سے ہیں - آپ سلطان علاء الدین حسن کانگو بہمنی بادشاہ کے زمانہ میں شہر احسناباد گلبرگہ میں تشریف لائے - سید علاء الدین جیوری سے دولتاباد میں آکر مرید ہوئے - اور بیس برس پیر کی خدمت میں رہے تمام فیوضات ظاہری و باطنی اخذ کئے اور بحکم پیر و مرشد موضع کونچی المعروف گرچیاں میں آکر سکونت کی اور ہدایت خلق میں مشغول ہوئے سلطان علاء الدین نے موضع مذکور جاگیر مدد معاش آپکے لئے مقرر کی چنانچہ ابتک اولاد میں جاری ہے - پھر ۴۵ برس کے بعد گلبرگہ کو تشریف لائے - گیارہ برس احسناباد میں علم ارشاد و ہدایت بلند کیا - نویں شوال سنہ ۷۹۵ ہجری کو محمود شاہ بہمنی کے زمان سلطنت میں انتقال فرمایا

اور قبر آپکی گلبرگہ شریف میں ہے اولاد آپکی کرچیاں اور احسن آباد میں رہتی ہے۔ (منقول از خورشید جاہی)

حضرت مولانا عبد العلی بحر العلوم رحمۃ اللہ علیہ

آپ مشاہیر علمائے کبار عالی مقدار سے ہیں۔ نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ مولانا عبد العلی بحر العلوم بن ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین الشہید سہالوی بن عبد الحلیم بن عبد الکریم بن شیخ الاسلام احمد بن حافظ الدین محمد لاہوری بن شیخ فضل اللہ بن شیخ نظام الدین بن شیخ علاء الدین انصاری کو پہونچکر سیدنا ابی ایوب انصاری صاحب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتا ہے کہتے ہیں۔ کہ آپ کے بزرگوں سے شیخ علاء الدین انصاری ہند کی طرف آکر دہلی کے قریب سکونت کی اور وہیں آسودہ ہیں۔ پھر ملا نظام الدین قصبہ سہالی میں آکر مقیم ہوئے۔ انہیں کی اولاد میں آٹھویں پشت میں ملا قطب الدین شہید امام الاساتذہ ومقدام الجہابذہ معدن علوم عقلیہ مخزن فنون نقلیہ تھے۔ تمام عمر اپنے درس وتدریس میں صرف کی سلسلہ تلمذی اکثر علمائے ہند کا آپ سے منتہی ہوتا ہے ۱۱۰۳ ہجری میں آپ بسبب نزاع موروثی کے درجہ شہادت سے فائز ہوئے۔ اولاد آپکی فرنگی محل لکھنو اضلاع بنارس۔ مرزاپور وغیرہ میں موجود ہے۔ مولانا بحر العلوم موصوف کو نواب والا جاہ محمد علی خاں رئیس کرناٹک نے بصد اعزاز طلب کیا اور آپکے لئے مدرسہ وغیرہ تعمیر کیا۔ صدہا طلبا آپکی خدمت سے مستفیض ہوکر عالم علوم ظاہری ہوئے۔ اور بحر العلوم خطاب آپکو وہاں سے ملا ہے ۱۲۔ رجب ۱۲۳۵ ہجری میں رحلت فرمائی۔ مدراس میں آسودہ ہیں۔ **تاریخ وفات**

(از سالہ احوال علمائے اسلام)		
عبد العیش بہ ہفت کشور		آں مخزن علم ودیں کہ مانند
شد عازم خلد روح اطہر		مہر گاہگہ از تبش بنا گاہ
برپا ہمہ جا فغان محشر		شد ماتم او چنانکہ گردید
پرسید کسے بدیدۂ تر		چوں باشعر از سن وفاتش
دریائے شریعت پیمبر		گفتند کہ شد تہی زبکرو

حضرت قاضی ابراہیم زبیری بیجاپوری رحمۃ اللہ علیہ

نسب نامہ آپکا کتاب مجمع الانساب میں یہ ہے - سند العلماء قاضی ابراہیم زبیری بن مولانا محمد کبیر زبیری بن برہان الدین بن عبدالوہاب بن احمد غازی گجراتی بن محمود زبیری بن داؤد بن حبیب اللہ بن عبدالشکور بن جمال الدین بن شیخ محمد بن شیخ نصیر الدین بن شیخ عبداللہ - بن شیخ حامد بن شیخ یعقوب بن شیخ محمود بن شیخ موسیٰ بن شیخ عبدالرحمن بن شیخ عاصم بن شیخ حارث بن شیخ نصر بن شیخ عامر بن شیخ عاصم بن شیخ مصعب بن شیخ عبداللہ بن شیخ زبیر صحابی من عشرۃ المبشرہ بن ام صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ آپ بڑے اولیاے کاملین اور علمائے عالیدرجات سے ہیں - آپکے جد پنجم مولانا احمد غازی گجراتی جو بڑے عارف باللہ تھے اور احمد آباد میں مسند مشیخت کو زینت دیتے تھے - وہیں آسودہ ہیں - پھر اسی بزرگ کی اولاد میں سے مولانا محمد زبیر الکبیر بیجاپور تشریف لائے - اور زمان سلطنت ابراہیم عادل شاہ میں سکونت پذیر ہوئے - اور بیرون حصار بیجاپور آسودہ ہیں - اُنکے فرزند مولانا قاضی ابراہیم زبیری ہیں - تمام عمر درس و تدریس میں طلبا کے اور تعلیم اذکار و اشغال میں مریدوں کے گذاری - شیخ جان اللہ المشہور عطار اللہ سے خرقہ خلافت سہروردیہ کو اخذ کیا (مزار شیخ جان اللہ کا برہانپور میں ہے) غرضکہ آپنے چند روز عہدہ قضا کو بیجاپور کے بڑی دیانت داری سے چلایا صدہا لوگ آپکے فیوضات ظاہری و باطنی سے فیضیاب ہوئے - بارھویں رجب سنہ ۱۰۹۴ ہجری میں واقع ہوئی - اور اندرون حصار بیجاپور متصل رنگین مسجد آپکا مزار ہے - تاریخ رحلت

ناصر الشرع حجۃ الاسلام
درۃ التاج افسر العلما

سنی پاک عالم و عامل
صوفی صاف قدوۃ عرفا

بر تہیں فیض گہر عقل عاشر
محرم کنہہ الذی اسریٰ

رہبر علامہ قاضی ابراہیم
مقعد صدق شد و رامثوا

بود دریائے فضل و در جوش
یافت از وے کمال قدر علا

عالمے مستفید گشت ازو
بکمالات صورت و معنیٰ

منتشر علما علی الآفاق
واشتہر اسمہ بورع و تقیٰ

در زمانش نیافت شمس و قمر
ہمچو زاہد کامل التقویٰ

بر دکن این سواد بیجاپور	از وجودش بفخر و قدر و بہا
جملگی وصف او بیارم گفت	کلّت الالسنہ فکیف انا
کان دال و صاد فوق الغین	سیزدہ رجب لیلۃ الغرا
در پس پردہ این جہاں گشتہ	چو رسیدہ بار جیش ندا
ہر طرف نالہ و فغاں برخاست	ہر سوئے نوحہائے واویلا
چونکہ تاریخ جستم از دل گفت	شد فرو آفتاب اوج ہدا

۱۰۹۴ھ

اس خاندان کی اولاد بیجاپور میں رہتی ہے۔ ایک بزرگ کا نسب نامہ ہاتھ آیا ہے ناظرین کیلئے مرقوم
نسب نامہ۔ حافظ غلام محمد زبیری بن غلام مرتضی بن حافظ محمد ابراہیم بن مولانا اسماعیل بن
عبدالقادر بن قاضی ابراہیم زبیری قدس اللہ اسرارہم۔ آپ عالم کامل اور فاضل اجل فخرالحنفین
بیجاپور سے تھے۔ عین ایام جوانی میں پانچویں شوال ۱۲ ہجری کو رحلت فرمائی۔ قریب مقبرہ
حضرت شاہ ہاشم علوی کے مدفون ہیں۔ تاریخ وفات مصنفہ والد ماجد

کرد حیفے سپہر بر من زار	کہ اندو بر برخ اشک وارم لعل	
یعنی فرزند نو جوانم برد	روز و شب خوں ز دیدہ بارم لعل	
سال فوتش چو جستم از دل گفت	آہ گم گشتہ از کنارم لعل	

۱۲ ھ

حضرت شیخ الاسلام شاہ شمس الدین ابی الفتح شیخ محمد القادری البیدری قدس سرہ

نسب نامہ آپکا مجمع الانساب میں یہ مرقوم ہے۔ شاہ شمس الدین ابی الفتح شیخ محمد القادری۔ بن
شیخ ابراہیم بن شیخ فتح اللہ بن شیخ ابی بکر بن شیخ فخرالدین بن شیخ بدرالدین بن شیخ اسید فخرالدین
بن بدرالدین بن اسیدار شاہ مینا بن امیر شاہ غوری بن سلطان شہاب الدین غوری الغزنوی
آپ مشاہیر اولیائے کرام و اتقیائے عظام سے ہیں۔ بزرگ، عارف باللہ شیخ کامل
فرید العصر تھے۔ غرہ شوال ۹۳۵ھ ہجری میں انتقال فرمایا اور بیدر میں مدفون ہیں۔
انکے فرزند شیخ ابراہیم مخدوم جی۔ بن محمد ملتانی جو شیخ المشائخین دکن تھے۔ ۲۲ شوال
۹۷۲ھ ہجری کو رحلت فرمائی۔ انکی اولاد میں حضرت مولانا شیخ اسماعیل محدث بیجاپوری جو

علمائے کاملین بیجاپور سے ہیں۔ جنکا نسب یہ ہے شیخ اسماعیل محدث قادری بن شاہ محمد اکبر بن شاہ حسین بن شیخ ابراہیم مخدوم جی بن شیخ الاسلام شیخ محمد القادری البیدری قدس اسرارہم آپ عادل شاہ ابراہیم کے زمانِ سلطنت میں بیدر سے بیجاپور آئے۔ اور درس و تدریس علوم ظاہری کا جاری رکھا۔ ہزارہا لوگ آپکے فیض سے سرفراز ہوئے۔ آپکے فرزند مولانا لطف اللہ اور مولانا شاہ محمد بڑے عالم کامل تھے۔ فیض وارشاد آپکا مشہور ہے۔ قبر آپکی بیجاپور میں زہرہ پور دروازہ کے قریب ہے + (منقول از مشکوٰۃ النبوت)

حضرت مولوی خیر الدین محدث سورتی قدس سرہٗ

نسب نامہ آپکا یہ مرقوم ہے۔ مولوی خیر الدین بن محمد زاہد بن حسن بن شاہ محمد بن لاڈ محمد بن محمد عمر بن محمد اسحاق بن شیخ بڈھا بن مولانا عیسیٰ بن محمد عرب بن شیخ عیسیٰ بن ابوبکر بن فضیل۔ بن عبدالرحمٰن بن ابو القاسم بن زید بن عبداللہ بن ثابت بن عبداللہ بن عبدالملک بن حاتم بن فتح اللہ بن ابی ذرعہ بن ہاشم بن قسم بن زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہم۔ آپ علمائے کرام ملک گجرات سے ہیں۔ آپکے بزرگوں سے پہلے شیخ محمد عرب مدینہ سے ہند کی جانب آئے اور قصبہ نوساری میں سکونت کی پھر وہاں سے سورت میں تشریف لاکر اپنے فیوضات ظاہری و باطنی سے صدہا لوگوں کو فیض پہونچایا اور مدرسہ میں درس منقول و معقول دیا کرتے تھے۔ اسی خاندان سے ایک بزرگ مولانا حسن محمد عالمگیر بادشاہ کے عہد سلطنت میں بڑے فاضل مانے جاتے تھے۔ دور و دراز سے لوگ آپ پاس آتے اور مسائل مشکلہ کو حل کرتے تھے۔ اُنکے فرزند مولانا زاہد عالم کامل تھے۔ ہمیشہ درس و تدریس میں رہتے اور لوگوں کو فیض پہونچاتے تھے۔ اُنکے فرزند مولوی خیر الدین ہیں۔ اُنکے فرزند مولوی شیخ محمد صالح جو عدالت سورت میں عہدہ افتا پر منصوب تھے۔ ۱۷۔ ذیقعدہ ۱۲۴۴ھ کو انتقال فرمایا۔ اور سورت میں آسودہ ہیں۔ دوسرے فرزند مفتی نظام الدین نے ۱۲۴۱ھ ہجری میں رحلت فرمائی۔ مولوی محمد صالح کے دو فرزند۔ مولوی مصلح الدین سورت میں مدفون ہیں۔ اور شہاب الدین بڑودہ میں سکونت پذیر ہیں + (منقول از تذکرہ صلحائے سورت)

حضرت شاہ شیخ یٰسین قدس سرہ

نسب نامہ آپکا یہ ہے - شاہ شیخ یٰسین بن شیخ ابو بکر بن شیخ محمد صادق بن شیخ عطاء اللہ بن شیخ عبد اللہ بن شیخ عبد اللطیف بن شیخ پیر محمد چانپا نیری بن شیخ جلال بن شیخ عبد العزیز بن شیخ عبد اللہ بن شیخ ابراہیم بن شیخ جعفر بن شیخ جلال بن شیخ محمود بن شیخ عبد اللہ بن شیخ حمید بن شیخ عبد الرحمن بن شیخ عثمان بن شیخ مصعب بن شیخ ابان بن شیخ عامر بن سعد بن وقاص رضی اللہ عنہم آپ مشاہیر اولیائے کرام سے ہیں - آپکے نسب میں ایک بزرگ شیخ پیر محمد چانپا نیری بعد تکمیل علوم ظاہری کے حضرت غوث العالم محمد غوث شطاری گوالیری سے خرقہ خلافت اخذ کیا - آپ اجلہ مشایخین گجرات سے ہیں شاگرد رشید مولوی ولی اللہ بن مولانا غلام محمد برہانپوری کے ہیں - آپکے فرزند شیخ عبد اللطیف نے احمد آباد میں سکونت کی اور وہیں مدفون ہیں - آپکے والد ماجد شیخ ابو بکر نے سورت میں آکر قیام فرمایا - مخلوق کی ہدایت میں مشغول ہوئے - ۱۱۵۰ھ ہجری کو انتقال فرمایا مسجد مرجان شامی میں مدفون ہوئے - آنکے فرزند شاہ شیخ یٰسین تھے - انکے تین فرزند شیخ عبد اللہ متوفی ۱۲۳۴ھ ہجری - شیخ غلام محی الدین متوفی ۱۲۳۳ھ شیخ پیر محمد متوفی ۱۲۶۱ھ ہجری * شیخ غلام محی الدین کے فرزند مولوی محمد فاضل تھے - جو ۱۲۷۲ھ ہجری میں اس دنیائے فانی سے کوچ کیا * (از تذکرہ صلحائے سورت)

حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہ

آپ مشاہیر اولیائے کرام سے ہیں - بزرگ زمانہ عارف عابد و زاہد تھے نسب نامہ آپکا یہ ہے حضرت خواجہ معروف کرخی بن فیروزاں مولی آزاد کردہ حضرت سیدنا امام علی موسیٰ رضا بن سلیمان بن مسعود بن سعد بن زید بن عبد الرحمن بن سلمان بن عیسیٰ بن محمد محسن ہمراہ شہید الشہدا دشت کربلا میں شہید ہوئے - بن معاویہ ثانی کہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے باغیہ کے ہاتھ سے شہید ہوئے ہیں - متوفی ۲ محرم ۲۰۰ھ ہجری قبر آپکی بغداد شریف میں ہے * اس بزرگ کے خاندان سے نسب نامہ

حضرت خواجہ گل محمد احمد پوری کا کتاب تکملہ سیر الاولیا میں یہ لکھا ہے۔ خواجہ گل محمد احمد پوری بن مولوی اللہ یار بن شیخ محمد گل حکیم بن حافظ شیخ عبد الرشید بن شیخ محمد حسین بن شیخ کرہمداد وڈیگہ بن شیخ بدر الدین بن شیخ ظہیر الدین شیخ الاسلام بن حافظ احمد بن حاجی علی رضا بن حاجی احمد بن حافظ محمود بن مراد علی بن امان اللہ بن نور الدین بن عباس علی بن محمد تقی بن رشید الدین بن سعید الدین بن نظام الدین بن محمد نصیر بن شیخ حیدر بن محمد صالح بن شہاب الدین بن محمد عارف بن جمال الدین بن عبد الغنی بن محمد جعفر بن شیخ حامد بن شیخ محمد بن خواجہ محمد محفوظ بن خواجہ معروف کرخی قدس اسرارہم۔ حضرت خواجہ گل محمد احمد پوری قدس سرہ کاملین مشائخین سے ہیں۔ عارف باللہ صاحب ولایت وکشف وکرامات تھے۔ نعمت وخلافت خاندان چشت سے پائی تھی۔ ۹ محرم ۱۲۴۳ھ ہجری میں انتقال فرمایا۔ احمد پور میں مدفون ہیں اُنکی اولاد میں الحال حضرت محمد نجم الدین معروفی کرخی سلمہ اللہ تعالیٰ اپنے آبا و اجداد کے سجادہ مشیخت پر زینت بخش ہیں۔ انکا نسب نامہ یہ ہے۔ محمد نجم الدین بن مولانا شیخ نظام الدین بن خواجہ محمود بخش بن خواجہ گل محمد احمد پوری جنکا مزار احمد پور ریاست بہاولپور میں ہے فائدہ۔ اسی نسب میں شیخ محمد حسین کے دوسرے بھائی شیخ محمد صدیق سے شیخ محمد فاروق بنگالہ کی جانب تشریف لائے اور وہاں اکر سکونت اختیار کی انکی اولاد وہیں ہے۔ اسی طرح شیخ محمد حسین کے دوسرے بھائیوں سے شیخ محمد زماں اور شیخ حمید اد کی اولاد ملتان۔ خیر پور۔ بہاولپور۔ مبارکپور۔ احمد پور میں سکونت رکھتی ہے ٭

حضرت شاہ محمد علی حبیب پہلواری قدس سرہٗ

آپ خلف شاہ ابو الحسن قادری کے ہیں۔ صوبہ بہار کے نامی گرامی مشائخین سے تھے علوم ظاہری میں کمال تھا تصانیف اور درس وتدریس میں ساری عمر بسر کی ۲۷ ربیع الاول ۱۲۹۵ھ ہجری میں رحلت فرمائی اور پھلواری میں آسودہ ہیں۔ نسب نامہ آپکا یہ ہے۔ محمد علی حبیب بن ابی الحسن بن نعمت اللہ بن مجیب اللہ بن ظہور اللہ بن کبیر الدین بن رکن الدین بن محمد حسین بن امیر عطاء اللہ جعفری بن سعد اللہ بن فتح اللہ بن مجیب اللہ بن ہدایت اللہ بن محمد امیر بن امیر سہیل بن محمد امین بن محمد ابراہیم بن عبد الرزاق بن محمد عیسیٰ بن محمد حمید بن محمد حسن بن اسمٰعیل بن امیر محمد بن امیر علی بن عبد اللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ عنہم

خاتمہ کتاب

تاریخ طبع کتاب ہذا از حامی سنت ماحی بدعت قدوۃ العلماء اشرف الفضلاء مولانا مفتی سید عبد الفتاح المعروف بہ مولوی میر اشرف علی صاحب پیرزادہ الحسینی القادری گلشن آبادی سلمہ اللہ تعالیٰ علی رؤس المسترشدین

نوشتہ سید احمد تذکرہ انساب را حاوی — برائے آل و اصحاب نبی اولادشاں اظہر
کہ از اہل عرب اسلاف و احفاد آمدہ اینجا — بلاد ہند را موطن نمودہ ہر کجا اکثر
مشائخ پیرزادہ عالم و فاضل چہ عالی قدر — معطر خاک ہندستان جسم و جان شاں یکسر
بتر ویج مسلمانی چہ سعی وافرہ کردند — خدا رحمت کند بر خانداں باقیہ مضطر
چو اشرف جست سال طبع آں از ہاتف غیبی — ثواب ماہ ذی الحجہ بگو تاریخ ایں دفتر
۱۲ ۱۳ ھ

ایضاً

شد علم دیں برحمت از معجزات احمد — الاولیائے امت علمائے دیں اکمل
ختم رسالت آمدہ ایں دور آخریں را — علم و عمل نوادر ہم مجمل و مفصل
تاریخ الاولیا شد تالیف سید احمد — زاں بعد جمع کردہ انساب خاص اشمل
انساب آل و اصحاب حضرت ہند دانند — اجداد خود شناسند با نقشہائے اجمل
اولاد عالمانند از باقیات صلحا — برکات و رحمت آید در یادگار منزل
سید امجاد خود را از اہل قبائل پاک — داند سعادت از دل چوں عارفاں افضل
ہاتف بگفت اشرف در مصرعی دو تاریخ — ذکر امام برحق - ذکر نبی مرسل
۱۲ ۱۳ ھ — ۱۲ ۱۳ ھ

ایضاً

انساب اولیا را بنوشت سید احمد — چوں دور آخر آمد وقت بہار گلشن
تاریخ بہر ختمش اشرف بجست از دل — ہاتف بگفت سالش بزم بہشت روشن
۱۳۰۰ ھ ۱۳ ۱۲

نام کتاب	قیمت

صالحات الملقب بہ حیات صالحہ

یعنی شمس العلماء ڈاکٹر مولوی حافظ نذیر احمد صاحب دہلوی کے طرز کا ایک جدید ناول ہے کہ جس میں ایک شریف خاندان کا سچا فوٹو اور صالحہ جیسی باتمیز باسلیقہ لڑکی کا کچا چٹھا ہے۔ صالحات پردہ نشین عورتوں میں جگہ پانے کے قابل مہذب مردوں کے دیکھنے کے لائق لڑکیوں کے واسطے عبرت لڑکوں کے لئے نصیحت بادی النظر میں سوتیلی ماں کا قصہ ہے لیکن چند آدہ کل باتیں آگئی ہیں جو ہر شخص کو زندگی میں پیش آتی ہیں خواب جو تمام قصہ کی جان ہے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ دوزخ جنت کی سیر صرف مطالعہ کتاب سے ہو سکتی ہے پھر دہلی کی ٹکسالی زبان قلعہ معلے کے محاورے اور وہ بھی بیگمات کی زبان۔ ممکن نہیں کہ اسکے ایک صفحہ کے دیکھنے کے بعد دلچسپی کا ہاتھ کتاب کو بغیر ختم کئے چھوڑنے دے۔ باوجود اسقدر خوبیوں کے قیمت صرف ۱۲/

حیات ولی

حیات ولی ایک جدید اور قابل قدر کتاب ہے جس میں عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ اور انکے محترم خاندان کی سوانح عمری کا دلچسپ اور مفصل حال در اصل بابرکت اور عالی خاندان کی سچی تاریخ ہے جو نہایت مستند تذکروں اور معتبر ذریعوں سے منتخب کی گئی ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کے خاندان کے متعلق تقریباً دو سو حضرات کے واقعات اور انکی سچی اور تاریخی مستند اور دلچسپ حالات ولادت و طفولیت اور سن تمیز و طریقہ تعلیم کی پوری کیفیت تحصیل علوم ظاہر و باطن کی وجوہ اخلاق و عادات کشف و کرامات ملفوظات مکتوبات الہامات و تصرفات اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے رنج و تعب خاندان کا شجرہ اور حسب نسب طریق کی تکمیل تصنیفات کی تفصیل فضائل و حالات سلسلہ انکی عربی نثر و نظم کا تذکرہ وصال یعنی وفات کا واقعہ غرضیکہ شاہ صاحب اور انکے خاندان کے متعلق کوئی دلچسپ حکایت ایسی نہیں جو اس کتاب میں نہ لے اور انکے سوانح عمری کا کوئی سانحہ ایسا نہ ہوگا جو اس نایاب مجموعہ میں نظر نہ آئے۔ اس کتاب کے چار حصے کئے ہیں۔ پہلے میں مولینا شاہ ولی اللہ صاحب کے اجداد عظام کے حالات درج ہیں اور دوسرے میں آپکی ننھیال کے بزرگان کرام کی کیفیات تیسرے میں آپکے والد بزرگوار شاہ عبدالرحیم صاحب کے واقعات ہیں اور چوتھے میں خود شاہ صاحب اور انکے چاروں چمکتے ستاروں یعنے مولینا شاہ عبدالعزیز صاحب مولینا شاہ رفیع الدین صاحب مولینا شاہ عبدالقادر صاحب مولینا شاہ عبدالغنی صاحب کے مفصل و مکمل سوانحات اس کتاب کا مطالعہ کچھ ایسا پردہ غفلت اٹھاتا ہے گویا دیکھنے والا خود ان بزرگوں کے متبرک حلقے میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسپر مزید یہ کہ جا بجا مفید نوٹ دیئے ہیں اور بلحاظ ضخامت شائقین سے بہت کم دام لئے ہیں یعنے فی جلد صرف . . . عا

دہلی گائیڈ المعروف بہ رہنمائے دہلی

اگرچہ دہلی میں پہلی سی رونق نہیں رہی لیکن اسکے پرانے کھنڈرات کسی قدر بزبان عمارتوں کے بزبان حال سے اپنے گذشتہ و قعات کو سنانے کے لئے کھڑے ہیں جو بہت گرانبہا اصل جواہر اور بیش قیمت دفینے اپنے کھنڈروں میں پنہاں رکھتے ہیں۔ رہنمائے دہلی انہیں مقامات کی زیارت یا سیر کرنے کیلئے نہایت جانکاہی کے بعد مرتب کیا گیا ہے۔ اگر آپ اس سچے رہنما کو دہلی کو اسکے مشہور مقامات کی اجنبی لمحوں میں خضر طریق بنا لیں گے تو اس تحریری رہنما کے ہوتے پھر کسی تقریری رہبر کی ضرورت نہیں۔ دہلی کے جس مشہور مقام کی سیر منظور ہو تو اسکو دیکھ کے چلے جایئے اس میں دہلی کی سچی تاریخ اور قدیمی حالات قدیم عمارات اور مشہور مقامات قلعہ معلے و بیرون شہر کے دلچسپ واقعات اور بزرگان سلف کے متبرک مزارات یا انکے قابل یادگار عمارات اور مشہور و معروف مقامات کا نہایت صحیح نقشہ اس خوبی کے ساتھ اضافہ کیا گیا ہے جس دیکھکر ناظرین اصل و نقل میں سرمو تفاوت نہ پائینگے۔ اور ہر نقشے کے ساتھ اسکی عمارت کی کیفیت اور اس کے بانی کی مختصر تاریخ ہے قیمت فی جلد صرف عمہ

دیوان راسخ

عاشقان حسن سخن کو مژدہ اور شائقان خوبی کلام کو بشارت کہ جناب مولینا مولوی حافظ عبدالرحمن صاحب راسخ دہلوی کا کلام جو عام و خاص میں شہرت پذیر تھا الحمدللہ کہ اب کار نامہ تخیلی بصورت دیوان بکوشش بلیغ تیار ہو کر جلوہ آرائے عالم ہوا۔ اس دیوان کو طرز قدیم کا آئینہ اور طرح جدید کا سفینہ کہیئے تو بجا ہے انصاف یہ ہے کہ عاشقان حقیقی و مجازی کے اچھوتے پاک صاف خیالات کو سلیس و سہل ممتنع الفاظ میں ظاہر کرنا اگر معجزہ نہیں تو سحر حلال ضرور ہے ترکیب الفاظ غضب ہے اور وضع تشبیہ عجیب طرز استعارات ستم ہے اور طرح کنایات بلا طریق انداز اظہار مضامین دل نشین ہے اور تشریح اسرار معنی قابل تحسین تعقید صوری و معنوی سے مبرا ہے اور تقدیم لفظی سے معرا ہر مصرعہ اگر کلام ہے تو بہم پایہ الہام ہے اور ہر شعر اگر جادو ہے تو معجز نظام قیمت نہایت کم یعنے فی جلد صرف . . . . عا

تفسیر سورہ الم نشرح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج اور شق صدر اور صحیح معجزات کا بیان کرکے اسلام کے چاروں رکنوں کا بالتفصیل ذکر کیا ہے۔ قیمت فی جلد صرف ۶/

گلستان خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ

یعنے مختصر مگر نہایت عمدہ کتاب خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ اجمیری کے حالات میں ہے قیمت فی جلد صرف ۴/

غلط نامہ تذکرۃ الانساب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۵	تو	کو				
۴	۱۴	شہادت	شہاب	۶۴	۲۳	آپ	آپ سے
۶	۲۲	بندر	بیدر	۶۷	۱	لطیف	لطف
۸	۱۶	آپ یہاں	آپ سے	۶۸	۲۳	حضرات	حضرت
۱۲	۹	۱۲۴۲	۱۱۴۲	۶۹	۱۵	سنہ ۴۵	سنہ ۴۶۵
۲۰	۹	ہیں	ہے	۷۰	۳	اولی	دولی
۲۰	۲۳	رہتے	رہے	۷۱	۲۲	اصرازی	رحرازی
۲۲	۱۲	نے	۰	۷۶	۳	منعمہ	منعمیہ
۲۲	۱۹	ان نے	اُن کے	۷۸	۱۸	نشین	نشین ہیں
۲۳	۱۰	نادر	نادریہ	۸۱	۱۰	مشکلات	مشکات
۲۷	۱۲	امام	ایام	۸۴	۳	سلطاطین	سلاطین
۳۱	۳	بعزہ	بغزو	۸۲	۵	جدید	جدیہ
۳۲	۱۲	سیدالفرج	سیدابوالفرج	۸۲	۱۸	وخدت	وحدت
۳۷	۷	۱۰۱۴	۱۰۵۴	۸۵	۸	عضوی	عضدی
۴۱	۴	سے کی	سے حاصل کی	۹۲	۵	ہاں	کہاں
۴۲	۱۵	بصد	چوں بصد	۹۵	۷	سے	میں
۴۲	۲	لاولد	لاولد	۹۶	۹	گوبیار	گوالیار
۴۷	۱۵	گوں	لوگوں	۹۷	۹	رحنلش	رحیلش
۴۷	۲۰	ان	اس	۱۰۲	۱۳	اختیار	احیا
۴۹	۲	شاہ	شہ	۱۰۹	۷	ہیں	تھے
۵۱	۲۲	منتخب	منتجب	۱۱۰	۸	سالک	مسالک
۵۲	۱۳	کاملین	کاملین سے	۱۲۳	۲	برفلک	برفلک
۵۴	۱۴	عاد	عادل	۱۳۱	۱	پہونچتارہے	پہونچتاہے
۵۶	۱۰	سنہ ۱۰۲۸	سنہ ۱۰۲۹	۱۳۷	۱۴	افقہ	افقہ
۵۷	۱۸	عباد	عباد	۱۳۹	۹	کوسی	کوس
۶۰	۶	شریعت	شریف	۱۴۱	۹	جوہر	جواہر
۶۰	۸	بہتصد	نہصد	۱۴۱	۴	لی	سلی
۶۱	۱۳	وقت	وقت سے	۱۴۲	۳	سداللہ	اسداللہ
۶۲	۳	سنہ ۱۲۴۱	سنہ ۱۲۴۸	۱۴۲	۶	سید عبدالرحیم	سید عبدالکریم
۶۳	۳	رول		۱۴۴	۱۶	سند	سنہ

اعلان

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اس کتاب مسمیٰ تذکرۃ الانساب
کے جملہ حقوق تصنیف و تالیف ہمیشہ کے لیے مصنف کے نام محفوظ
ہیں اور مصنف صاحب نے بموجب قانون نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ع رجسٹری
گورنمنٹ بھی کرادیا ہے۔ لہذا بخدمت جملہ اہل مطابع و تاجران کتب
وغیرہ التماس ہے کہ کوئی صاحب اس کتاب کے جزو یا کل کے چھاپنے
کے مجاز نہیں ہیں جب تک کہ مصنف صاحب کی باضابطہ
تحریری اجازت حاصل نکر لیں۔ ہاں جسقدر جلدیں کتاب ہذا
کی مطلوب ہوں مصنف سے طلب کرلیں۔ وما علینا الا البلاغ

المشتہر

میرزا محمد عبد الغفار بیگ مالک افضل المطابع و افضل الاخبار
دہلی۔ حویلی اعظم خان